صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 22 جون 2010ء بمطابق 9 رجب المرجب 1431 ہجری سہ پہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِن يَمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٞ فَقَدۡ مَسَّ ٱلۡقَوۡمَ قَرۡحٞ مِّثۡلُهُۥۚ وَتِلۡكَ ٱلۡأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعۡلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمۡ شُهَدَآءَۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَO وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَيَمۡحَقَ ٱلۡكَٰفِرِينَ۔

(ترجمہ): اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کر دے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، اسمائے گرامی ہیں: میاں نثار گل صاحب 22-06-2010 تا 24-06-2010; جناب محمد انور خان 22-06-2010 یعنی آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

نکتہ اعتراض

Mr. Speaker: Ruling: On 11th March 2010 Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, referring to rule 51 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988, said that:

"If a Member is absent, without leave of the Assembly, for forty consecutive days of its sitting, the Speaker shall bring the fact to the notice of the Assembly and there upon any Member may move that the seat of the Member who has been so absent be declared vacant".

He said that the onus lies on the Assembly Secretariat to know as which one of the Members is absent for forty consecutive sittings.

2. I would like to refer to Article 64 (2) of the Constitution which says that:

"A House may declare the seat of a member vacant if, without leave of the House, he remains absent for forty consecutive days of its sittings".

The word 'Sitting' has been defined in to to in sub-rule (1) para (z) of rule 2 of the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules 1988, which says that "'sitting' means the meeting of the Assembly or any of its Committees from the commencement of its business to the termination of the business for the day".

3. The previous two Assembly sessions were summoned from 30th September to 15th October 2009 and 31st December 2009 to 15th March 2010, and according to the record, the Assembly has actually met for 32 days till date the point of order raised, and in view of the constitutional provision, as explained above, none of

the Members of this Assembly has absented himself / herself for forty consecutive sittings.

4. The point of order is disposed of.

مطالبات زر پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: The honourable Minister for Revenue, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 6. Honourable Minister, please.

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ(وزیر مال): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ چھیاسی کروڑ، چوراسی لاکھ، انسٹھ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees eighty six crore, eighty four lac, fifty nine thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Revenue and Estates Departments.

Cut Motions on Demand No. 6: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، چونکه مرید کاظم صاحب ډیر سینیئر کس دے او د دۀ نه زمونږ توقعات دی چه دے به په مال کښے بهتری راوړی او چه څه لږ ډیر پکښے تکالیف دی، د هغے نه دے خبر هم دے نو زۀ خپل کټ موشن واپس اخلم او د دۀ نه مونږ امید ساتو چه دے به په دیکښے بهتری راوړی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 6. Not present, it lapses. Mr. Israrullah Khan Gandapur, not present it lapses. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand, not present it lapses. Mr. Sanaullah Khan Miankhel, not present it lapses. Sardar Aurangzeb Khan.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, not present it lapses. Mr. Abdul Sattar Khan, not present it lapses. Mr. Ghulam Muhammad Khan.

جناب غلام محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ مخدوم صاحب بہت شریف آدمی ہیں اور ساتھ ہی پرانے پارلیمینٹرین ہیں، میں اس کے ڈیپارٹمنٹ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Mr. Fazlullah Sahib.

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، چه دومره سینئیر کسانو ورته واپس کړو نو زما خو لیډر دے، پارلیمانی لیډر دے، زهٔ پرے ځان نه سسپنډ کومه او زهٔ ئے ورته هم واپس کوم۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Mr. Qalandar Khan, Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 6.

حاجی قلندر خان لودھی: اپوزیشن لیڈر نے شروعات سے ہی ایسی، مخدوم صاحب چونکہ سنیارٹی کے لحاظ سے سینیئر پارلیمینٹرین ہیں اور کافی لحاظ کرتے ہیں، میں نے تو تین چار صفحے لکھے تھے کہ ان پر کوئی بات کروں گا لیکن اب سب نے Withdraw کردی ہیں لیکن ایک تھوڑی سی بات میں کہوں گا کہ یہ سی وی ٹیکس جو چار پرسنٹ ہے، یہ پنجاب میں بھی دو پرسنٹ ہوگیا ہے۔ اس کیلئے اپنی بھرپور، اپنی وہ سفارش گورنمنٹ کو پیش کرے کیونکہ یہ ہمارا ایسا صوبہ ہے، بہت غریب صوبہ ہے تو یہ برداشت نہیں کرسکے گا۔ تو میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں چار لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four lac only. Malik Hayat Khan, Malik Hayat Khan. Not present it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح قائد حزب اختلاف اور سینیئر پارلیمینٹریز نے اپنی کٹ موشن واپس لیں تو ہم نے اس میں نشاندہی کیلئے، بہتری کیلئے یہ کٹ موشن پیش کی تھی۔ ہم واپس لیتے ہیں مگر ساتھ یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جس طرح لودھی صاحب نے کہا کہ انتقالات پر بہت زیادہ ٹیکس لے رہے ہیں، ذرا اس میں اصلاح کی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Mukhtiar Ali Khan.

Mr. Mukhtiar Ali Advocate: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں سٹینڈ کرتا ہوں اور دو سو تیرہ روپے اس میں کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred and thirteen only. Mufti Said Janan Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 6.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ زۂ جی د تیس هزار روپئ د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty thousand only. Mr. Muhammad Anwar Khan, not present it lapses. Mr. Naseer Muhammad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب نصیر محمد خان میداد خیل: جناب سپیکر، میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 6.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں کٹوتی کی تحریک واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، میں خود بھی مخدوم صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں اور بڑے سینیئر پارلیمنٹرین ہیں۔ سینیئر پارلیمنٹرین ہونے کے ناطے اور منسٹر ہونے کے ناطے میں ان کو طاقتور اور مضبوط منسٹر بھی ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک ریزولیوشن اسمبلی کے اندر ٹیبل ہوئی تھی اور اسمبلی میں شاید وہ ریزولیوشن Unanimous پاس ہوئی تھی کہ منسٹر سے 'پاور' لے کر آپ نے کمشنر کو دے دیئے ہیں، ایک ایڈمنسٹریٹیو آرڈر ہوا ہے جو میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ بتا دیں۔ پہلی دفعہ تاریخ میں ایسا ہوا ہے کہ اس کی منسٹری 'پاور' لینا چاہ رہی ہے اور حکومت ان کو دے نہیں رہی۔ تو یہ ہماری خواہش تھی، یہ اصول مرتب کرنا ہے، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پٹواری اگر اتنا 'پاور فل' آدمی ہے تو اس کی ٹرانسفر ڈی او آر کو کرنی چاہیئے یا جو ڈسٹرکٹ میں ریونیو آفیسر ہے تو اس کو کرنی چاہیئے، اس کی 'پاور' ہونی چاہیئے اور اس کو بہتر ہونا چاہیئے کہ میں اس سے کام لوں کہ اسے کہاں کرنا ہے؟ بد قسمتی سے یہ 'پاور' کبھی بھی ڈسٹرکٹ لیول پر Exercise نہیں کرنی دی گئی، ہمیشہ یہاں پشاور سے ہوتی رہی،

ایس ایم بی آر اور منسٹر صاحب کے ہاں سے ہوتی رہی ہے۔ پھر اس طرح ہوا کہ جب یہ کمشنر صاحبان لگادیئے گئے ہیں، یہ بھی ایک بڑی بحث ہے کہ ان کے پاس کونسی کونسی 'پاورز' ہیں، یہ کس طرح ایگزیکٹیو پاور Enjoy کرتے ہیں؟ لیکن یہ چونکہ آج کا موضوع نہیں ہے، انشاء اللہ اگر بحث چلی تو اس پر بحث کریں گے لیکن جناب، میری خواہش ہے اور منسٹر صاحب ہمیں بتائیں کہ جو 'پاور' انہوں نے لکھ کر مانگی ہے اور اسمبلی نے ان کو سپورٹ کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ مجھے بتایا جائے کہ میں کس کے خلاف پریویلج موشن لاؤں، منسٹر صاحب کے خلاف لاؤں یا کسی اور کے خلاف لاؤں؟ کہ اگر ایک ریزولیوشن پوری اسمبلی Unanimously پاس کرتی ہے اور اس کو 'آنر' نہیں کیا جاتا تو مجھے بہت شدید دکھ ہے۔ جناب سپیکر، دوسری مجھے منسٹر صاحب سے ایک ایشورنس چاہیئے کہ میں نے ایک سال پہلے بجٹ اجلاس میں یہ بات کہی تھی اور منسٹر صاحب کی ایشورنس پر میں نے وہ کٹ موشن واپس لی تھی، میں نے کہا کہ ایبٹ آباد وہ بدقسمت ضلع ہے، 2005ء میں جناب سپیکر، وہاں آگ لگا کر پورا ریونیو ریکارڈ جو تھا وہ Destroy ہو گیا، پورے ریونیو ریکارڈ کی کوئی چیز، اس رات کو پٹواری صاحبان کے پاس جو بچا کھچا ریکارڈ تھا وہ تھا ارض الواجب، اس کا نہیں ہے، اس کی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جناب سپیکر، میں نے یہاں کہا تھا کہ لوگوں کو پتہ نہیں ہے، گورنر ہاؤس نتھیا گلی میں ہے، کوئی الاٹ کروالے گا منسٹر صاحب کو پتہ نہیں ہے۔ سپیکر ہاؤس انشاء اللہ ہم کسی کو الاٹ نہیں کرنے دیں گے کیونکہ آپ کسٹوڈین ہیں تو ہم خود بھی حفاظت کریں گے۔ باقی کوئی بلڈنگ ہے تو کسی کو پتہ نہیں ہے، منسٹر صاحب کو اور ایس ایم بی آر کو۔ جناب، یہ وہ ضلع ہے جس کے پاس 2005ء سے لیکر آج تک کوئی ریکارڈ نہیں ہے، یہ سب کیلئے بڑی حیرانگی کی بات ہو گی کہ جس کے پاس سرے سے کوئی ریونیو ریکارڈ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، میں نے ایک سال پہلے یہاں بات کی اور میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں، اس وقت میرے خیال میں یہ نئے نئے تھے، انہوں نے کہا کہ جی یہ بات بالکل ٹھیک ہے، جائز بات ہے، ایس ایم بی آر صاحب آئے تھے، کل بھی ہماری بات ہوئی ہے، ابھی جب میں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ جناب ہمایون صاحب سے بھی ریکویسٹ ہے کہ اگر فنانس والے ہمیں کوئی پیسے دے دیں تو ہم وہ Settlement شروع کر سکیں گے۔ یہ بڑا سیریس معاملہ ہے اور وہاں پورے ضلع میں کسی کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ لوگوں کے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں کیسز ہیں اور کچھ پتہ نہیں ہے کہ یہ جائیداد کس کی ہے، یہ نالے کس کے ہیں، یہ زمین کس کی ہے؟ پورا ریکارڈ جل گیا تھا اور وہ ریکارڈ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دوبارہ نئی Settlement نہ

ہو۔ تو میں دونوں چیزوں کی منسٹر صاحب سے وضاحت چاہوں گا کہ یہ ہاؤس میں اپنی بات کریں، اگر میں جواب سے مطمئن ہوا تو میں ضرور واپس کروں گا اور نہ ہوا تو میں ضرور آج اس کو Contest کروں گا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ٹھیک۔ یہ منسٹر صاحب! پھر اکٹھا جواب دیں گے۔ پہلے مفتی کفایت اللہ صاحب کو سنتے ہیں، ان کے سننے کے بعد۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ 'مخدوم' لفظ عزت والا لفظ ہے جی اور ہمارے جو مخدوم مرید کاظم ہیں، یہ مخدوم بھی ہیں اور مخدوم زادہ بھی ہیں۔ ہمارے دل میں ان کا احترام بالکل موجود ہے، ایسی بات نہیں ہے۔ ہم نے جو کٹ موشن پیش کی ہے یہ اس لئے پیش نہیں کی کہ خدانخواستہ باقی لوگ ان کی عزت کرتے ہیں اور ہم عزت نہیں کرتے لیکن میں اس پر ضرور حیران ہوں کہ جو ریزولیوشن یہاں سے پاس ہوئی ہے، اس پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوا۔ ایک تو حکومت ہے اور ایک اسمبلی ہے، تو ہمیں یہ چہرہ بھی سامنے آنا چاہیئے کہ کیا حکومت ان قراردادوں پر عمل نہیں کرتی؟ اور میں تو آج بالکل اس پر ناراض ہونگا کہ مجھے یہ نہ بتایا جائے کہ ہم عمل درآمد کرائیں گے، مجمل بات آپ کریں گے تو ہم ناراض ہوں گے۔ ہماری کٹ موشن تب واپس ہو گی کہ آج مخدوم صاحب علی الاعلان کہیں گے کہ فلاں تاریخ تک میں اس پر عمل درآمد کراؤں گا۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر میں معذرت چاہوں گا اور دوسری بات یہ ہے جی، کہ کیا یہ پٹواری ہم نہیں جانتے؟ ہماری تو یہ درخواست ہے، پہلی بار میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ محکمہ مال کو یہ بجٹ میں لائے ہیں لیکن ساتھ یہ کہ آپ کے پاس ان کی اصلاح کا کیا پروگرام ہے؟ جتنی بھی خرابیاں بنتی ہیں تو وہ پٹواری سے بنتی ہیں اور پٹواری کی اصلاح کیلئے کوئی کوشش نہیں کی جارہی۔ اگر ان دو باتوں کی یقین دہانی کرائیں تو میں واپس لے لوں گا جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب، قابل قدر او قابل احترام سړے دے جی۔ زهٔ دا گزارش کوم چه دے خو پخپله بنه دے خو د دوئ د محکمے چه کوم لاندے خلق دی، د هغوی د اصلاح کولو د لږ کوشش اوکړلے شی نو زهٔ د دوئ د پاره، د دوئ د عزت په خاطر باندے خپل د کټوتئ تحریک واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel Sahib.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مخدوم صاحب ہمارے لئے نہایت قابل احترام ہیں جی، میں تھوڑی سی گزارش چاہونگا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ لکی مروت کا کل رقبہ سات لاکھ اٹھتر ہزار تین سو تیس ایکڑ ہے اور اس وقت ہمارے ضلع میں موجود پٹواریوں کی تعداد 65 ہے اور ان کا جو فارمولا ہے کہ آٹھ ہزار ایکڑ پر ایک پٹواری دیا جائے گا تو اس حساب سے ہمارے ہاں کل 97 پٹواریوں کی آسامیوں کی گنجائش ہے۔ اس وقت پورے ضلع میں 32 پٹواریوں کی 'شارٹج' ہے تو اس سلسلے میں میری مخدوم صاحب سے گزارش ہوگی کہ ہمارے اس مسئلے پر ہمدردانہ غور فرمائیں۔ دوسرا جناب، ہمارا ضلع دو تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ ایک تحصیل میں افسر مال اور اس کا پورا عملہ موجود ہے جبکہ دوسری تحصیل افسر مال اور اس کے عملے سے محروم ہے۔ اس تحصیل سرائے نورنگ میں بلڈنگ افسر مال اور ریونیو کیلئے بن چکی ہے۔ مخدوم صاحب سے گزارش ہے کہ اس تحصیل میں افسر مال اور اس کے متعلقہ عملے کی یقین دہانی کرادیں، اگر وہ صرف یقین دہانی کرادیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی یقین دہانی پر عمل درآمد کے سلسلے میں اپنی کوشش کریں گے اور ان کی یقین دہانی پر میں اپنی کٹ موشن واپس لے لوں گا سر۔ شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: مرید کاظم شاہ صاحب۔ سید مرید کاظم شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔ یہ بڑی Complicated اور فضول سی ساؤنڈ سسٹم ہے، یہ کئی دفعہ ہم کہہ چکے ہیں کہ اس کو بدل دیں، بدل دیں کوئی نہیں بدلتا۔ سنگل پچ سے یہ کھل جاتا ہے، سنگل پچ دیا کریں جی۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سر، جاوید عباسی صاحب نے ایک اہم مسئلے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ہم اسمبلی کا احترام کرتے ہیں اور یہ ہاؤس جو ہے، بالکل اس کا ہر حکم جو ہوتا ہے گورنمنٹ اس کو 'آنر' کرتی ہے جی۔ اس پر ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے ایک سمری چیف منسٹر کو ارسال کی ہوئی ہے اور اس پر ایک کیبنٹ کمیٹی بنی ہے اور اس کمیٹی کی رپورٹ بھی جناب چیف منسٹر صاحب کے پاس پہنچ چکی ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے اس پر تھوڑی سی انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے مانگی ہے لیکن یہ میں کہوں گا کہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جب ہماری سمریاں جاتی ہیں تو اس میں Delaying tactics استعمال ہوتے ہیں (تالیاں) تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ یہ ایک زیادتی ہو رہی ہے جی، تو مجھے امید ہے کیونکہ سی ایم صاحب اس میں ذاتی طور پر Interested ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ جس دن بھی سمری پہنچے گی، انشاء اللہ اس ریزولیوشن کو 'آنر' کیا جائے گا جی۔ دوسرا سر، Settlement اور اپنے ریکارڈ کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے، بالکل ان کے ساتھ میری میٹنگ بھی

ہوئی ہے جی۔ وہاں محافظ خانہ جل گیا تھا جس سے ریکارڈ ختم ہو گیا تھا لیکن جو دوسرا فرد جو کہ پٹواریوں کے پاس ہوتا ہے، تو اس سے ریکارڈ کو پھر درست کر لیا گیا اور وہ محفوظ کر لیا گیا۔ بات یہ ہے جی کہ یہ واقعی درست بات ہے کہ ایبٹ آباد کا Due settlement ہے، بہت سے اضلاع ہیں جن کا Settlement ہوا ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ نے فنانس سے منظوری لینے کیلئے لکھا ہوا ہے اور انشاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ Settlement department ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہم بنائیں جس کیلئے میں منسٹر صاحب سے، چیف منسٹر صاحب کو بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی ہمیں منظوری دی جائے تا کہ یہ ریونیو سے علیحدہ ایک ڈیپارٹمنٹ ہو Settlement، جو کہ جہاں جہاں Settlement ہوا ہے تو ہم ہر ضلع میں اس طرح کرتے جائیں اور انشاء اللہ میں کوشش کرونگا کہ ایک سمری اس کیلئے ہم دوبارہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں کہ ایبٹ آباد کو Prefer کیا جائے اور اس کیلئے سٹاف جب فنانس نے دے دیا تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا Settlement شروع ہو جائے گا جی۔ مفتی صاحب نے بھی وہی بات کی ہے جس کا میں نے جواب دیا ہے۔ مفتی جانان صاحب کا بھی میں مشکور ہوں اور انہوں نے جو تجویز دی ہے تو انشاء اللہ اس پر غور کیا جائے گا۔ نصیر محمد خان نے جو فرمایا ہے جی، پٹوار حلقہ بڑھانے کا تو یہ پہلی گورنمنٹ ہے، صوبائی گورنمنٹ نے چار سو پٹواری 'سینکشن' کیے ہیں جی، نئی پوسٹیں 'سینکشن' ہیں، ہر سال کے حساب سے ہمیں سو پٹواری مل رہے ہیں جی، ہم نے ڈیمانڈ اور بھی کیا ہوا ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ بھی، ہمارے ڈیمانڈ پر منسٹر صاحب راضی ہو گئے تھے محکمہ نے انہیں مزید ڈیمانڈ کیا تھا اور Agree تو ہو گئے ہیں لیکن کب اس کو 'سینکشن' کرتے ہیں؟ یہ ان کی مہربانی ہو گی، جلدی کریں گے تو انشاء اللہ جس وقت، یہ سیٹیں جب آرہی ہیں تو ہر ضلع کو ڈیمانڈ کے مطابق ہر سال ہم نئے پٹواری دے رہے ہیں جی اور جہاں ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بھی حلقہ بندیاں بڑھ رہی ہیں جی، تو انشاء اللہ میں ان کے کیس کو ویسے Consider کر لوں گا کہ ان کے حلقہ بندیوں کا ہم دیکھ لیں گے، اگر ہیں تو وہ بنا لیں گے اور جب پٹواری آتے جائیں گے تو ان کو پر کرتے جائیں گے۔ افسر مال کے عملے اور دوسری تحصیل کی بات ہے، اگر اس کی سینکشن ہو چکی ہے، دوسری تحصیل کے عملے کی، ڈی ڈی او آر کی، تو میں انشاء اللہ بہت جلد کوشش کروں گا کہ جلدی ان کو اپنا ڈی ڈی او آر مل جائے جی۔ (تالیاں) شکریہ جی، اور میں تمام بھائیوں سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اپنی اپنی کٹ موشن واپس لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے خود بھی اس میں انٹرسٹ لی ہے اور اللہ کرے کہ جو Unanimous Resolution ہے، حکومت اس پر عمل کرے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ، چونکہ وہ خود بھی حکومت میں ہیں اور جو انہوں نے کہا ہے تو مجھے بہت خوشی ہوتی کہ اگر وہ ایبٹ آباد کیلئے کوئی 'ڈیٹ' دے دیتے، اگر اگلے بجٹ کا مجھے انتظار نہ کرنا پڑے، پھر بھی مجھے ان کی بات پہ یقین ہے اور جناب، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ Settlement شروع ہوگا۔ جناب، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں نے تو جی یہ گزارش کی تھی کہ یہ مجھے تاریخ بتائیں گے کہ کونسی تاریخ تک اس ریزولیوشن پر عمل ہو جائے گا، وہ تو انہوں نے بتایا ہی نہیں۔

وزیر مال: سر، اس کے متعلق لاء منسٹر ہی بتائیں گے کہ مجسٹریسی نظام کب بحال ہو رہا ہے؟ اس پر انہوں نے کوئی رائے مانگی ہے، یہ ہمیں پتہ ہے جی کہ مجسٹریسی نظام، کیونکہ اٹھارہویں ترمیم میں یہ، لاء منسٹر بھی اس پر تفصیل بتا دے گا، وہ ابھی تک بحال نہیں ہو رہا ہے کیونکہ ابھی مرکز نے ہمیں سی آر پی سی دی ہی نہیں ہے۔ مرکز بھی اس میں 'امینڈمنٹ' کرے گا اور اس کے بعد صوبے کریں گے تو میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب اس پر صحیح بتائیں گے۔ صرف یہی ایڈوائس انہوں نے مانگی ہے کہ مجسٹریسی نظام کب بحال ہو رہا ہے؟ تو میرے خیال میں زبانی تو انہوں نے بتایا لیکن Written ابھی تک نہیں آیا، جس وقت رپورٹ آجائے گی تو انشاء اللہ یہ بہت جلدی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ نصیر محمد خان! آپ کیا، Withdraw ہوئے کہ نہیں؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب نے چار سو پٹواریوں کی بات کی کہ ہم نے بڑھائے ہیں۔ چونکہ منسٹر صاحب کا تعلق بھی ہمارے جنوبی اضلاع سے ہے تو ان سے صرف اتنی گزارش ہے کہ ان چار سو پٹواریوں میں سے جنوبی اضلاع کو کتنے پٹواری دیئے گئے ہیں اور خصوصاً لکی مروت کو کتنے دیئے گئے ہیں، یہ ذرا وہ ہمیں بتا دیں؟ نمبر 1 جی۔ نمبر 2 انہوں نے کہا کہ میں دیکھوں گا کہ پوسٹیں سینکشن ہوئی ہیں کہ نہیں ہوئی ہیں؟ جب ایک دفعہ ضلع بن گیا اور یہ 1990ء میں بنا ہے اور اس کے بعد تحصیل بھی بن گئی، اگر پوسٹیں سینکشن نہیں ہوئیں تو سینکشن کروا دیں، یہ تو حکومت کا کام ہے ہمارا کام تو نہیں کہ ہم ان کو بتائیں؟ تو میری ان سے گزارش ہے کہ اگر وہ کیس سینکشن نہیں ہوا تو اس کیلئے ذرا کوشش کر لیں۔ افسر مال اور ان کے متعلقہ سٹاف کی سینکشن بھی دلوا دیں تو میں آپ کا مشکور ہونگا سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو ابھی Withdraw ہوئی ہے کہ نہیں؟

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> اب ان کو دیکھتے ہوئے مجبوراً Withdraw ہونا پڑے گا لیکن یقین دہانی انہوں نے پوری نہیں کروائی جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Now the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applauses)

<u>Mr. Speaker</u>: Demand No. 7: The honourable Minister for Excise and Taxation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 7. Honourable Minister for Excise and Taxation.

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل):</u> تھینک یو جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ پانچ کروڑ، اناسی لاکھ، چھیالیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری اور محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that a sum not exceeding rupees five crore, seventynine lac, fortysix thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Excise and Taxation.

Now Cut Motions on Demand No. 7: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> محترم سپیکر، زۀ خپل کټ موشن واپس اخلم۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Mr. Iqbal Din Fana Sahib.

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> محترم سپیکر صاحب، زمونږ شباب صاحب ډیر ښه شاعر دے، بیګاه هم په ټی وی باندے ئے یو ډیر ښه غزل پیش کړے وو، زۀ به د هغوی په ادب کښے د کټوتئ تحریک واپس اخلم۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Israrullah Khan Gandpur, Israrullah Khan Gandapur. Not present it lapses. Sanaullah Khan Miankhel

Sahib. Not present it lapses. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں۔ منسٹر صاحب تو ہمارے کام بہت کم کرتے ہیں لیکن ان سے میرا بڑا تعلق ہے تو میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Atiq-ur-Rehman Sahib, Atiq-ur-Rehman Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب عتیق الرحمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، زۂ خپل کٹ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں اسے واپس لیتا ہوں۔

Mr.Speaker: Withdrawn?

جناب محمد جاوید عباسی: جی۔

وزیر آبکاری و محاصل: مہربانی، شکریہ۔

Mr. Speaker: Malik Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7. Not present it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب۔ آنریبل منسٹر کے حق میں میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Mufti kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

مفتی کفایت اللہ: میں ایک سو تیرہ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and thirteen only.

یہ کل والا 'فگر' ہے یا آج بدلا ہوا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، یہ آج کا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، آج کا لکی نمبر یہ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: یعنی ہر ایک کام میں حکمت ہوتی ہے، اگر وزیر پوچھیں تو میں بتا سکتا ہوں۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Muhammd Anwar Khan Sahib. Anwar Khan Advocate Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7. Not present it lapses. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب نصیر محمد میدادخیل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پچاس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduce by rupees fifty only. Nighat Yasmin Bibi, to please move her cut motion on Demand No. 7.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں کٹوتی کی تحریک واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you.

دیکھیں سارے ہاؤس میں ایک ارباب صاحب بڑے پارلیمنٹیرین انداز میں Appreciation دیتے ہیں، آپ لوگ Appreciate نہیں کرتے جو Withdraw ہو جاتا ہے۔ (تالیاں) آداب کا تھوڑا خیال رکھا کریں نا۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بجٹ 10-2009 میں انہوں نے پانچ کروڑ چار لاکھ پچاس ہزار رکھے تھے اور اس میں جو فرق آیا ہے، وہ نو کروڑ، جو Revise کر کے خرچ کیے گئے وہ نو کروڑ چون لاکھ، پچیس ہزار ہے۔ تو یہ جو ڈبل خرچ ہوئے ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، سادہ سی بات ہے کہ انہوں نے کیا کیا Achievements کیے ہیں؟ اور پھر آئندہ بجٹ 11-2010 کیلئے انہوں نے دوبارہ پانچ کروڑ، اناسی لاکھ، چھیالیس ہزار مانگے ہیں، پھر یہ آدھوں آدھ واپس آ گئے ہیں تو یہ منطق مجھے سمجھ نہیں آ رہی، میں ذرا Clarification چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک انتہائی اہم بات کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹوبیکو سیس کا یہ قانون ہے کہ جو Growing areas ہوں تو وہ پیسے وہاں ہی لگتے ہیں اور یہ قانون پورے صوبے کے اندر لاگو ہے لیکن بدقسمتی سے جس حلقے کا میں ایم پی اے ہوں یا نمائندگی کرتا ہوں، وہاں یہ قانون لاگو نہیں ہوتا جی، تو اس لحاظ سے بھی موجودہ حکومت میری چھ کروڑ، پچپن لاکھ روپے کی قرضدار ہے۔ 09-2008 کے بجٹ میں ہمارا وہ پیسہ جو دو کروڑ، انیس لاکھ روپے ٹوبیکو سیس کا بنتا تھا اور 10-2009 اور 09-2008 میں یہ دو کروڑ تیرہ لاکھ اور دو کروڑ تیئس لاکھ، تو یہ کل بنتے

ہیں چھ کروڑ، پچپن لاکھ، بے شک میرا تعلق اپوزیشن سے ہو لیکن یہاں جو دعوے کیے جاتے ہیں کہ ہم سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں، میں گورنمنٹ سے نئے پیسے نہیں مانگتا جی، میں گرانٹ نہیں مانگتا، مجھے اضافہ دیا جائے نہیں، جب میں نے یہ طے کیا ہے کہ میں اپوزیشن میں رہوں گا اور میں اپنے ضمیر کے مطابق اپوزیشن میں ہوں تو مجھے ان کے ترقیاتی کام میں مزید شفقت کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ میرا علاقہ ہے اور وہ Growing area ہے، ٹوبیکو سیس اسی علاقے سے پیدا ہوتا ہے اور علاقوں سے نہیں ہوتا تو وہ پیسے مجھے کیوں نہیں دیئے جاتے؟ جناب سپیکر، آپ حیران ہونگے، محکمہ زراعت نے مجھے سرٹیفکیٹ دیا ہے، جناب سپیکر، آپ کی توجہ چاہیئے، محکمہ زراعت نے مجھے سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ Growing area پی ایف 55 ہے، محکمہ ریونیو نے سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ Growing area ضلع مانسہرہ کے اندر صرف پی ایف 55 ہے۔ وہاں پی ٹی سی (پاکستان ٹوبیکو کمپنی) ہے اور وہاں جو 'لیکسن' والے ہیں تو انہوں نے بھی مجھے یہ سرٹیفکیٹ دیا ہے اور سارے سرٹیفکیٹس کے بارے میں میں نے ان سے کہا ہے جی کہ آپ اس پہ ظلم نہ کریں۔ میرے ساتھ ظلم ہوتا ہے، تین دفعہ چھ کروڑ پچپن لاکھ روپے جو میرے حلقے کو ملنے چاہیئے تھے وہ مجھے نہیں دیئے گئے جی۔ اس دفعہ میں نے بہت زیادہ شور کیا ہے تو مجھے ان تمام پیسوں میں انیس لاکھ روپے دیئے گئے۔ اب میرا حق بنتا ہے جی، میں اس علاقے کے لوگوں کا نمائندہ ہوں اور مجھے اپنے حلقے میں جانا مشکل ہو گیا ہے۔ اگر ہمارے علاقے کے لوگ تمباکو کاشت نہ کریں تو یہ سیس کدھر سے آئے گا جی؟ اتنا بڑا ظلم ہے۔ اگر وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرا دیں کہ آج کے بعد یہ ظلم نہیں ہوگا تو پھر میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لے لونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ یہ آپ کے پیچھے راجہ فیصل زمان صاحب بہت عرصے بعد آئے ہیں، ہاؤس کی طرف سے ان کو ذرا خوش آمدید کہیئے جی (تالیاں) اور انہوں نے میرے لئے طوطے لانے کا کہا تھا سپیکر ہاؤس کیلئے، مجھے ویسے بھی ایک نصیحت ہوئی ہے طوطا پالنے کی، تو راجہ صاحب! اب تو بہت ضرورت ہے۔ نصیر محمد خان صاحب۔

<u>جناب نصیر محمد میدادخیل:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایک اہم مسئلے کی طرف میں آپ کی توجہ اور منسٹر صاحب کی توجہ چاہونگا جی۔ وہ یہ ہے کہ ہماری گاڑیوں کی ایکسائز ڈیوٹی جی، ہم اپنی گاڑیوں پہ رجسٹریشن ریونیو فیس دیتے ہیں اور اس میں وفاقی حکومت نے اپنا انکم ٹیکس بھی ڈال دیا ہے۔ یعنی ہر گاڑی کی رجسٹریشن کے وقت ان کو انکم ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر، میں مثال ایسی دونگا کہ میری گاڑی میرے

نام پہ ہے اور میں اس وقت انکم ٹیکس کا نیشنل ٹیکس ہولڈر بھی ہوں، جب میں رجسٹریشن کیلئے ایکسائز کے آفس جاؤں تو ایکسائز ٹیکس جمع کرتے وقت مجھے انکم ٹیکس بھی جمع کرانا پڑتا ہے، تو یا تو ایکسائز والے میرا انکم ٹیکس، جب میں این ٹی این سرٹیفکیٹ پیش کر دوں تو وہ تو میرے اکاؤنٹ میں جائے گا جو نیشنل ٹیکس نمبر مجھے دیا گیا ہے لیکن ان کے ہاں ایسا نہیں ہے، وہ نیشنل ٹیکس والے جو انکم ٹیکس جمع کر لیتے ہیں، وہ Collectively فیڈرل گورنمنٹ کے کھاتے میں چلا جاتا ہے جی۔ وہ یہ برداشت کر رہے ہیں اور اس وقت تمام کا تمام انکم ٹیکس وفاقی حکومت کے پاس جا رہا ہے اور انکم ٹیکس وفاقی حکومت کی سر دردی ہے، یہ ان کا سارا مالیتی بوجھ ہے جو صوبے نے اٹھایا ہوا ہے جی۔ اس سلسلے میں میری آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہی درخواست ہو گی کہ اس مسئلے پر ذرا ہمدردانہ غور کر لیں کہ بوجھ پورے صوبے کی گاڑیوں کے مالکان پہ ڈال دیا گیا اور اس وقت ڈبل ٹیکس ہم سے وصول کیا جا رہا ہے۔ ہمارے Already نیشنل ٹیکس نمبرز بھی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایوب خان اشاڑی صاحب! یہ آپ کا سبجیکٹ ہے جو کل شاید آپ کہہ رہے تھے، شاید ٹیکنالوجی کے بارے میں، کل کچھ لائسنسز اور ٹیکس کا بھی آپ کہہ رہے تھے نا، کمپیوٹرائز کرنے کا۔ جی۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: وہ ذرا اپنی محفل سے فارغ ہو جائیں تو پھر ہماری بات سنیں گے جی۔ جناب سپیکر، میری گزارش ہی یہی ہے کہ اس وقت ہماری صوبائی حکومت، وزیر صاحب بیٹھے ہیں، محترم ہیں ہمارے لئے، ان سے یہی گزارش ہے کہ ہمارے صوبے میں، بلکہ تمام صوبے پہ ڈال دیا گیا ہے یہ بوجھ، لیکن چونکہ ہمارا صوبہ ایک غریب صوبہ ہے تو ہماری اس حکومت سے یہی استدعا ہے کہ اس مسئلے کو ہمدردانہ غور کے ساتھ دیکھ لیں کہ ہم سے یہ ڈبل ٹیکس کیوں وصول کیا جا رہا ہے؟ ہم Already ٹیکس ہولڈرز ہیں اور جب ایک دفعہ ایک بندہ نیشنل ٹیکس دے رہا ہے، انکم ٹیکس دے رہا ہے تو اس سے پھر گاڑی کی مد میں کیوں انکم ٹیکس لیا جا رہا ہے؟ میری تو یہی گزارش ہے کہ اس سلسلے میں اگر منسٹر صاحب غور فرمانے کا وعدہ کر لیں تو ہم بھی اپنی تحریک واپس لینے پر سوچ سکتے ہیں جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honorable Minister for Excise and Taxation, Liaqat Shabab Sahib.

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، زۂ د ټولو نه مخکښے خپل دروند ورور، مشر او قابل احترام جناب اکرم خان درانی صاحب، خپل ورور جناب محمد جاوید عباسی، خپل ګران ورور جناب ملک

قاسم خان صاحب او خپله نیازبینه خور محترمه نگهت یاسمین اورکزئی صاحبه، خپل شاعر او پښتون وررور جناب اقبال دین فنا صاحب، د دے ټولو ورونړو، د مشرانو ډیره مننه او شکریه چه دوئ خپل کټ موشنز واپس واغستل۔ د خپل مفتی صاحب هم مشکور یمه او د گران مشر جناب قلندر لودهی صاحب هم مننه او د جناب نصیر خان هم مشکور یمه چه د هغوی چه خپل څه'ابزرویشنز 'په هغے باندے وو نو د هغے نه ئے زهٔ'انفارم' کړم۔ زهٔ د خپل گران وررور جناب سردار اورنگزیب خان نلوټها صاحب ډیر زیات مشکور یمه چه باوجود د گیلے ئے خپل کټ موشن واپس واغستو۔ زهٔ خو پرون دوئ ډیر زیات یرولے وومه جی، دوئ یو ریمارکس دلته اسمبلئ کښے وئیلے وو چه یره "پیپلز پارٹی معاف کرنے والے تو نہیں ہیں، ان کو معاف نہیں کرنا چاہیئے" لیکن میں معاف کرتا ہوں، میں اپنے بھائی سے کہتا ہوں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں، ہمارے سر کے پھول ہیں اور ایسی کوئی بات نہیں ہے، انشاء اللہ ہمارا ساتھ ہے، اکٹھے چلیں گے انشاء اللہ، رواداری اور بھائی چارے کی فضا کو قائم رکھتے ہوئے چلیں گے۔ که زما د طرف نه څه کمزوری شوے وی، د نلوټها صاحب ریکویسټ باره کښے که هغوی ته څه قهر راغلے وی نو په هغے زهٔ معذرت غواړم۔ زهٔ خو همیشه دا کوم چه ټول ملگری ځان سره اوچلوم، چه د چا جائز کار وی هغه اوکړم جی۔ لکه جی د ریکارډ نه اخوا خبره کومه، Just for joke به زهٔ اوکړم چه بعضے ټائم بحث ډیر سنجیده شی نو هغه خوند پیدا نه شی پکښے۔ پرون لکه لږ رنگین مزاجی پکښے شوے وه او د مزے خبره دا وه چه زمونږ سینیئر مشرانو پکښے لکه ډیر اخلاق کښے دننه دا مجلس ئے لږ اوخندلو، روښانه ئے کړو، رنگین ئے کړو نو زهٔ هم مذاقاً احتیاط سره خپل قابل احترام مفتی صاحب ته عرض کوم چه دا ټو بیکو د نشے د پاره دے او د دین په لحاظ دا حرامه پیسه ده نو په دغه وجه نه غواړو چه دا مفتی صاحب د په خپله حلقه کښے حرامے پیسے اولگوی۔ (تالیاں) خو Anyhow سپیکر صاحب، مفتی صاحب چه کوم پوائنټ مونږ ته جی Raise کړو نو زهٔ 100% د مفتی صاحب سره متفق یمه۔ (تالیاں) په دیکښے هیڅ داسے څه خبره نشته چه څه طریقه کار دے جی، یو خو دا زهٔ دے August House ته Clarification کول غواړمه چه ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ چه

کوم دے هغه صرف د 'کولیکشن' ډیپارټمنټ دے ، مونږ ریونیو 'کولیکټ' کوؤ، مونږ خرچ کولے نه شو جی۔ د ټوبیکو سیس چه تر څو پورے خبره ده نو د دے د پاره 'پراپر' یو کمیټی جوړه ده او هغه کمیټی هیډ کوی زمونږه جناب چیف منسټر صاحب او په هغه کمیټئ کښے د هر ډویژن نه یو 'الیکټډ' ممبر چه کوم دے نو هغه د هغے کمیټئ ممبر دے۔ چه کوم ځائے کښے په کوم ډسټرکټ کښے د تمباکو 'گروتھ' کیږی نو هغه کمیټی بیا کښینی او د هغے 'گروتھ' مطابق چه کومه فارمولا ده د هغے مطابق هغوی د هغه فنډ ډسټری بیوشن کوی او هغه بیا هغه Concerned حلقو او ډسټرکټس کښے خرچ کیږی خو زهٔ بیا هم مفتی صاحب ته دا یقین دهانی ورکوم چه که داسے څه خبره وی نو زما چه څه رول وی As a convener د هغه کمیټی، نو زهٔ به انشاء الله د مفتی صاحب دا خبره بالکل هلته اوچتومه او ناانصافی به د چا سره نه کیږی۔ زمونږ د گورنمنټ د شروع ورځے نه دا خبره ده (تالیاں) چه مونږه بلا امتیاز او زمونږ د پاره دا ټول قابل احترام دی چه څه رنګه د ټریژری بنچز سره تړون لری یا د اپوزیشن بنچز سره تړون لری نو هغوی زمونږ د پاره زیات قابل احترام دی نو که داسے څه دغه شوے دے نو انشاء الله بالکل به مونږ د هغه شی ازاله کوؤ چه د مفتی صاحب دا گیله ختمه شی۔ د هغے نه علاوه زمونږ قابل احترام نصیر صاحب د انکم ټیکس خبره اوکړه نو دا زمونږه د پراونشل گورنمنټ سبجیکټ نه دے جی، دا لکه سنټرل گورنمنټ نافذ کوی او دا صوبائی حکومت د 'کانسټی ټیوشن 'مطابق 'باؤنډ' دے چه هغه به دا 'کولیکټ' کوی او سنټرل گورنمنټ ته به ئے حواله کوی، نو په دیکښے مونږه د خپلے اندے څه کولے نه شو، که د ډبل ټیکسیشن څه خبره وی نو هغه سنټرل کښے Sort out کیدے شی او هغه زمونږ Jurisdiction کښے نه راځی نو په دغه وجه زهٔ خپل مشر ته دا خواست کومه چه دا کوم پوائنټ تاسو Raise کړے دے نو دا لکه زمونږ د پراونشل گورنمنټ سبجیکټ نه دے جی۔ د دے نه علاوه زهٔ په دے موقع باندے ، قلندر لودهی صاحب د بجټ ډیمانډ د پاره خبره اوکړه جی او چه کوم فگرز دوئ یادوی نو هغه خو جی د ضمنی بجټ سره تړون لری، هغه خو چه هلته کله راشی نو بیا به دوئ کوئسچن اوکړی، مونږ خو دے ټائم کښے د کال د پاره چه زمونږ کوم

Expenditures دی نو مونږ د هغے ډیمانډ کړے دے ، که په هغے باندے څه خبره وی، زهٔ جی د دے موقعے نه لږه غوندے فائده اوچتوم چه زما ټول مشران دلته کښے ناست دی چه د ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ مسائل څه دی جی، پرابلمز څه دی؟ ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ چه کله نه دا وزارت قائم شوے دے جی نو انتهائی دګرګون حالات کښے یو جی۔ نن هم زما د ډیپارټمنټ دا پوزیشن دے چه په چوبیس اضلاع کښے زما تقریباً څه اکیس اضلاع داسے دی، بیس اضلاع داسے دی چه زمونږه خپل آفسز هلته نشته جی، Rented offices کښے اوسیږو، هر کال پس پراپرټی'اونرز' ډیمانډ اوکړی چه ما ته خپل کور خالی کړئ او چه کله شفټنګ اوشی نو شپږ میاشتے په هغه ډسټرکټ کښے خلقو ته پته نه لګی چه بهئ د ایکسائز و ټیکسیشن دا آفس کوم ځائے دے ؟ نو په هغه وجه هم زمونږه ریکوری Damage کیږی جی او د هغے نه علاوه په دے حالاتو کښے چه لکه تر اوسه پورے دوه کاله اوشو مونږ ډیمانډ کړے دے د پبلک سروس کمیشن نه چه مونږ سره د سټاف'شارټیج' دے، د چهتیس انسپکټرانو مونږ سره'شارټیج' دے جی۔ په دے دوه کالو کښے دومره خو اوشول جی چه شپږ اته میاشتے مخکښے لکه د هغه Candidates ټسټ اوشو خو لا تر اوسه پورے هغه انټرویوز نه دی شوے۔ چهتیس انسپکټران جی، زما د ډیپارټمنټ یو انسپکټر On the average د Twenty thousand نه واخلئ جی تر Fifty thousand پورے ریکوری کوی نو تاسو اندازه اوکړئ چه د غه'شارټیج ' مونږ سره وی نو مونږ به داسے حالاتو کښے به د سټاف د کمی په وجه ریکوری کولے شو او د هغے نه علاوه هم لکه نن چه کوم موجوده حالات دی جی، زهٔ دا کریډټ ټول ګورنمنټ ته ورکوم، زهٔ خپل ځان ته نه اخلم۔ دا کریډټ د اپوزیشن مشرانو ته هم او د هغوی ملګرو ته هم ځی چه هغوی مونږ سره کوآپریشن کړے دے او ټریژری بنچز ته هم ځی، خصوصاً د دے ټیم چه کوم کیپټن دے زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب، چیف منسټر امیر حیدر خان هوتی صاحب ته هم دا کریډټ ځی جی۔ چه کله نه ایکسائز و ټیکسیشن ډیپارټمنټ جوړ شوے دے جی نو هغوی چرته ټارګټ Achieve کړے نه دے، دا د دے عوامی ګورنمنټ او د اپوزیشن او د ټریژری بنچ متفقه تعاون سره دویم کال دے، تیر کال د دے صوبے

حالات هم ستاسو په وړاندے وو چه د هشتگردئ په وجه زمونږ حالات کوم طرف ته تلی وو، نن هم زمونږ د سدرن ایریا ډسٹرکٹس چه کوم دی هلته اکثر کرفیو لگیدلے وی او د دے نه علاوه د ملاکنډ ډویژن ډسٹرکٹ آفسز هم Dead شوے وو او د هغه آفسز چه کوم سٹاف وو هغه ټائم د آئی ډی پیز په ډیوټیانو باندے لگولے وو نو په هغه حالاتو کښے هم زمونږه ریکوری، په تیر کال کښے مونږ 100% target achieve کړے دے جی (تالیاں) او سخکال هم جی۔ زۀ لکه ډیر په فخر سره دا خبره دے August House سره شیئر کول غواړم چه مونږ ته کوم ټارگټ ملاؤ شوے وو د دے .Running year 1348.6 million rupees خو الحمدللّٰه چه Till today لکه د21 جون، پرون پورے زمونږ ډیپارټمنټ 1369 ملین ریکوری کړے ده (تالیاں) مونږ هغه ټارگټ Achieve کړو، وړاندے شو ترے، اوس هم لا مونږ سره لس اته ورځے شته دے جی خو د دے نه باوجود زۀ دا گزارش کومه چه زمونږ ټارگټ اوگورئ او زمونږ ډیمانډ اوگورئ چه زمونږ ټوټل اتهاون ملین روپئ Expenditures دی ټوټل د یو کال او بل طرف ته ریکوری اوگورئ، تاسو د پنجاب Ratio اوگورئ۔ بل طرف ته جی ایف بی آر ته اوگورئ چه د هغوئ Capacity building د پاره ورلډ بینک هم چه کوم دے د اربونو روپو 'انوسټمنټ' کړے دے، جدید آلات ئے هلته ورکړے دی خو باوجود د هغے لکه په داسے سخت حالاتو کښے چه دا کوم 'پراگرس' دے نو دا زۀ خواست کوم اپوزیشن لیډرانو صاحبانو ته او ټریژری بنچز ته هم چه کم از کم 100% target achieve کولو باندے چه دا کوم Incentive ډیپارټمنټ ته ورکوی نو هغه د د 1% په ځائے کم از کم د پنجاب 5% دے جی نو که 5% نه وی نو دلته 3% پکار دے چه په دے حالاتو کښے مونږه ریکوری کوؤ او ټارگټ Achieve کوؤ۔ ډیره ډیره مننه او شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> تا خو هډو۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، میں یہ عرض کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر یہ گھنٹہ خود بات کرینگے تو پھر توہمیں واپس لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہم تو ان کے ساتھ بہتری یہ کر رہے تھے کہ ماحول اچھا بنا رہے تھے کہ جس طرح کل انہوں نے ریکویسٹ کی تو ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اگر یہ ایک ایک گھنٹے کی تقریر

کرینگے تو پھر اس کے بعد ہم ہر آنے والی کٹ موشن کو Contest کرینگے، ہمارے لئے تو کوئی چانس ہی نہیں چھوڑا گیا ہے۔ ہم نے گورنمنٹ کے معاملات کو مدنظر رکھ کر کل تک کوشش کی تھی کہ ٹھیک ہے جی ہم آپ کی بات مانتے ہیں، Important ہے لیکن اگر ہماری ایک بات کے جواب میں ایک گھنٹے کی تقریر ہوگی تو کس طرح ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں کھانے کا بندوبست کر رہا ہوں۔ رات کو دو بجے تک بیٹھیں گے اور سحری بھی ادھر کھائیں گے انشاءاللہ۔ جی دا (مداخلت) Withdraw۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، زۀ عرض کومه او دوئ ته ریکویسټ کوم چه دوئ د خپل خپل کټ موشنز واپس واخلی۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب! واپس ہوئی یا نہیں ہوئی؟ میں ووٹ کو Put کرتا ہوں، بس ڈسکشن ختم۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، آپ منسٹر صاحب کو نہیں کہتے کہ انہوں نے جب کہہ دیا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈسکشن ختم ہو گئی جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: ضمنی سوال ہے، میں جواب دونگا، پھر ختم ہو جاتی، پھر انہیں آدھا گھنٹہ تقریر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ میں واپس کرتا ہوں، اپنی یہ کٹوتی کے دس روپے واپس کر لیتا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ دا 7 نمبر ډیمانډ دے او 58 دی جی 58، سوچ او کړئ څه به کوؤ؟ جی واپس کوئ، Withdrawn؟

مفتی کفایت اللہ: وزیر صاحب کے اطمینان دلانے کے بعد میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ نصیر محمد خان جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، ہم تو شکریہ سے رہ گئے، بہر حال انہوں نے کچھ دوستوں کا شکریہ ادا کر ہی دیا۔ میں نے اس مسئلے پہ ان کی توجہ چاہی تھی، یہ مجھے بھی معلوم ہے کہ انکم ٹیکس وفاقی حکومت کے ساتھ منسلک ہے اور ان کا یہ پرابلم ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

__جناب نصیر محمد میداد خیل__: میں نے یہ بات ان کو کہی تھی کہ آپ-----
__جناب سپیکر__: ابھی یہ واپس لے رہے ہیں یا کہ-----
__جناب نصیر محمد میداد خیل__: آپ کے کہنے کے پیش نظر میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you ji. Now the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 8.

__بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)__: مہربانی جی۔ میں جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ترانوے کروڑ، اکیاسی لاکھ، بیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ و قبائلی امور اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

<u>Mr.Speaker:</u> The motion before the House is that a sum not exceeding rupees nintythree crore, eightyone lac, twenty thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Home and Tribal affairs Department.

Cut Motions on Demand No. 8: Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 8.

__جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)__: سپیکر صاحب، زۂ خپل کٹ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his cut motion.

__ڈاکٹر اقبال دین__: سپیکر صاحب، زۂ هم خپل کٹ موشن واپس اخلم۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you ji, withdrawn. Israrullah Khan Gandapur. Not present it lapses. Taj Muhammad Khan Tarand.

__جناب تاج محمد خان ترند__: جناب سپیکر، میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sanaullah Khan

Miankhel Sahib. Not present it lapses. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 8.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

جناب اورنگزیب خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب، زۂ یوہ ډیره ضروری خبره کول غواړمه جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، اودریږئ جی دا لږ، اورنگزیب خان! بجټ کښے پوائنټ آف آرډر یا دا ځیزونه که وی نو وروستو به بیا دغه اوکړو۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر! تاسو ما واورئ، ما له یو دوه څلور منټه راکړئ۔ ما ته یو غټه مسئله جوړیږی که ما ته لږ اجازت راکړئ نو ستاسو به ډیره مهربانی وی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا اصل کښے بجټ سیشن دے او په دے وخت کښے د دے خبرو اجازت نشته، دا د رول خلاف دہ۔ Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 8. Not present it lapses. Mr.Attiq-ur-Rehman Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 8. Not present it lapses. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 8.

جناب حیات خان: جناب سپیکر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 8.

مفتی کفایت اللہ: میں وزیر صاحب کی شرافت پر Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Muhammad Anwar Khan Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 8. Not present it lapses.

Naseer Muhammad Khan Maidadkhel Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 8.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ۔جناب سپیکر صاحب، میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 8.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, please…

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اورنگزیب خان! تاسو بشیر خان سره کښینئ۔ بشیر خان! لږ دوئ واورئ، د دوئ څه ایشو ده۔ دے خوا بشیر خان طرف ته لږ راشئ او د دوئ سره دلته کښینئ جی۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر! زهٔ دا خپله خبره دے ټول ایوان ته کول غواړم۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا بجټ سیشن دے، دیکښے د دے خبرو اجازت نشته جی۔

جناب اورنگزیب خان: سپیکر صاحب! د مومندانو خلاف آپریشن شروع دے نو که چرے دا آپریشن بند نه شو نو سبا به روډونه بند وی۔ بشیر خان ته به هم روډ بند وی او ټولو ته به روډونه بند وی۔ زهٔ د خپل عوامو خبره کوم او تاسو مونږ نه اورئ۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دا دواړه سینئر وزیران صاحبان، تاسو! دا یو ممبر دے زما، لږ دغه ئے کړئ۔

جناب اورنگزیب خان: دا د عوامو خبره زهٔ کوم او تاسو مونږ ته اجازت نه راکوئ۔

جناب سپیکر: دا دوه ذمه دار سینیئر وزراء صاحبان دی، هغوی ته مونږ دا څیز حواله کړو، دوئ به ئے تپوس اوکړی۔ ته لږ راشه دوئ سره جخت کښېنه۔ جی ترند صاحب۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ستاسو Massage convey شو اورسیدو۔ اوس گورنمنټ ته مو اووئیل هغوی به تاسو له د دے حل رااوباسی۔ جی ترند صاحب۔

جناب اورنگزیب خان: سپیکر صاحب! زۀ دے ټول هاؤس ته وئیل غواړمه۔ د موماندانو خلاف چه دا کوم پکړ دهکړ شروع شوے دے نو دا د فوری بند کړے شی، تاسو ما له یو پینځه منټه را کړئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ترند صاحب۔۔۔۔۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دا به هاؤس ته ریکوسټ کوئ چه دوئ رول'ریلکس' کوی درته نو هله به بیا کیږی خو اوس نه۔ ترند صاحب، ترند صاحب۔

جناب اورنگزیب خان: زۀ دے ټول هاوس ته ریکویسټ کومه چه دوئ ما له اجازت راکړی۔ جناب سپیکر صاحب! دا ډیره اهم او ضروری خبره ده چه په پیښور ښار کښے د موماندانو خلاف کومے گرفتارئ روانے دی دا د بندی کړی۔ دوئ کومه داسے گناه کړے ده چه په کورونو باندے ئے پولیس چهاپے وهی؟

جناب سپیکر: ترند صاحب!

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! سول ډیفنس یوه اهم محکمه ده چه هغه په قدرتی آفات کښے او په ایمرجنسی کښے د خلقو مرسته کوی۔ جناب سپیکر، په بټ گرام کښے د سول ډیفنس دفتر نه وو، مونږه پروسکال گورنمنټ ته گزارش اوکړو او جناب سپیکر، هغوی پروسکال په بجټ کښے د هغے د پاره 'پرووېژن' کیښودو او په بټ گرام کښے د سول ډیفنس د ادارے د پاره پوسټونه'سینکشن' شول۔ جناب سپیکر، یو کال تیر شو چه پروسکال په بجټ کښے د هغے د پاره پوسټونه 'سینکشن' شوے وو او په هغے

باندے تر اوسه پورے عملدرآمد نه دے شوے۔ زهٔ په دے تیر شوے کال کښے تقریباً څه شل ځله د هغوی دفتر ته لاړمه چه پوستهونه 'سینکشن' شوے دی او تاسو هلته کښے دفتر کهلاؤ کړئ خو هغوی په هغے باندے هیڅ عملدرآمد نه دے کړے نو په دے باره کښے د منسټر صاحب وضاحت اوکړی چه څه اوشو؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی نصیر محمد خان صاحب۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، ایک مسئلہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے تقریباً دو سال پہلے ہمارے علاقے میں ایک واقعہ ہوا اور اس واقعے کے بعد پولیس نے تقریباً چودہ سو/ پندرہ سو اشخاص کے خلاف انسداد دہشت گردی کا پرچہ درج کروایا۔ میرے ممبر منتخب ہونے کے بعد اسی کاغذ کو لے کر میں جناب چیف منسٹر صاحب کے پاس دوبارہ گیا اور ان سے یہ درخواست کی کہ ایک درخواست پر تو آپ پہلے بھی لکھ چکے ہیں، از راہ کرم اس پر دوبارہ لکھ دیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ وہ ایف آئی آر جو چودہ سو/ پندرہ سو اشخاص کے خلاف کاٹی گئی ہے اس کو Withdraw کرلے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ چودہ سو/ پندرہ سو اشخاص پر دہشت گردی کا پرچہ واپڈا کے غلط اقدام کی وجہ سے کاٹا گیا ہے۔ اب اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ جو کاغذات میں نے سیکرٹری ہوم صاحب کو چیف منسٹر صاحب کے لکھنے کے بعد حوالہ کیے تو وہ کاغذات بھی خوش قسمتی سے گم ہوگئے۔ جناب سپیکر، آپ کی توجہ، یہ کاغذات بھی گم ہوگئے ان کی فوٹو کاپی ابھی میں نے دوبارہ ان کو دی۔ آج تقریباً مجھے ممبر بنے ہوئے پانچ ماہ ہو رہے ہیں لیکن اس کاغذ پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ خوش قسمتی سے وزیر قانون صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات پر آپ انسداد دہشت گردی کے پرچے کاٹیں گے تو ایک وقت آئے گا کہ اس صوبے کے تمام عوام دہشت گردی جیسے مقدمات کے دفعات کے تحت پابند سلاسل ہونگے۔ دوسرا جناب سپیکر، میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جنوبی اضلاع کو اس وقت سب سے بڑا مسئلہ آمدورفت کا ہے۔ میری گزارش حکومت سے یہ ہوگی کہ ایف آر کے علاقے میں داخل ہونے سے پہلے اور بڈھ بیر سے گزرنے کے بعد پولیس ہماری گاڑیوں کی مکمل 'چیک اپ' کرے یا کوہاٹ کے ٹنل سے اس طرف پولیس 'چیک اپ' کرے۔ اس وقت فرنٹیئر کور اور فوج ہماری تلاشی لیتی ہے۔ باوجود یہ کہ ہمارے پاس لائسنس دار اسلحہ ہوتا ہے لیکن وہ یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کو یہ اسلحہ دیا کس نے ہے اور یہ لائسنس دیا کیوں ہے؟ میرے پاس ایم پی فائیو کا لائسنس ہے جی، پریزیڈنٹ آف پاکستان نے مجھے بحیثیت ممبر قومی اسمبلی دیا تھا، تو ایک سپاہی مجھ سے پوچھنے لگا کہ یہ کیوں

آپ کو دیا ہے اور کس نے دیا ہے آپ کو میں Arrest کرلوں؟ میں نے کہا اگر آپ Arrest کرتے ہیں تو کرلو۔ وزیر قانون صاحب چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی نمائندگی کر رہے ہیں تو صرف ان کے گوش گزار کرنا تھا کہ اس مسئلے پر پولیس کے ساتھ بیٹھ کر بڈھ بیر اور ایف آر کے درمیان ایک چیک پوسٹ بنالیں اور کوہاٹ ٹنل سے اس طرف پولیس چیک پوسٹ بنالیں۔ پولیس والے پھر بھی کچھ سمجھدار ہوتے ہیں، یہ بیچارے فرنٹیئر کور والوں کا تو پہاڑوں کے ساتھ واسطہ ہوتا ہے تو ان کو بندے کی سمجھ ہی نہیں ہوتی ہے کہ یہ ایم پی اے ہے کہ ایم این اے ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں آپ کو اتار کر ابھی پابند سلاسل کرلوں۔ ان جملہ واقعات پر اگر ہمدردانہ غور کا وعدہ ہی کرلیں تو میں اپنی تحریک واپس لے لونگا سر۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔ د تهولو نه مخکښې خو دا چه تاج محمد ترند صاحب د سول ډیفنس حوالے سره خبره اوکړه چه پوسټونه سینکشن کول دی، نه دی شوے یا څه مسئله چه ده نو بریک دوران کښې به انشاءالله د هوم سیکرټری صاحب سره کښینو او په دے باندے به ډسکشن اوکړو او چه څه Possible وی نو هغه به د وزیراعلیٰ صاحب په Behalf باندے انشاءالله مونږه تاسو ته درکوؤ۔ And Incidents د دغه، the same goes to Naseer Muhammad Khan Shaib. خو ما ته تفصیلات معلوم نه دی چه چوده پنڈره سو کسانو باندے 'انټی ټررسټ' مقدمات دی نو د دے به لږ Sifting اوکړو او زهٔ به دا ډسکشن دوئ سره اوکړمه او دومره Large scale باندے دا دفعے لګول بالکل صحیح خبره ده چه نامناسبه دی او که څه لاء اینډ آرډر سیچویشن Create شوے وی، د واپډے ایمپلائز یا هغوی سره د څه جهګړو مګهږو لحاظ سره نو دا دفعے ټهیک نه وے اصولاً او بالکل په دے به زمونږه مکمل تعاون ستاسو سره وی او وزیراعلیٰ صاحب سره به دا Take up کړو او زهٔ به تاسو سره ښه کلک ولاړ یمه انشاءالله، ملګرتیا به ستاسو کوؤ خو تاسو دواړو ته دا خواست دے چه دا خپل کټ موشنز واپس واخلئ۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر صاحب، زهٔ د منسټر صاحب د ایشورنس نه وروستو خپل کټ موشن واپس کومه۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، میں بھی اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Now the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hounourable Minister for Jails, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 9. The honourable Law Minister on behalf of Minister Jail, please.

Minister for law: Thank you ji. On behalf of Minister Prisons, Khyber Pakhtunkhwa Province.

میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ باسٹھ کروڑ، سترہ لاکھ، اکتیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ مہربانی۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees sixty two crore, seventeen lac, thirtyone thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Prisons.

Cut Motions on Demand No. 9: Janab Akram Khan Durani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 9.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، زهٔ خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Iqbal din Fana Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Israrullah Khan Gandapur. Not present it lapses. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib.

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Sanaullah Khan Miankhel Sahib, not present it lapses. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib. Not present, lapsed. Saeeda Batool Nasir. Ms. Saeeda Batool Nasir, to please move her cut motion.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، میں اسی لاکھ چالیس ہزار کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eighty lac, forty thousand only. Attiq-ur-Rehman Sahib, to please move his cut motion. Not present, lapsed. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں بھی واپس لونگا لیکن منسٹر صاحب سے میری یہ درخواست ہے کہ یہ بہت Important محکمہ ہے تو جب تک منسٹر، یہ ہمارے امجد افریدی صاحب ہماری طرف سے سفارش کرتے ہیں کہ یہ محکمہ جو ہے، یہ درخواست ہے کہ جیلوں کے حالات بڑے خراب ہیں اور اس 'سیٹ اپ' کے بعد کوئی پتہ نہیں ہے۔ یہ دیکھے نا جیل ایسی جگہ ہے جہاں آنا جانا سب کا لگا رہتا ہے، اس ملک کے اندر کب کسی کو جیل جانا ہوگا، یہ پتہ نہیں چلتا تو جیلوں کی حالت ذرا ٹھیک ہو جائے کیونکہ جیلوں کے حالات بڑے خراب ہیں۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn جیل کیلئے آپ نے امجد آفریدی کی سفارش کر دی، ان کو جیل کے اندر لے جانا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ریفارمز کیلئے۔

جناب سپیکر: اچھا، Reforms setting کیلئے۔ Malik Hayat Khan, to please move his cut motin on Demand No. 9.

جناب حیات خان: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak, to please move his cut motion on Demand No. 9.

ملک قاسم خان خٹک: میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Muhammad Anwar Khan Advocate. Not present, lapsed. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 9.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں کٹوتی کی تحریک واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrwan. Now Ms. Saeeda Batool Nasir Sahiba.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، جیسا کہ عباسی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے جیلوں کی حالت بہت خراب ہے تو یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ 97-1996 کے بعد جیلوں میں کوئی اصلاحات سامنے نہیں آئیں۔ یہ جمہوری حکومت کا تیسرا سال ہے اور جیلوں میں اب بھی رشوت اور سفارش چل رہی ہے۔ جو قیدی رشوت دیتے ہیں، جن کی سفارش ہوتی ہے وہ تو مراعات حاصل کرتے ہیں اور دوسرے چونکہ ایسا نہیں کر سکتے، وہ مجبور اور بے بس ہیں تو وہ ظلم کا شکار ہوتے ہیں اور یہاں پر جیلوں میں کھانا ناقص ہوتا ہے، اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے اور خواتین قیدی جو کہ بہت عرصہ سے وہاں پہ مقیم ہیں تو ان کا کوئی وکیل اور کوئی پرسان حال نہیں ہے بلکہ زیادہ تر خواتین قیدیوں کو تو 'مینٹل' سیکشن میں ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ جیلوں میں ذہنی مریضوں کا جو شعبہ ہے تو وہاں پر بہت ساری خواتین کی ذہنی حالت درست ہے مگر ان کو کوئی نہیں پوچھتا اور ان کے بارے میں کوئی اصلاح نہیں کی جا رہی ہے۔ ایک تو ہمارے ملک کا قانون ہے کہ جیلوں میں بچے ساتھ نہیں رکھے جاتے اور اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جیلوں میں بچے بھی ساتھ ہیں تو یہ تو انسانیت کی بناء پر، اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، اصلاح کی ضرورت ہے کیونکہ جیلوں میں تو میں سمجھتی ہوں کہ بے بس اور مجبور لوگ قید ہیں، اصل مجرم تو جیلوں کے باہر ہوتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ملک قاسم خان خٹک صاحب، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب، صوبہ خیبر پختونخوا کښې د موجوده جیلونو صورتحال ډیر بدتر دے جی۔ مونږه پخپله دوه درے ځله وزټ کړے دے او هلته کښې چه هغه خوراک مونږه کتلے دے نو هغه بالکل د معیار مطابق نه دے۔ ما ئے چه پخپله روټئ اوڅکله نو ما وئیل چه کم از کم ځنارو ته دا روټئ نه ورکولے کیږی۔ نن مونږه دلته کښې یو، سبا به دغه جیلونو ته روان یو چه د جیلونو حالات ټهیک نه شی نو زما دا یقین دے چه دا خپل ځان ته مشکلات جوړوؤ او جناب والا، په جیل کښې چه کوم مراعات دی نو د پنجاب او د صوبه خیبر پختونخوا په دیکښې ډیر فرق دے۔ زمونږ جیلونو ته د د پنجاب برابر مراعات ورکړے شی او هلته کښې د خاطر خوا انتظام اوشی۔ دا کوم اعلانات چه شوے دی چه بی بی به د خپل خاوند سره پاتے کیدے شی، په هغے باندے هم خاص قسم ته چه کوم دے

عملدرآمد اوس نشته دے۔ میاں نثار گل چه اوس'ایکس' جیل منسٹر دے، وزیراعلیٰ ناست وو او ما ته ئے د دے اسمبلئ په فلور دا ایشورنس راکړے وو چه دے کال ته به کرک ډسٹرکٹ جیل جوړیږی۔ جناب والا، مونږه په اے ډی پی کښے د هغه جیل ذکر اونه لیدو۔ منسٹر صاحب خو ډیر خوږ سړے دے او د وزیراعلیٰ په Behalf باندے زما دا یقین دے چه زما دا څه مطالبات چه دی د دے ازاله به اوکړی، د هغے نه بعد زهٔ د خپل کټوتئ تحریک واپس اخلم۔

جناب سپیکر: واپس اخلے ؟

ملک قاسم خان خٹک: جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Naseer Muhammad Khan Sahib.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، پھر وہی پرانا رونا۔ جناب سپیکر! ہمارے ضلع میں نیا جیل بن چکا ہے۔ پرانے جیل کی بھی اس وقت حالت زار یہ ہے کہ سو بندوں کی جگہ پہ پانچ سو بندے وہاں پہ ٹھونسے گئے ہیں اور وہاں پہ حالت زار یہ ہے کہ بھیڑ بکریوں سے زیادہ سخت زندگی وہ گزار رہے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ نئے جیل کو جلد از جلد مکمل کر کے پرانے جیل سے نئے جیل میں قیدیوں کی منتقلی کا وعدہ کر لیں اور تاریخ بتادیں تو میں اپنی تحریک واپس لے لوں گا۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib, on behalf of Minister for Jails.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی سر۔ ایک تو سعیدہ بتول ناصر صاحبہ کی 'ابزرویشنز' فوڈ کے حوالے سے ہیں۔ جناب سپیکر، تقریباً مہینہ پہلے میں نے خود سنٹرل جیل کا وزٹ کیا ہے اور اس کے علاوہ اور جیلوں میں گیا ہوں تو کھانے کا جو 'مینو' تھا، میں نے جب 'مینو' دیکھا تو مجھے بھی قابل اعتراض لگا کیونکہ تقریباً روزانہ کے حساب سے دال زیادہ Serve ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے پھر ہم نے، اس وقت جتنا بھی سٹاف تھا اور انسپکٹر جنرل صاحب تھے تو ان سے کہلوا کے اور سابقہ منسٹر صاحب کی مہربانی سے اس میں کچھ 'چینجز'، کچھ 'امپرومنٹ' آ گئی ہے اور بہتری ہوئی ہے۔ اگر Latest menu یہ دیکھ لیں تو انشاءاللہ ان کو فرق محسوس ہوگا۔ باقی یہاں پر بات کی گئی کہ کھانا جو ہے وہ کھانے کے قابل نہیں ہے تو میں تو حلفاً یہ بات کہتا ہوں کہ جو روٹی ہے، کم از کم وہ بالکل کھانے کے قابل ہے اور میں نے خود چیک کی ہے بلکہ Whole wheat جس کو کہتے ہیں، Whole wheat، اس سے بڑی اچھی توانائی بخش روٹی بنتی ہے اور دال بھی اتنی چسکے دار ہوتی ہے کہ کھانے کو دل کرتا ہے۔ تو آپ میرے خیال سے جیل تشریف لے آئیں

اور آپ کو کھانا کھلائیں گے تو انشاء اللہ آپ کو پسند آئے گا۔ اس کے علاوہ خواتین و بچوں کا وہ ہے کہ بچوں کیلئے Definitely اگر قانون یہ ہے کہ چھوٹے بچے ہیں، Infants ہیں تو Definitely اپنی ماؤں کے پاس رہیں گے تو اس حوالے سے میرے خیال میں یہ بھی کلیئر کر دیا جائے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس وقت انڈر کنسٹرکشن جو ڈسٹرکٹ جیلز ہیں، لکی اور ہنگو 'انڈر پراگرس' ہیں اور ان کے اوپر جیل اتھارٹیز کی کچھ 'ابزرویشنز' ہیں تو As soon as وہ 'ابزرویشنز' جو ہیں وہ ایڈریس ہوتی ہیں تو بالکل یہ اگر نئے جیل بنے ہیں، Obviously اس لئے بنے ہیں کہ وہ ڈسٹرکٹس کے حوالے کیے جائیں اور وہاں پر قیدیوں کو شفٹ کیا جائے لیکن جب تک تھوڑی سی Concerns ہیں، وہ Meet ہو جائیں تو انشاء اللہ، Hopefully یہ جلدی ہو جائے گا And I will make sure بلکہ بریک کے دوران اس پہ تفصیلی بات بھی کر لیں گے، جو متعلقہ افسران بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سے آپ کو Satisfy کر دیں گے انشاء اللہ۔ باقی جیل میں بڑی اصلاحات آئی ہیں۔ ایک تو یہاں کے جو آفیشلز تھے یا آفیسرز تھے تو ان کی پروموشنز اور سکیل کا مسئلہ تھا تو سکیلز 'اپ گریڈ' ہوئے ہیں اور بڑے بہتر سکیلز دیئے گئے ہیں۔ مردان میں ایک بڑا سنٹرل جیل بن رہا ہے، اس وقت Borstal Institute جو ہیں، درانی صاحب نے مہربانی کی تھی اور ان کے وقت میں شروع ہوا ہے تو اب 'کمپلیٹ' ہوگیا ہے اور بنوں ہری پور میں ان پر پراگرس ہے۔ Borstal Institution وہ جگہ ہے جہاں پر ہم اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو رکھیں گے اور ان کو جیل کا ماحول نہیں بلکہ ریفارمیٹری سنٹر اور ایک ایسی جگہ جہاں پر ان کو ایجوکیشن اور سائیکلوجیکل 'ٹریٹمنٹ' دی جائے تو اس لحاظ سے جیل محکمہ اپنی زور و شور کر رہا ہے، اس طرف جا رہا ہے اور بہت سی چیزیں ہیں، میرے خیال سے پھر عباسی صاحب غالباً اعتراض کر دیں کہ آپ لمبی تقریریں کرتے ہیں لیکن Anyway یہ ہے کہ گزارش کروں گا کہ اپنی یہ تحاریک واپس لے لیں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سعیدہ بتول ناصر صاحبہ۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: شکریہ جی۔ سپیکر صاحب، پتہ نہیں کہ عباسی صاحب نے کیوں لیاقت شباب پر اعتراض کیا حالانکہ لیاقت صاحب نے بہت وضاحت کی اور ہم لوگ خصوصاً اپوزیشن والے تو چاہتے ہیں کہ محکمہ اب ہماری تسلی کرے اور اپنی منسٹری کے جو بھی مسائل ہیں وہ سامنے لائے جائیں اور تفصیل سے جواب دیا جائے، بہر حال لاء منسٹر نے تفصیل سے جواب دے دیا، بہت شکریہ۔ میں اپنی تحریک واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: قاسم خان خټک صاحب! تاسو Withdraw کړے دے که نه؟

ملک قاسم خان خټک: نه جی۔ یو خبره مے دا کړے وه چه ما ته د ضلع کرک ډسٹرکټ جیل متعلق د اسمبلۍ په فلور باندے ایشورنس راکړے شوے وو نو هغے باره کښے زهٔ اوس په کتاب کښے مے څه ډسٹرکټ جیل کرک، سب جیل دے، بنه دا به وی چه ډسٹرکټ جیل جوړ کړو خو په دے کتاب کښے نشته نو زهٔ امید لرم چه صاحب به زما دا ایشورنس پاس اوکړی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ته څه، اچھا۔

وزیر قانون: ملک صاحب ته زمونږ د ټولو وعدو پته ده چه مونږ په خپلو وعدو ولاړ یو، بنه منډه تړه ورسره وهو۔

(قہقہے/تالیاں)

وزیر قانون: دا یوه بله وعده انشاء الله چه دا به هم پوره کوو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: نصیر محمد خان! دا د بهر خلقو دومره مسئلے دی، په هغے سړے نه پوهیږی نو تاسو پکښے د جیل دومره باریکو ته روان یئ۔ جیل خو بیا جیل وی، هلته خو خا مخا-----

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نصیر محمد خان صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب، زهٔ خو پوهه نه شوم چه ما ته ئے څه اووئیل او میعاد ئے رانه کړو جی۔ اصل کښے دا کار بند دے وجے نه دے چه د ټهیکیدارانو څه بلونه پاتے دی نو که دا مهربانی اوکړی او د دے بلونو دوئ ورته ادائیگی اوکړی او دا جیل خپل 'کسټډی' کښے واخلی او دا قیدیان د نوے جیل ته راشفټ کړی جی، نو دا که منسټر صاحب مهربانی اوکړی، مونږ ته کم از کم میاشت دوه درے-----

جناب سپیکر: د ټهیکیدارانو بلونه پاتے دی، هغه دوئ غواړی چه زر ورته بقایا ورکړئ۔

وزیر قانون: دا سے دہ جی، اوس Exact پتہ خو بہ ئے لگی چہ څہ Dispute نہ وی نو د دے جون End پورے خو بہ د ٹھیکیدارانو ټول بلز کلیئر شی خو چہ کوم ځائے کښے Dispute وی یا د کنٹریکټ مطابق ناقص کارکردگی یا کار وی نو Definitely ھغہ تہ خو بیا مونږہ 'پیمنټ' نہ شو کولے خو بھر حال زۀ بہ اوگورم چہ Expedite ئے کړی او کہ-----

جناب سپیکر: تحقیق ئے اوکړئ جی چہ چرتہ تیزی راتلے شی نو ھغہ ورلہ اوکړئ۔

وزیر قانون: زر تر زرہ بہ انشاءاللہ مونږ اوکړو ورلہ۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نصیر محمد۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: زۀ واپس اخلم۔

جناب سپیکر: واپس اخلے ؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: او جی۔

Mr. Speaker: Now the question before the House is that Demand No. 9 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of honorable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 10.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): شکریہ جی۔ میں جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ اکیس ارب، چار کروڑ، انیس لاکھ، چالیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کی سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees twenty one billion, four crore, ninteen lac, forty thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Police.

Cut Motions on Demand No. 10: Janab Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، میں ایک لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Dr. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his cut motion.

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، زړه خو مے نه غواړی چه دا تحریک واپس واخلمه خو نه چیف منسټر صاحب شته او نه آئی جی پی صاحب شته نو واپس ئے اخلمه۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur. Not present, lapsed. Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib. Not present, lapsed. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں پچاس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Mr. Sikander Hayat Khan Sherpao, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, lapsed. Syed Muhammad Ali Shah Bacha, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, lapsed. Mr. Shah Hussain Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب شاہ حسین خان: سر، زۂ د دوه زره روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Attiq-ur-Rehman Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, lapsed. Mr. Ghulam Muhammad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب غلام محمد: میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

حاجی قلندر خان لودھی: سر، میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhmmmad

Javed Khan Abbasi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> شکریہ۔جناب سپیکر، میں بیس لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees twenty lac only. Malik Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10.

<u>جناب حیات خان:</u> میں پچاس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب، میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Munawar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, lapsed. Mr. Mukhtiar Ali Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 10. Mr. Mukhtiar Ali Khan, not present, lapsed. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب، پولیس کی تنخواہ بہت زیادہ کم ہے اور اگر تنخواہ بڑھائیں گے تو میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لے لوں گا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی، میں نے Withdraw کی ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی بتائی ہے کہ پولیس کی تنخواہیں بڑھائی جائیں، وہ بڑی کم ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Conditionally withdrawn?

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> Withdrawn۔ نہیں، Conditional نہیں ہے جی، ساتھ توجہ دلائی ہے کہ پولیس کی تنخواہ بڑھائی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پھر آپ بتادیں تاکہ میں موشن 'موو' کروں ناہاؤس کو، تو آپ بتادیں کھل کے بتادیں، چل ول سے نہ چلیں، آپ پیش نہیں کریں گے تو میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں اپنی تحریک واپس کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Mufti Said Janan, to please move his cut motion on Demand No. 10.

مفتی سید جانان: سر، میں پچاس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Mr. Muhammad Anwar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 10. Mr. Anwar Khan Sahib, not present, lapsed. Mr. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel, to please move his cut motion on Demand No. 10.

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: I withdraw my cut motion.

Mr. Speaker: Withdrawn. Ms. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 10.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں اس پہ ایک ارب روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: پھر مفتی صاحب کی تنخواہیں کیسے بڑھائیں گے، اتنی بڑی کٹ جو آپ لگا رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بعض محکمے ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں اچھائی کیلئے بات کرنے کیلئے ہم لوگ ایسی کٹ موشنز پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ Realistic وہ ہے، آپ کی ٹھیک ہے۔ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one billion only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، شکریہ۔ چونکہ مطالبہ زر نمبر 10 خاصکر پولیس کے حوالے سے ہے اور انتہائی اہم ہے، میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی اس پہ کافی بات کی تھی اور ابھی بھی کوشش کروں گا کہ گورنمنٹ کی توجہ اس اہم ڈیپارٹمنٹ کی طرف دلواؤں۔ اس موجودہ صورتحال میں جو کہ پورے ملک میں تکلیف دہ حالات ہیں اور پھر ہمارے خیبر پختونخوا میں تو بڑے مشکل حالات ہیں اور ان مشکل حالات میں ہماری پولیس جس انداز سے اس کا مقابلہ کر رہی ہے اور جہاں پر بھی امن نہ ہو اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ خراب ہو تو اس میں صرف یہ نہیں ہے کہ کچھ جانوں کو خطرہ ہوتا ہے، آپ کی پوری معیشت تباہ ہو چکی ہے، یہاں پر تجارت مفلوج ہو چکی ہے اور جہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہو تو اس کی وجہ سے لوگ خوشحال نہیں رہ سکتے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں ہماری تھوڑی سی گزارشات ہیں کہ بجٹ میں پندرہ ارب روپے اور ساتھ جو رقم کا اضافہ ہوا ہے تو گورنمنٹ اس ہاؤس کے سامنے پیش کرے کہ ان پندرہ ارب اور ساتھ جو اضافی رقم ہے، اس پر انہوں نے کونسی چیزیں خریدی ہیں؟ پولیس کیلئے

کون کونسی چیز ہے، کہاں سے خریدی ہے اور اس میں کون کونسا اسلحہ ہے؟ کیونکہ یہی اسمبلی بجٹ پاس بھی کرتی ہے اور یہی ممبران اسمبلی جو ہیں، وہ یہ نہ سمجھیں، ہم یہ 'اماؤنٹ' دیں تو اس کو واپس بھی کر سکتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ پولیس پر جو بھی اخراجات ہوئے ہیں، کس چیز پر ہوئے ہیں تو اس کی پوری تفصیل اس ایوان میں پیش کی جائے اور اس کے مقابلے میں جو بھی کمپنی آئی ہے، جنہوں نے ابھی وہاں پر نام لیے ہیں کہ اس 'ریٹ' پر، ان کو بھی میرے خیال میں ایوان کے سامنے لایا جائے چونکہ اس کی خریداری میں لوگوں کے کافی تحفظات ہیں تو یہ ایک مسئلہ ہے اور انشاء اللہ گورنمنٹ سے مجھے یہی امید ہے کہ وہ اگر اس ہاؤس کی ایک سب کمیٹی بناتی ہے جس میں اپوزیشن بھی ہو، گورنمنٹ بھی ہو اور متفقہ اس کی چھان بین کرے، دیکھیں! سب سے زیادہ احتساب کا حق اس ایوان کا ہے، جس کا بھی ہو گا تو یہ ایوان اس کا وہ کرے، تو یہ بھی میری گورنمنٹ سے ایک گزارش ہے۔ دوسرا یہ کہ ہم نے یہاں پر اس انداز سے کوئی بات نہیں کی، سب ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ ہوا ہے اور اس میں صرف ایک پولیس ہے جو کہ اس سے محروم ہے۔ (مداخلت) یہی تو ہم کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں اور این ایف سی ایوارڈ میں ہمیں بہت زیادہ پیسے بھی ملے ہیں۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ یہ اناؤنس کرتی کہ ہم پچاس فیصد پولیس کا بھی اضافہ کرتے ہیں تو پھر تو ہماری مجبوری بن جاتی ہے کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ایک حکم ملا ہے ابھی ہم اس کو ضرور مانیں گے لیکن کبھی کبھی ہم نے اس طرح بھی کرنا ہے کہ اگر ہمارے اپنے وسائل میں اضافہ ہوا ہے اور چالیس ارب روپے، تقریباً اس سے بھی زیادہ این ایف سی کی وجہ سے ہمیں بجٹ میں ملے ہیں۔ پولیس جو آج ایک ایسی فورس ہے جو کہ ہر محاذ پر لڑ رہی ہے، بڑے ادب کے ساتھ اس ایوان کے سارے ممبران اور گورنمنٹ سے میری گزارش ہو گی کہ خدارا جو پچاس فیصد اضافہ ہے اس میں پولیس کو بھی شامل کریں اور یہ اضافہ کر لیں۔ اگر آپ پولیس کو نظرانداز کریں گے، آپ پولیس کو مایوس کریں گے تو وہ ضرور اس طرف دیکھے گی کہ ہم تو جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں اور موت کو گلے لگا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ان کی آمدن کی جو وصولی ہے اس میں بھی پولیس کا ہاتھ ہوتا ہیں، جس محکمے کو بھی ضرورت ہوتی ہے تو پولیس والے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اس معزز ایوان کو جو پہلی تجویز میں نے دی تھی کہ یہاں پر اگر ایک سب کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے لوگ ہوں اور دوسرا یہ کہ جو پچاس فیصد اضافہ ہے تو پولیس کو بھی اس میں شامل کیا جائے تاکہ ہماری پولیس جو ہے، آج کل جس انداز سے وہ اس ہاؤس کو دیکھ رہی ہے کہ وہ ہمارے اس ڈیمانڈ کو کس طرح پورا کریں گے؟

تو مجھے گورنمنٹ سے اور اس معزز ایوان سے یہی توقع ہے، مجھے اندازہ نہیں ہے کہ پچاس فیصد سے اس پر کتنا اضافہ آئے گا۔ اگر یہی پولیس کو کچھ ہدایات بھی دے دیں کہ یہاں پر آپ نے بھی اس طریقے سے، کچھ کمانا بھی ہے گورنمنٹ کیلئے، جس طرح موٹروے پولیس ہے، ان کی تنخواہ بہت زیادہ ہے اور ان کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ آج پوری دنیا میں بھی اور یہاں پر ہمارے ملک میں بھی جب ان کی تنخواہ زیادہ ہے تو کوئی بھی موٹروے پہ جائیں تو وہاں پر ان سے کم از کم یہ شکایت نہیں ہے کہ کرپشن ہے یا کسی سے انہوں نے زیادتی کی ہو بلکہ بڑے ادب واحترام کے ساتھ آپ کے سامنے پیش بھی ہوتے ہیں اور اپنی ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ میری دوبارہ ایک التجاء ہے، میاں صاحب بے تاب ہیں، مجھے اندازہ ہے کہ میاں افتخار صاحب چونکہ بہتر جانتے ہیں، ان کی بڑی ذمہ داری ہے، ہماری اتنی ذمہ داری نہیں ہے تو اس بڑی ذمہ داری میں، اگر اس کیلئے وہ بے تاب ہیں کہ پچاس فیصد اضافے کی بات کرتے ہیں تو میں ان کا شکریہ بھی ادا کرونگا لیکن اگر کوئی ایسی بات ہے تو میرے خیال میں سب اراکین کو سنیں اور اس کے بعد جو بھی بات اس نے کہنی ہے تو کہیں۔ اس کے ساتھ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی بات کو اس پر ختم کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو کٹ موشن میں نے لائی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ پولیس کیلئے، پولیس کے محکمے کیلئے پیسے رکھے گئے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اور بھی زیادہ رکھنے چاہیئے لیکن میں یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جو پولیس آرڈر 2002 لایا گیا ہے تو اس سے پہلے جس طرح پولیس کا نظام تھا، وہ لوگوں کیلئے بڑا آسان تھا، اب اس کے اندر آپریشن اور انوسٹی گیشن کے دو محکمے تشکیل دیئے گئے ہیں۔ جب کوئی بندہ ایف آئی آر کیلئے جاتا ہے تو پہلے اس کو تھانہ میں جانا پڑتا ہے اور اس کے بعد انوسٹی گیشن کے محکمے کے پاس، تو میں یہ چاہونگا کہ اس میں ترمیم کرکے وہی پرانا سسٹم بحال کیا جائے اور یہ جو دو دکانیں ہیں، سپیکر صاحب! میری تو یہ ریکوسٹ ہے کہ یہ ختم ہونی چاہئیں اور ساتھ میں یہ بھی درخواست کرونگا جناب، کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا محکمہ ہے اور دہشت گردی کے خلاف پولیس کی بڑی اچھی کارکردگی رہی ہے تو تنخواہیں بھی ان کی بڑھائی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تھانے کا ایس ایچ او اگر صحیح معنوں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے تو اس کی مرضی کے بغیر اس تھانے کے حدود میں چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔ پولیس بھی اپنے فرائض، جس طرح انہوں نے دہشت گردی میں اس صوبے کے

اندر ایک مثال قائم کی، اسی طرح باقی فرائض بھی اپنے ایریا میں اچھے طریقے سے انجام دے گی۔ سپیکر صاحب، میری حکومت سے یہ درخواست ہو گی کہ میرے حلقے میں تین تھانے آتے ہیں اور ان کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں، پرانی گاڑیاں ہیں اور جب وہ خراب ہو جاتی ہیں تو وہ لوگوں کو تنگ کرتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرونگا کہ میرے حلقے پی ایف 47 کے تین تھانوں کو نئی گاڑیاں دی جائیں۔ میں اسی کے ساتھ اپنی کٹوتی کی تحریک بھی واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Shah Hussain Sahib. Mr. Shah Hussain Khan Alai Sahib.

جناب شاہ حسین خان: شکریه۔ جناب سپیکر، درانی صاحب خبرے اوکړے۔ حقیقت دا دے چه دا پولیس زمونږه 24 hours نوکران دی جی۔ څنګه چه د دے نورو ملازمینو تنخواګانے پچاس فیصد زیاتے شولے، پکار دا ده چه د دے سره د پولیس تنخواه هم زیاته شوے وے۔ بله خبره دا ده چه دوئ وائی چه مونږه دوئ له 'رسک' الاؤنس ورکړے دے نو پولیس خو 24 hours په 'رسک' کښے دے او بیا زمونږه د صوبے حالات تاسو ته، لکه څنګه چه درانی صاحب اووئیل چه تاسو ته معلوم دی جی، نو پکار دا ده چه څنګه د دے نورو ملازمینو تنخواګانے زیاتے شوے دی، Permanent د دوئ چه کومه 'بیسک' تنخواه ده د هغے سره د پچاس فیصد دوئ له زیاته کړی چه د دوئ هم دادرسی اوشی۔ قربانی ورکوی او د دے صوبے خدمت کوی نو زمونږه د ټولو د پاره به دا ډیره بهترینه خبره وی۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔ حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اب جبکہ صوبہ خود مختار ہے، اگر مرکز نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ پولیس کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا تو ہمارا صوبہ تو ان حالات میں ہے جو کہ سالہا سال سے دہشت گردی کا ہمارے پولیس والے مقابلے کرتے آرہے ہیں۔ دوسرے صوبوں سے ہماری پوزیشن مختلف ہے۔ اب اگر مرکز نے پولیس اور فوج کا کہہ دیا ہے تو چونکہ فوج کا تو تعلق ٹھیک ہے ڈائریکٹ مرکز سے ہے لیکن چونکہ اب سب صوبے خود مختار ہیں، ان میں اب باقی سب ملازمین کی تنخواہیں پچاس فیصد اور جب پولیس کی نہیں بڑھے گی تو، کیونکہ لاء اینڈ آرڈر کی ذمہ داری ان کی ہے، دہشت گردوں سے نپٹنا ان کا کام ہے تو معیشت پر بہت بڑا اور برا اثر پڑے گا، یہ لوگ کیسے محسوس کریں گے کہ ہم تو اپنی جان

کو ہتھیلی پر رکھ کر ہر وقت قربان کرنے کیلئے تیار ہیں اور ہمارے ساتھ صوبہ نے یہ رویہ رکھا ہے کہ ہماری تنخواہوں میں اضافہ نہیں ہوا ہے تو یہ کیسے اپنی ڈیوٹی انجام دیں گے جی؟ تو میری اس میں یہ ریکوسٹ ہے کہ ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ اگر گورنمنٹ ان کو ایشورنس دیتی ہے تو میں اپنی تحریک واپس لے لونگا۔

جناب سپیکر: جاوید خان عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، یہاں پر میرے معزز ممبران اسمبلی، اکرم خان درانی صاحب، شاہ حسین صاحب اور قلندر خان لودھی صاحب نے پولیس کی تنخواہوں میں اضافے کے بارے میں فرمایا اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، پولیس کی تنخواہوں کے بارے میں بات کی اور اضافے کا کہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ بڑی Justify ہے کہ تمام ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ میری صرف اس میں اتنی ریکویسٹ ہو گی کہ اگر پورے ڈیپارٹمنٹ کا نہ ہو سکے تو گریڈ ون سے لیکر سولہ تک، سولہ یا سترہ گریڈ تک حکومت کو ضرور چاہیئے کہ ان ملازمین کی تنخواہوں میں اور ان کی 'بیسک' سیلری میں اضافہ کیا جائے، اس سے ایک اچھا 'میسج' جائے گا اور اس ایوان کے بیشتر ممبران کا خیال ہے کہ ہماری پولیس نے، پچھلے دہشت گردی سے ہمارا سارا صوبہ جو گزرا ہے اور جس جراتمندی کے ساتھ وہ کھڑے رہے اور انہوں نے مقابلہ کیا ہے تو یقیناً وہ بھی اتنے ہی خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی جانیں قربان کیں اور انہوں نے گورنمنٹ کی 'رٹ' Establish کی تو ایک اچھا 'میسج' جانا چاہیئے ان ملازمین کو، جو پولیس کے ہیں لیکن جو بہت سیریس بات میں کرنے جا رہا ہوں اور وہ میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی کہی تھی، مجھے یقین ہے کہ حکومت اس بات کو بہت سیریس لے گی۔ میں پولیس کی خدمات سے واقف ہوں اور مجھے اس کا شدید احساس ہے کہ پچھلے دو تین سالوں میں ہماری پولیس کی جو کارکردگی رہی ہے اور جس جراتمندی کے ساتھ انہوں نے دہشت گردوں کا مقابلہ کیا ہے اور جس جراتمندی کے ساتھ انہوں نے اپنی جانیں قربان کیں ہیں، مجھے اس کا بھی احساس ہے اور میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، مجھے بڑا دکھ ہے کہ آج جب ایک دفعہ پھر ہم بڑے کرائسز سے گزرے ہیں اور کوئی پتہ نہیں کہ کل پھر ہمیں ان کرائسز کا سامنا کرنا پڑے، پولیس ڈیپارٹمنٹ میں پیچھلی دفعہ بیس، پندرہ ارب روپے کا شاید اضافہ کیا گیا تھا اور اس دفعہ بھی اس میں سات ارب روپے کا اضافہ کر رہے ہیں، ہم اس کو پوری طرح سپورٹ کرتے تھے اور اب بھی سپورٹ کرتے ہیں لیکن جس طرح اکرم درانی صاحب نے کہا ہے اور میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں کہا ہے کہ بہت زیادہ کرپشن کسی ایک لیول پر ہوئی ہے اور پچاس کروڑ

سے لیکر ایک ارب روپے کی اس پیسوں میں کرپشن ہوئی ہے۔اب اگر یہ 'میسج' نیچے پولیس کی جو فورسز ہیں ان کو جائیگا تو مجھے یقین ہے کہ حکومت اس پر ایکشن لے گی اور مجھے یقین ہے چیف منسٹر صاحب! ایسا کبھی نہیں ہو سکا کہ ہم نے کوئی بات پوائنٹ آؤٹ کی ہو اور حکومت نے ایکشن نہ لی ہو۔یہاں سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب تشریف فرما ہیں اور میاں صاحب بھی محو گفتگو ہیں تو میں چاہوں گا کہ اس پر بھی، اگر میاں صاحب ابھی اس کے بعد جواب دیں گے، میں وہ ڈاکومنٹ پیش کر سکتا ہوں جس وقت یہ چاہے کہ جو اسلحہ چائنا سے منگوایا گیا ہے جناب سپیکر، اس میں دو بڑی باتیں ہوئی ہیں۔ایک بڑی بات یہ ہوئی ہے کہ اس وقت جب چائنا میں اسلحہ کیلئے ٹینڈر نگ پراسس ہو رہا تھا اور وہ Samples جو منگوائے گئے تھے، اس وقت کے ایک سینیئر آفیسر جن کا میں نام ابھی نہیں لونگا، وہ میں نے یہاں پر کہا تھا کہ Defective ہیں، یہ جو Samples آئے ہیں، لہذا اس کو نہ منگوایا جائے، ان کی Noting ہے اس کے اوپر۔ دوسری جناب، میں کوئی بات نہیں کرونگا، میں ایک اہم بات رکھ رہا ہوں جو ان سب کے نالج میں آئے۔ میں انتظار کرونگا جناب سپیکر، کہ جو انوسٹی گیشن رکھی گئی ہے، ڈی آئی جی یا ایڈیشنل آئی جی صاحب ہیں، اس نے اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھا ہے اور اس نے کہا ہے کہ، جو Procurement جناب، اسلحہ لینے کیلئے جو ٹینڈر نگ پراسس تھا جو کہ سارا انہوں نے کرنا تھا تو انہوں نے کہا ہے کہ اس پورے پراسس کو بائی پاس کیا گیا ہے اور اس کی Violation کی گئی ہے۔اب میری حکومت سے ایک درخواست ہے کہ انہوں نے ایک سمری بھیجی ہے، جناب سپیکر، چیف منسٹر صاحب کو وہ سمری 5/11/2009، نہیں 11/5 کو یہاں ڈیپارٹمنٹ سے گئی ہے، اس سمری کو پڑھ لیا جائے تو اس سمری میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ "یس، یہ جو سارا پراسس ہے، یہ ہم سے بائی پاس ہوا ہے، ہم سے غلطی ہوئی ہے" اور جس طرح درانی صاحب نے کہا ہے، یہ بات جب سامنے آئی تھی تو یہ کتنی کمپنیز تھیں جنہوں نے ٹینڈر نگ پراسس میں حصہ لیا ہے؟ ایک کمپنی کو، میں اس کا نام بھی جانتا ہوں کہ ایک کمپنی اور اس کے بعد تمام ٹینڈرز جو ہیں ان کو ٹینڈر ہی نہیں کیا گیا حالانکہ اس کیلئے ٹینڈر ہونا چاہیئے تھا۔اس کیلئے ایک ٹیم بن جاتی، ایک کمیٹی بنی چاہیئے تھی۔ ہماری بات غلط ثابت ہو اللہ کرے یہاں اس ہاؤس میں اور ہمیں خوشی ہو گی لیکن یہ بہت سیریس مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر، ہم چاہیں گے کہ حکومت اس کا ہمیں جواب بھی دے اور جو سمری چیف منسٹر صاحب کے پاس گئی ہے تو جناب سینیئر منسٹر صاحب سے ہماری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو پھر اس طرح Condemn نہ کیا جائے، اس طرح ان کو اجازت نہ دی جائے کیونکہ اس کی پوری انکوائری ہو اور اس انکوائری میں سینیئر لوگ شامل

ہوں، بے شک پولیس سے کروائیں، بے شک اپوزیشن سے کروائیں، بے شک اسمبلی سے کروائیں لیکن اتنا بڑا پیسہ جناب سپیکر، پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اگر جارہاہے اور یہ مشکل وقت ہے، اس سے بھی زیادہ جانا چاہیئے اور ہم اس کے حق میں ہیں لیکن ہم کسی سطح پر بھی نہیں چاہیں گے کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے اندر رولز اینڈ ریگولیشنز کی اتنی زیادہ Violation ہو اور Procurement کے سارے لاز کو بائی پاس کیا جائے۔ جناب سپیکر، مجھے یقین ہے کہ اس میں جو لوگ شامل ہیں، ان لوگوں کو ہمارے سامنے بے نقاب کیا جائے تاکہ ہمیں پتہ چل جائے۔ میں جواب کے بعد فیصلہ کرونگا ورنہ میں اس کو Contest کرونگا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ملک حیات خان۔

جناب حیات خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب! د ټولو نه اول خو دا چونکه ډیره زیاته معززه اسمبلی ده او بجټ باندے کټ موشنز پیش کیږی، پکار خو دا وه چه که آئی جی پی صاحب پشاور کښے وی نو پکار وه چه دے اسمبلئ ته راغلے وے ولے چه معزز ممبران دی او د هغوی د ډیپارټمنټ په باره کښے خبره کوی نو دا چه هغوی پخپله په غور سره اوریدلے وے۔ وروڼړو! دا پولیس ډیپارټمنټ د عوامو د جان و مال په حفاظت باندے مامور وی چه دا د هغوی اهم ډیوټی ده او اهم ذمه واری ده خو د هغے سره سره دے موجوده بجټ کښے د ټولو ملازمینو د پاره کوم پچاس پرسنټ د تنخواګانو اضافه شوے ده نو زۀ ستاسو په وساطت سره حکومت وقت ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آئی جی صاحب کو بلایا جائے کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کیلئے اتنی بڑی گرانٹ مانگی جارہی ہے اور اس وقت ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ہونے کے باوجود ادھر موجود نہیں ہیں۔ (تالیاں) ان کو فوری بلایا جائے۔

جناب حیات خان: شکریه سپیکر صاحب۔ ټولو ممبرانو تقریباً چه څومره خبرے اوکړے نو هم د پولیس ډیپارټمنټ په حق کښے ئے خبرے اوکړے۔ مونږ وایو چه د دوئ تنخواګانے، څه رنګه چه د نورو پچاس پرسنټ سیوا شوے دی، پکار دا ده چه د دوئ هم پچاس پرسنټ تنخواګانے سیوا شی، د حکومت وقت نه زمونږه دا مطالبه ده۔ د هغے سره سره مونږه وایو چه د هغوی Training capacity د سیوا کړے شی چه هغوی ته ټریننګ ورکړے شی چه مکمل 'ټرینډ' وی۔ د هغے سره سره نوے اسلحه د زمونږ پولیس ته ورکړے شی، نور سامان، ایمونیشن او دغه

شان هغوی ته د چارجز د ټولو نه زیات ورکړے شی چه هغوی ته دا هر څه زیات وی، هغوی په اطمینان باندے وی نو هغوی به بیا دا کوم د رشوت کلچر دے یا کوم دغه Stunt دے نو دے طرف ته به نه راځی، بلکه هغوی به پوهیږی چه یره مونږ ته کومه تنخواه ملاویږی، د هغے مطابق زما بچی، زما ټول هغه هر څه په هغے کښے 'کور' کیږی، نو بیا به کم از کم هغه د رشوت جرات هم نه کوی خو پکار ده چه دا هر څه هغوی د پاره اوشی۔ د هغے سره سره زهٔ به خپلے ضلع ته راشمه۔ ضلع دیر بالا چونکه یوه نوے ضلع تقریبا په 1997ء کښے جوړه شوے ده، څه وخته پورے تقریباً، زهٔ به داسے اووایمه چه 2006-07 پورے مونږ په Higher base باندے د دیر لوئر نه پولیس اغستے وو او اوس په هغے کښے مونږ ته دے موجوده حکومت مرکزی او صوبائی حکومت دواړو په شریکه باندے اپر دیر ته سات سو پوسټونه سینکشن کړے دی چه په هغے کښے ساړھے تین سو بھرتی شوے ده او ساړھے تین سو به مزید نوره کیږی خو زما دا ډیمانډ دے چه د دیر اپر د آبادئ د تناسب مطابق د هلته پولیس نور سیوا کړے شی چه دا د آبادئ مطابق څنګه په صوبه کښے، په نورو ضلعو کښے دی، دغه شان د اپر دیر کښے د خلقو د آبادئ مطابق پولیس فورس سیوا کړی۔ هغے سره سره زمونږ په اپر دیر کښے پولیس سټیشنز انتهائی کم دی، نو زهٔ غواړم چه حکومت وقت په دے وخت کښے په فوری بنیاد باندے د اخګرام په مقام او د صاحب آباد په مقام باندے د یو پولیس سټیشن زمونږ سره وعده اوکړی۔ ډیره شکریه جی۔

جناب سپیکر: ایک دوسری گزارش ہے تمام وزراء صاحبان سے کہ جو بھی ہاؤس سے گرانٹ مانگ رہا ہو توان کا ایڈ منسٹریٹیو سیکرٹری ادھر ضرور موجود ہونا چاہیئے تاکہ جتنی باتیں ہوں تو وہ خود بھی سنیں۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریه۔ جناب سپیکر، پولیس ډیره اهمه محکمه ده۔ د پولیس د پاره مراعات او د پولیس د پاره د پیسو چه څومره ضرورت وی او مونږ د هغے سپورټ نه کوؤ نو دا به مونږه غلطی کوؤ ځکه چه دوئ ډیر خدمات ورکوی خو جناب والا، لکه څه رنګه چه قائد حزب اختلاف اووئیل، عباسی صاحب اووئیل، پولیس د سرحد، زمونږ د خیبر پختونخوا پولیس زهٔ دا یوه خبره کوم چه بالکل بے لګام دے۔ مونږ ئے سپورټ کوؤ خو مونږ پولیس

ته دا نشاندهی نه کوؤ چه زمونږ پولیس کښے کومے غلطئ دی۔ پولیس آیا زمونږ د دغه الفاظو قدر کوی؟ نن پولیس د نفرت نشان جوړ دے۔ اکیس بلین ډیرے روپئ دی چه دا اسمبلی ئے ورکوی۔ د پولیس څه کار دے چه کله په پولیس باندے راغلے ده، هغه په ځائے پاتے شوے دے، هلته خو بیا فوج ځی، فوج څومره تاوان دے چه هر ځائے ته ئے د امن د پاره راغواړے۔ جناب والا، پولیس کښے چه نن څومره کرپشن دے، دا دے نن سمیع الله خان علیزئی ناست دے، پښتنه ورنه اوکړه۔ مونږ په گهنټو آئی جی پی صاحب ته ناست وو، ملاقات ته ئے نه راغښتو، د دے منتخب نمائندو د پولیس سره څومره قدر دے جی؟ دا منتخب نمائندگان چه کوم دوئ ته سپورټ ورکوی، دوئ ته دا بجټ گرانټ ورکوی، د دغه پولیس سره د دے منتخب نمائندو څه قدر دے؟ زهٔ وینم چه په ضلعو کښے ډسټرکټ پولیس افسران څه کوی جی؟ آیا په دوئ باندے څه'واچ' شته؟ دوئ چه دا کوم کارونه کوی، کنسټرکشن دوئ لگیا کړے دی، دا د کرپشن یو گړه جوړ دے۔ خدارا جناب والا، ته د دے هاؤس 'کسټوډین' ئے، د دے هاؤس د ممبرانو عزت چه ته اوچتوے، د دے Regard ته نه جوړوے نو بل به ئے څوک جوړوی؟ سپیشل نن دا رولنگ ورکړه چه د هاؤس ممبران، هلته مونږ پخپله ورغلے وو، سمیع الله علیزئی نه اوس پته اوکړه چه څومره گهنټے ئے هلته تیرے کړے۔ زهٔ چه لاړم، مونږ ورته ناست وو، چټونه لاړل او د ملاقات اجازت ئے قدرے نه ورکولو۔ آئی جی پی صاحب خو د ضلعے بادشاه دے۔ اوس بیا دوه کاله ورله ورکوی۔ امریکه ئے سفارش کوی جی۔ په دهٔ کښے څه خوبی ده؟ امریکے سره ملاقاتونه چوبیس گهنټے وی بله خبره نشته، هغه ایکسټینشن غواړی۔ ما اوریدلی دی چه وزیر اعظم ته ئے سمری لاړله، اوس بیا ایکسټینشن ورکوی۔ خدائے د پاره د دهٔ نه خو مونږ خلاص کړئ۔ (قهقهے) مونږ خو چه کله تلی یو نو دغه حال د دهٔ د دے نمائندگانو سره دے۔ دا گوره چه د دے اسمبلئ دومره اجلاس اوشو، دے کله راغلے دے؟ د First Inauguration نه بغیر چه افتتاحی اجلاس وو، بیا آئی جی پی صاحب دے اجلاس ته نه دے راغلے او ته گوره ورته یو وخت وو چه یو آئی جی پی به د صوبے وو، د هغه به څه رنگه کارکردگی وه او نن پینځه ایډیشنل آئی جیز، پینځه ایډیشنل آئی جیز دی او نن د

پولیس کومه کارکردگی ده؟ خدارا مونږ خو چه څه وایو چه په پولیس مه غرېږئ، په پولیس مه غرېږئ، مونږ به پرے کله غرېږو، زمونږ په د زړه براس، زهٔ دا وایم چه دا دومره لوے پیسے مونږه ورکوؤ، مونږ غواړو چه د دوئ تنخواګانے زیاتے شی، مونږ غواړو چه دوئ ته د آلات ورکړی۔ څومره کلاشنکوفونه راغلل جی، کارتوس قدر ئے بدل کړل۔ په خدائے یقین اوکړه، درے واره ئے راوړل او خرخ ئے کړل۔ دغه باندے خصوصی یو کمیټی جوړه کړئ، دا د داخله کمیټۍ چیئرمین دے، سپیشل کمیټی جوړه کړئ چه په دے پولیس کښے نن کوم کرپشن روان دے او ځائے په ځائے باندے، زهٔ نشاندهی کوم په دے فلور باندے چه خدارا داسے یو کمیټی جوړه کړئ او احتساب ئے باقاعده اوکړئ۔ زهٔ ډیر، 'سپیشلی' هاؤس نه دا غواړمه چه آیا د دے معزز ممبرانو دوئ عزت ساتی؟ که چرے نه ئے ساتی، د وقار بحال کولو تاسو یقین دهانی نه راکوئ نو حقیقت دے چه زهٔ دا بیا Contest کوم۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، زهٔ یوه خبره کوم۔

مفتی سید جانان: بسم الله۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه یو بل دے، بیا د ټولو جواب به ورکړئ۔

مفتی سید جانان: میاں صاحب! میاں صاحب! زما وړه خبره ده۔

(شور)

وزیر اطلاعات: زهٔ جی یو Clarification کوم۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه دا مفتی صاحب۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: As a whole ګران شی کنه جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: هں جی؟

وزیر اطلاعات: As a whole ټولو له جواب نه ورکوم، بیا به ټول ملګری محسوسوی، چا چه څنګه خبره کړے ده، هغه جواب به، که ستاسو اجازت وی جی۔

جناب سپیکر: نه دے پسے ټول جواب ورکړه کنه۔ دا مفتی صاحب ډیر درونډ سړے دے او د دهٔ کښینول را ته مناسب نه ښکاری۔

مفتی سید جانان: مهربانی۔ زهٔ جی ستاسو د خبرے په وجه باندے، ستاسو د عزت په وجه باندے دا خپل تحریک واپس اخلم جی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: شکریه مفتی صاحب۔ د درنو خلقو درونډ خوئی وی، قدرمند سړے دے۔ نگہت یاسمین بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس ہمارے صوبے کا ایک بہت اہم محکمہ ہے اور جیسا کہ ہم سب لوگ جانتے ہیں اور پورے صوبے کو بلکہ پورے پاکستان کو یہ پتہ ہے کہ ہمارے صوبے کی پولیس نے جتنی بھی قربانیاں دی ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے، جناب سپیکر صاحب، دہشت گردی کے مقابلے میں اپنے بچے ان کے رہ گئے ہیں، خود شہید ہو گئے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ جب پولیس کیلئے تنخواہوں میں اضافے کی بات ہوئی تھی تو آج وہی بہانہ بنایا جارہا ہے کہ ہم چونکہ پہلے پولیس کو دے چکے ہیں، ان کو Increase دے چکے ہیں تو ابھی ان کو Increase نہیں دے سکتے۔ جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ وہ Increase ان کو اس بہادری اور شجاعت، اس وقت تو تمام ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ نہیں ہوا تھا لیکن پولیس کو ایک Incentive سی دی تھی کہ انہوں نے ایک اچھا 'رسک' الاؤنس دیا تھا کیونکہ انہوں نے ایک اچھا کام کیا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو میری درخواست ہے کہ ان کی تنخواہوں میں پچاس فیصد اضافہ کیا جائے۔ دوسری جناب سپیکر صاحب، ایک بہت اہم بات جو میں آپ کے توسط سے کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ ہمارے تمام محکموں میں یہ 'روٹین' ہو گئی ہے اور خاصکر پولیس کے محکمے میں یہ 'روٹین' ہو گئی ہے کہ جو شخص بھی ریٹائر ہوتا ہے تو دو سال کا اور وقت مانگ لیتا ہے کہ میں تو ابھی یہ سیٹ چھوڑونگا ہی نہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس چیز پہ آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ جو سینیئر لوگ ہیں، وہ اپنی مدت جب پوری کر لیتے ہیں، اپنی گریجویٹی، اپنے تمام الاؤنسز اور اپنی تمام تنخواہیں لے لیتے ہیں اور پھر انہی کو جب Extension دی جاتی ہے تو جناب سپیکر صاحب، پھر دو سال ان کا کیا کام ہوتا ہے؟ لوٹ مار کے علاوہ ان کا کوئی اور کام نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے جونیئر آفیسرز نے بھی تجربہ کرنا ہوتا ہے، انہوں نے بھی تجربہ سیکھنا ہوتا ہے تو میں یہ ریکویسٹ کرونگی آپ کے توسط سے تمام ہاؤس سے اور خاصکر

وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ ایسی کوئی بھی Extension نہ دی جائے کہ جس میں ہم سمجھتے ہیں کہ آدمی مر بھی جاتا ہے، ایک افسر اگر بہت Competent ہو اور اس نے اپنی مدت پوری کر لی ہے اور اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر تو ہمارا صوبہ چل ہی نہیں سکتا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر وہ فوت ہو گیا تو پھر ہم اس کو کہاں سے لے کر لائینگے، قبر سے اٹھا کر لے آئینگے کہ آپ اس صوبے کو چلائیں؟ ایک تو میں اس ہاؤس اور آپ کے توسط سے ان تمام افسران سے خود بھی ریکویسٹ کرونگی کہ ان میں اتنی اخلاقی جرات ہونی چاہیئے کہ جب وہ اپنا ایک Tenure پورا کر لیتے ہیں تو دوسرے آدمی کو آگے آنے کا اور اس کی ترقی میں حائل نہ ہونے کا موقع دیں اور خود ریٹائرمنٹ کو بخوشی Accept کریں اور اپنے گھروں میں جا کے بہت سے کام ایسے ہیں جو کہ وہ ریٹائر ہو کے بھی کر سکتے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ پھر اسی محکمے کے ساتھ چمٹے ہوں لیکن جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ آرام سے پبلک سروس کمیشن میں جا کے ممبر بنیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں، جناب سپیکر صاحب، دیکھیں یہ بات جو میں کہہ رہی ہوں تو جناب سپیکر صاحب، یہ بہت Important ہے اور اس میں بہت سے لوگوں نے 'اپروچ' بھی کیا ہے کہ ہماری جو سینیارٹی ہے، وہ خراب ہوتی ہے اور ہمیں آگے جانے کا جو موقع ملتا ہے، وہ خراب ہوتا ہے۔ ایک تو جناب، یہ پچاس فیصد جو تنخواہوں کی ہم لوگوں نے بات کی ہے، اکرم خان درانی صاحب نے، قلندر خان لودھی صاحب نے اور میرے بھائیوں نے تو جناب سپیکر صاحب، اس پر بھی غور کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے انشاء اللہ۔ ٹریژری بنچز کی طرف سے کون جواب دیگا؟ جی میاں افتخار صاحب۔ میاں افتخار صاحب! آپ دے رہے ہیں؟

<u>وزیر اطلاعات</u>: جی میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بسم اللہ۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تو اسی وقت کھڑا ہونا چاہ رہا تھا کہ اسی کا جواب دوں، جواب تو شاید ہمارے اور منسٹر صاحبان دینا چاہیں گے لیکن جو بات مجھے کرنی ہے، سب سے پہلے آئی جی پی کے حوالے سے کہ اس کی Extension کی بات ہے اور پھر امریکہ اس کی سفارش کر رہا ہے، خدارا ایسی باتیں اس طرح پلیٹ فارم پر نہیں ہونی چاہئیں۔ ایک بندہ جو کہ ہمارا آئی جی پی ہے، پولیس کا ہیڈ ہے، ابھی وہ ہے تو اس انداز میں گفتگو کرنا ہمارے لئے مناسب نہیں ہے، اگر ایسی کوئی انفارمیشن ہمارے ایم پی اے کے پاس

ہے تو ہم سے بھی شیئر کی جائے کہ ہمارے ملک میں کسی اور کی مداخلت کا کیا جواز بنتا ہے ؟ یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے کہ ہم آفیسر کو مقرر کریں تو اس میں بھی امریکہ ٹانگ اڑائے گا، یہ کسی طور ممکن نہیں ہے، نہ ہم اپنے ملک میں کسی کی مداخلت چاہتے ہیں۔ ہم بڑی بڑی پالیسیوں میں مداخلت برداشت نہیں کرتے تو ایک آفیسر کی تبدیلی میں کیا سفارش برداشت کریں گے ؟ ایسی کوئی بات نہیں ہے، بالکل انصاف کے تقاضے پورے ہونگے (تالیاں) اور اس حوالے سے اگر کسی ساتھی کو کوئی، انہوں نے Extension کی بھی بات کی، اس حوالے سے میں کہونگا کہ ایسی بات نہیں ہے کہ یہ پہلی دفعہ کسی کی Extension ہو رہی ہے، ہمارے ہاں بد قسمتی سے بہت ساری روایات چلتی آ رہی ہیں لہذا وہ روایات مناسب نہیں ہیں، صحت مند روایات نہیں ہیں اور ان کو ختم ہونا چاہیئے، ہم ان کو سپورٹ نہیں کرتے لیکن کہیں نہ کہیں پہ ایسی ضرورت آن پڑتی ہے کہ حکومت کو وہ Step لینا پڑتی ہے جو ناپسندیدہ Step ہوتا ہے لیکن وہ مجبوراً لینا پڑتی ہے۔ ہم بھی اس حوالے سے اسی مؤقف کے لوگ ہیں کہ اگر ایک بندہ اپنا وقت پورا کرے تو چاہیئے کہ دوسرے کو موقع ملے اور وہ کسی کے راستے میں رکاوٹ نہ بنے۔ یہاں پہ درانی صاحب نے ایک بات کی، جو بڑے پتے کی بات ہے پولیس کے حوالے سے، کہ چونکہ تنخواہ پچاس فیصد بڑھی ہے اور ہمارے ہاں اس کو نہیں بڑھایا گیا تو اس طرح دیگر صوبوں میں بھی نہیں بڑھائی گئی لیکن ہمارے صوبے کی صورتحال دوسرے صوبوں سے یکسر مختلف ہے اور جناب سپیکر صاحب، آپ کو یاد ہوگا، تمام ساتھیوں کو یاد ہوگا کہ جب ہم نے حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالی اور دہشت گردی نے ہمیں اپنی لپیٹ میں لیا تو ہماری پولیس کی یہ سکت ہی نہیں تھی، وہ بالکل Expose تھی، ان کے پاس کلاشنکوف کی حد تک اسلحہ نہیں تھا، نہ ان کے تھانوں میں ان کیلئے پروٹیکشن کی کوئی بات تھی، نہ ان کی پولیس لائنوں میں ان کی پروٹیکشن کی کوئی بات تھی، نہ ان کی تعداد اتنی بڑھی تھی اور نہ ان کیلئے وہ ٹریننگ تھی جو کہ اس وقت کیلئے مناسب ہونی چاہیئے تھی، ہم نے بڑے وسیع پیمانے پر پولیس کی تعداد بھی بڑھائی، ان حالات کے پیش نظر ہم نے ان کو وہ ٹریننگ دی جو کہ فوج کو دی جاتی ہے، اس کے برابر ہم نے ٹریننگ بھی دی۔ اسی طرح ہم نے تھانوں کو Secure کیا اور ہم نے اس سے بڑھ کے، اب تو بجٹ کا دور دورہ ہے تو لوگ تنخواہوں میں اضافے کی بات کرتے ہیں لیکن ہم نے اس وقت کا احساس کرتے ہوئے ان کی تنخواہ بڑھا دی تھی، پہلے سے ہم نے تنخواہ بڑھائی ہے۔ البتہ اس موجودہ صورتحال کے پیش نظر ہمیں احساس ہے کہ ہماری پولیس کو مزید تنخواہ کی بھی ضرورت ہے، ان کو پروٹیکشن کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے رشوت کی بات کی، انہوں نے پولیس کی

ظلم و بربریت کی بات کی اور اس میں شک نہیں کہ ہر محکمے میں اس قسم کے لوگ موجود ہیں، کسی بھی محکمے میں آپ نہیں کہہ سکتے جبکہ پولیس بد قسمتی سے ڈائریکٹ Involve ہے تو لوگ ان پر انگلیاں اٹھاتے ہیں ورنہ پولیس کی وہ ڈیوٹی جس کی نہ رات ہو نہ دن ہو، وہ بھی تو کوئی نظروں میں رکھے، جن کو پٹرول کیلئے، ان کے وہاں پہ گاڑی میں تیل ڈالنے کیلئے پیسے نہ ہوں، ان کی تعداد اتنی کم ہو اور پھر اس طریقے سے وہ چلتے رہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے کسی بھی ادارے پر الزام لگانا مناسب نہیں ہے۔ کرپشن ہر ادارے میں ہے اور جو جو لوگ بھی کرپٹ ہیں تو ان کو بالکل بے نقاب کیا جائے، اسمبلی کے فلور پر کہتے ہیں کہ کرپٹ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ (تالیاں) لہذا پولیس کی شہادت کی بنیاد پر ہم ان کو پہلے پانچ لاکھ دیتے تھے اور اب تیس لاکھ روپے دے رہے ہیں۔ آپ اندازہ کریں کہ اس دوران کتنے پولیس والے ہمارے آنکھوں کے سامنے شہید ہوئے اور کتنی تعداد میں وہ زخمی ہوئے، تو ہم اپنی حیثیت سے بڑھ کر ان کو دینا چاہتے ہیں، اس لئے کہ وہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ ہم ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں کہ اس وقت پولیس جو کردار ادا کر رہی ہے (تالیاں) درانی صاحب نے خوب فرمایا اور تمام ساتھیوں نے، جس جس نے بھی کہا کہ ان کی تنخواہ بڑھانی چاہیئے۔ ہم اس پر بالکل غور کرینگے، ہمدردانہ غور کرینگے اور جو بھی مناسب اقدام ہم سے ہو سکے تو ہم اس حوالے سے اقدامات اٹھائیں گے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، تھینک یو جی۔

<u>Malik Qasim Khan Khattak:</u> Point of order, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> ملک صاحب! دا پوائنټ آف آرډر نه جوړیږی۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> دوئ دا خبره اوکړه، زۀ دۀ ته لږ دغه ورکوم۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه، دا جواب در جواب۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> نه جی، یوه چکمه ورکوم، دۀ تائید اوکړو چه دا کرپشن شته دے۔ پرون خو دلته مونږه قرآنونه اوخوړل چه کرپشن نشته۔ زۀ دا وایم چه دا لږ ټهیک کړی خو وائی چه په هره محکمه کښے کرپشن شته، پولیس کښے کرپشن شته ځکه زۀ دا وایم چه دا الفاظ د واپس کړی۔ لفظ، د کرپشن دا ټکے چه کوم دے دلته خو مونږ قرآنونه اوخوړل چه کرپشن نشته۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب! میاں صاحب خو کلیئر کړه نور څه پکښې پاتې شته؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میاں صاحب ښه کافی زما خیال دے چه د Pay raise لحاظ سره او دا ټولے خبرے ډیرے کلیئر کړے۔ صرف یو د 'پروکیورمنټ' حوالے سره تحفظات وو، اخبارونو کښې دا قیصے ډیرے راغلے لاړے، دے حوالے سره زۀ یو گزارش کوم چه په دے لحاظ باندے د پولیس چه کوم 'میکینزم ' دے د 'پروکیورمنټ' ډیر Stringed rules او ډیر Stringed mechanism دے۔ تقریباً اته ډی آئی جیز صاحبان دی او د هغوی پوره یو کمیشن دے، د هغوی یوه کمیټی ده او دا هر یو پکښې سپیشلسټ دے او دا وئیل چه یره دا ټول پولیس افسران، ټول ډی آئی جیز کرپټ دی یا ټول فورس کرپټ دے لکه زما خیال دے دا به ډیره نامناسبه وی۔ دا خبره کول چه هغه رولز بائی پاس شوے دی یا هغه پروسیجر بائی پاس شوے دے، دا بالکل غلطه خبره ده۔ دے حوالے سره د پولیس چیف پخپله چیف منسٹرصاحب ته Voluntarily خط لیږلے دے چه دا کومے خبرے په اخبارونو کښې راځی نو مونږه خپل ځان احتساب ته پیش کوؤ او زما خیال دے مونږ له پکار دی چه مونږ د هغوی ستائینه اوکړو او هغوی له شاباسے ورکړو چه یره تاسو پخپله ځان احتساب ته رامخکښې کړو۔ چیف منسٹر صاحب دغه حوالے سره یو ډیره 'هائی پاور' کمیټی جوړه کړے ده، په هغے فنانشل ایکسپرټس هم دی او هغوی به دا ټول دغه چیک کوی۔ بله 'بیسک' خبره دا ده چه د پولیس 'پروکیورمنټ' حوالے سره دا په اخبارونو کښې دومره ایشو جوړه شوه چه د ټرانسپرنسی انټرنیشنل پورے خبره لاړه۔ دلته جی بعض کنټریکټرز دی او هغوی یو Sample راوړے دے، غلط Sample ئے راوړے دے لکه For instance چه Example به درکړم چه یره دوئ ته دا 'هیلمټ' د امریکن فورس یو 'هیلمټ'، دلته چه کوم Operate کوی، د باړے یا د هر ځائے نه ئے چه راوړے دے، هغه ئے Sample کښې پیش کړو او چه کله ئے بیا Real products راوړل د چائنا نه نو ډیر گند ئے راوړو، هغه ورته دوئ واپس کړل او هغه سیکیورټی ئے هم ضبط کړه نو د هغے نه دا ایشو بیا په اخبارونو کښې او دغه کښې یو لوے، حالانکه هائی کورټ پرے فیصله ورکړے ده جی چه دغه

فیصلہ ډیرہ تهیک کړے دہ چہ دا کوم 'پروکیورمنٹس' دی۔ بلہ خبرہ تاسو د IG (Prisons) حوالے سرہ اوکړہ نو یو خو دا دہ چہ هغہ څہ لږ بیمار دے، ورکوتے 'مائنر' آپریشن ئے شوے دے نو He is on bed rest۔ د یو دوہ ورځو د پارہ پہ 'ریسټ' باندے دے خو بیا هم سپیکرصاحب! زهٔ بہ یو گزارش دا کوم چہ د آئی جی صاحب پہ ځائے اصل کښے دلتہ دا زمونږ کار دے، مونږہ ذمہ وار یو دے هاؤس تہ او دا د چیف منسٹر صاحب ادارہ دہ، دا د هغہ ډیپارټمنټ دے نو جواب بہ منسٹر کوی یا بہ چیف منسٹر کوی او د هغے د پارہ د افسرانو As such حاجت نشتہ او سیکرټری چہ کوم دے هغہ خو ما تہ ذمہ وار دے او هغہ دے هاؤس کښے خبرہ نہ شی کولے، آئی جی دے هاؤس کښے خبرہ نہ شی کولے نو چہ څہ وایئ د هغے جواب بہ مونږہ درکوؤ As the treasury bench او هغوی تہ داسے قسم ډائریکشنز یا رولنگ ایشو کول چہ یرہ فلانے فلانے بہ دلتہ حاضر وی، زما پہ خیال دا ستاسو د کرسئ سرہ هم مناسب نہ دہ او مونږہ ذمہ وار یو، مونږ تہ چہ څہ وایئ نو انشاءاللہ هغہ شان جواب بہ درکوؤ۔ مهربانی۔

(شور)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر! میں 'آن اوتھ' کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہو، جو بات میں نے کہی تھی، انہوں نے جواب دیا تو میں Resign کرونگا اور یہ 'آن اوتھ' کھڑے ہو کر کہیں کہ اگر پروسیجر کی Violation نہیں ہوئی ہے، میں بھی ثبوت کیساتھ کہونگا، بشیر بلور صاحب اور کسی اور سینیئر آدمی کو بٹھالیں تو میں ان کو لیکر، ہم نے کوئی شکایت نہیں کی، میاں افتخار صاحب نے جو باتیں کہی ہیں، سر آنکھوں پر بہت اچھی باتیں انہوں نے کہی ہیں کہ ہمیں ویسے اٹھ کر بات نہیں کرنی چاہیئے، ہم نے فورس کے بارے میں نہیں کہا، ہم نے کھڑے ہو کے کہا ہے کہ فورس اور حکومت کی جو کارکردگی تھی وہ اس معاملے پر Wonderful تھی اور ہم نے ان کو سپورٹ کیا ہے۔ ایک بات ہوئی ہے اور ہم نے وہ بات آپ کے آگے اس لئے رکھی ہے کہ میرے پاس ثبوت ہیں۔ منسٹر صاحب نے کہا کہ کوئی پروسیجر Violate نہیں ہوا جناب، انہوں نے اپنی باتوں میں خود کہا ہے، یہ ریکارڈ پر ہے۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے، جو سمری 5-11 کو چیف منسٹر صاحب سے پاس ہوئی ہے، وہ سمری صرف یہاں پیش کر دی جائے، اگر اس سمری میں انہوں نے خود نہ لکھا ہو کہ ہم سے Violation ہوئی ہے، یہ پروسیجر ہم Adopt نہیں کر سکے لہذا ہمیں Condone دے دیں تو میں Resign کرونگا اور اگر میری بات سچ ثابت

ہوئی تو پھر ضروری نہیں ہے منسٹر صاحب! کہ آپ ہر بات پہ کھڑے ہو کر ہمیں اس طرح کہیں اور غلط ثابت کریں۔ ہم نے یہ بات آپ کے سامنے رکھی تھی اور یہ Factual position ہے جناب سپیکر، اس لئے ہم نے ان کے سامنے رکھی تھی۔ باقی فورس نے پہلے بھی بہت اچھا کام کیا ہے، اب بھی کر رہی ہے اور پوری طرح ہم ان کو ہر معاملے میں سپورٹ کرتے ہیں لیکن اس صوبے میں کوئی بھی آدمی کرپشن کرے گا تو اس کو کسی طرح سپورٹ نہیں کریں گے اور بے نقاب کریں گے۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: منسٹر صاحب کو آپ کے توسط سے میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری ہوتا ہے اور آئی جی پی صاحب اپنی فورس کے سربراہ ہیں، وہ جو بھی ہوگا تو وہ یہاں پر گیلری میں بیٹھے گا تاکہ وہ پوائنٹس لے۔ ٹھیک ہے کہ انہوں نے ہمیں جواب دینا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! (شور) میں یہاں پر چھوٹی سی، جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر چھوٹی سی مثال دینا چاہونگی۔ جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ اگر مجھے سن لیا جائے تو اس کے بعد اگر عاقل شاہ صاحب اپنی بات کر لیں تو بہتر ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر پوائنٹس لینے بہت ضروری ہوتے ہیں کیونکہ ہم جس محکمے کے متعلق بات کرتے ہیں تو انہوں نے پوائنٹس لے کے پھر اپنے وزیر سے بات کرنی ہوتی ہے، یعنی جو بھی محکمہ ہے اس کے سیکرٹری کو اور اگر پولیس کا محکمہ ہے تو اس کو بھی۔ دوسری بات یہ کہ یہاں پر ریٹائرمنٹ کے بارے میں بات ہوئی ہے۔ یہاں پر میں نے آئی جی پی صاحب کو Quote نہیں کیا بلکہ میں نے As a whole پورے صوبے کی بات کی ہے اور تمام ڈیپارٹمنٹس کے بارے میں بات کی ہے، میں نے صرف پولیس کی بات نہیں کی ہے تمام ڈیپارٹمنٹس کی بات کی ہے اور یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ کچھ ایسی روایات بھی ہیں کہ جن کو، جب ہم بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہاؤس کو اصولوں کے مطابق چلایا جائے اور پھر جب اپنی بات آتی ہے تو ہاؤس جو روایات کے مطابق چل رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھی روایات کو Adopt کیا جانا چاہیئے اور بری روایات کو چھوڑنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اب یہ بجٹ سیشن ہے، آپ بیٹھ جائیں جی۔

سید عاقل شاہ (وزیر سیاحت وثقافت): سپیکر صاحب! زۂ هم یوه خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! نو بیا میاں صاحب ہم کول غواړی، دا اوگورہ هغه هم لاس اوچت کړے دے۔

وزیر سیاحت وثقافت: سپیکر صاحب! لکه څنګه چه دے ورور خبره اوکړه، تو یہ لازم ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لازم نہیں ہے۔

وزیر سیاحت وثقافت: آپ لوگ بیٹھیں تو ضرور بیٹھیں مگر ہم جب اس ہاؤس میں بول ہی نہیں سکتے تو لازم ہے کہ لازم نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

وزیر سیاحت وثقافت: اگر وہ بیٹھیں تو یہ الگ بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ بات ایسی ہے کہ جو انسٹرکشنز میں ایشو کر رہا ہوں وہ صرف اپنے آنریبل منسٹرز کی 'ہیلپ' کیلئے تاکہ وہ ڈیپارٹمنٹ میں آپ کو، بیوروکریسی کا مجھے بھی پتہ ہے، آپ کو بھی پتہ ہے اور اپنی لیڈرشپ کا بھی پتہ ہے، ان کی Assistance کیلئے ان کا ادھر ہونا میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں۔ باقی بات جو کرے گا، جواب میرے معزز وزراء صاحبان دیں گے لیکن ان کی مدد کیلئے ان کا ادھر ہونا ضروری ہے۔ ان کو تھوڑا لگام تو دینا پڑے گا، ایسا 'فری ہینڈ' مت دیں ورنہ یہ گیلریاں پھر خالی پڑی رہیں گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی بس۔ میاں صاحب! مخکښے څو دا بلا ډیمانډز پاتے دی، اوس د دوئ نه تپوس کوم چه دوئ واپس اخلی که څه کوی جی؟

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: یره جی تاسو که احکامات جاری کوئ دا ستاسو خپل دائره اختیار دے او که مونږ تاسو ته څه تجویز درکوؤ نو دا د مینے یو اظهار دے۔ حالات چه کوم دی، مونږه په خپلو کښے ماحول خرابوؤ نه۔ چونکہ انہوں نے یہ بات کہہ دی تھی اور پولیس کے حوالے سے جو کچھ بھی ہوا ہے تو اس کیلئے انکوائری مقرر ہے، جو بھی Violation ہوئی ہے یا جو

کچھ بھی اس میں ہے تو اسی کے مطابق ان کو سزا دی جائے گی۔ جو بھی اس میں Violation ہوئی ہے تو اسی کو مد نظر رکھ کر انکوائری ٹیم جب رپورٹ دے گی تو رپورٹ کے جواب میں پھر ان کو سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اچھا ابھی اکرم خان درانی صاحب! یہ آپ کی پہلی کٹ موشن ہے جی، کیا کریں؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ووٹ کیلئے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: ایک منٹ جی، چونکہ بڑا اہم پوائنٹ ہے تو اس پر تھوڑا سا آپ ہمیں ٹائم دیں۔ میرے خیال میں یہاں پر گورنمنٹ کے سامنے جو بات ہم نے رکھی اور خصوصاً پھر میاں صاحب سے میری ذاتی بات بھی ہوئی اور ادھر بشیر بلور صاحب سے بھی تھوڑی سی خط و کتابت ہوئی، انہوں نے یہ محسوس کیا کہ تنخواہ کو مجھے اندازہ ہے کہ بڑھانا چاہیئے، یہاں پر میاں افتخار صاحب کی جو ایشورنس ہے تو میں ان کی بات کو یقیناً مانتا بھی ہوں جو یہاں پر انہوں نے اس ہاؤس کو دی اور مجھے امید بھی ہے کہ جو 'کمٹمنٹ' یا ایشورنس یہاں پر میاں افتخار صاحب نے دی تو اس پر عمل بھی کرینگے، ہم سب کا مقصد یہ ہے۔ میں نے اس کو یہ بھی کہا کہ اگر دو تین چیزوں پر آپ کٹ بھی لگاتے ہیں تو ہم تیار ہیں۔ ہم دیکھیں گے کہ کونسی چیز اس میں زیادہ ضروری نہیں ہے اور یہ ضروری ہے۔ مجھے ابھی تسلی ہو گئی ہے اس بات سے کہ یہ یقیناً ابھی اس میں اضافہ کریں گے انشاءاللہ اور اس پر میں گورنمنٹ کی طرف سے مطمئن ہوں۔ دوسری جو بات تھی تو وہ بھی میاں صاحب نے بڑی اچھی کی کہ اس کیلئے ایک انکوائری بیٹھی ہوئی ہے اور پھر میں چاہونگا، میں نے تو یہ گزارش کی تھی کہ اگر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دی جائے اور اس ہاؤس کو اعتماد میں لیا جائے، اس پر بھی گورنمنٹ غور کرے کہ اگر اس ہاؤس کی اپوزیشن اور گورنمنٹ کی کوئی کمیٹی بناتے ہیں لیکن اس کے بعد بھی اگر گورنمنٹ کی رپورٹ ہے تو میری درخواست ہو گی کہ وہ بھی اس ہاؤس میں پیش کی جائے، اگر اس کی رپورٹ آتی ہے تو ہم دیکھ لیں گے کہ اس میں کس حد تک Violation ہوئی ہے؟ باقی چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے ابھی ہمیں یہ امید دی گئی ہے کہ جو پچاس فیصد اضافے کی ہم نے درخواست کی ہے تو انہوں نے بڑے دل سے اس کو لیا ہے اور میاں صاحب نے یہاں پر جو بات کی، وہ بڑی ہمدردانہ بھی تھی اور مخلصانہ بھی تھی تو اس لئے میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سردار اورنگزیب صاحب! واپس لے رہے ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: Withdraw کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: Withdraw کر رہے ہیں؟
سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔
Mr. Speaker: Ji, withdrawn. Shah Hussain Sahib.
جناب شاہ حسین خان: واپس لے رہا ہوں۔
Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalandar Khan Lodhi.
حاجی قلندر خان لودھی: ایشورنس مل گئی ہے جی، Withdraw کرتا ہوں۔
Mr. Speaker: Withdrawn. Javed Abbasi Sahib, Javed Abbasi Sahib.
جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب! میاں صاحب نے جو بات کہی ہے تو میں اتفاق کرتا ہوں اور میں میاں صاحب کو بھی سلام کرتا ہوں کہ انہوں نے جرات سے کہا ہے کہ 'Yes' اور یہ اب میں منسٹر صاحب پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اپنا اعلان کب کرتے ہیں؟ میں اس کو واپس لیتا ہوں۔ اچھی بات اور روایت ہے کہ اگر ہم کوئی بات کہیں تو ہماری بات کو، ضروری نہیں ہے کہ ہم اپوزیشن نے کبھی For the sack of opposition معاملہ اٹھایا ہو، کبھی ایسا نہیں ہوا۔ جو بھی اچھی بات ہو گی تو اس کو سپورٹ کریں گے اور یہ بھی حکومت کی کارکردگی بہتر کرنے کیلئے کیا ہے۔ تو میں لاء منسٹر صاحب پر چھوڑتا ہوں کہ وہ کب اعلان کرتے ہیں اپنی بات کا لیکن میاں صاحب نے ایشورنس دے دی تو میں اپنی وہ واپس لیتا ہوں۔۔۔۔
Mr. Speaker: Thank you.
جناب محمد جاوید عباسی: میں نے عبداللہ صاحب کے بارے میں بات کی اور اس پر میں قائم ہوں۔
جناب سپیکر: شکریہ۔ حیات خان صاحب۔
Mr. Hayat Khan: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak.
ملک قاسم خان خٹک: لکه څه رنګ چه زمونږه مشر اوویئیل او دوئ ایشورنس ورکړو، دا نمونه زهٔ حکومت ته نشاندهی چه دا کومه مو کړے ده او زهٔ بیا دا ریکویسټ کوم چه ګوره د پولیس دا خپل اصلاحات د کم از کم په دیکښے یقینی شی۔۔۔۔
جناب سپیکر: انشاءاللہ۔
ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، یو منټ جی۔ جناب والا، زمونږ په ګورګوری کښے، هغه ورځے د اسمبلئ په فلور باندے مونږ ته چه کومه یقین دهانی راکړے

شوے وہ، مونږ نه تر اوسه پورے پوښتنه اونه شوه۔ په سوؤنو خلقو باندے ایف آئی آر درج دے لکه څه رنګ نصیر محمد اووئیل، په دهشتګردئ کښے هغوی تر اوسه پورے په جیلونو کښے دی او حکومت هیڅ قسم ته تِس نه مس نه شو، حالانکه مونږ او میاں نثار ګل ته ئے باقاعده یقین دهانی کړے وه نو مونږ دا غواړو د هغے بوګس ایف آئی آر د تدارک اوشی او د هغے نه بعد جناب والا، زمونږ خپل یو رشته دار دے-----

<u>جناب سپیکر</u>: اوس دا ایشورنس تاسو د هغه منئ که نه جی؟

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: مصطفیٰ ایکس نائب ناظم سر، په پروا کښے، ایس ایچ او پروا چه کوم دے جی، چه تاسو کرک ته راغلے وے تاسو تګی وے اوبه نشته۔ دلته کښے ګوره هغه په ناحقه تنګوی----

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک شوه جی۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: نو دا نمونه خبرے چه دی، دا مونږه ریکویسٹ کوؤ چه پولیس کښے اصلاحات راولو، د پولیس د دے پاسداری اوکړو۔ شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی، Withdrawn۔ مفتی سید جانان صاحب خو مخکښے Withdraw کړے وو کنه، تاسو خو Withdraw کړے دے کنه؟

<u>مفتی سید جانان</u>: او جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Ms. Nighat Yasmin Bibi.
<u>Ms. NighatYasmin Orakzai</u>: Withdrawn.
<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Now the question before the House is that Demand No. 10 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The honourable Minister for Law, to please move his Demand No. 11.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: مہربانی جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ انچاس کروڑ، چھیاسٹھ لاکھ، تئیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that a sum not exceeding rupees fortynine crore, sixtysix lac, twentythree thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Administration of Justice.

Cut Motions on Demand No. 11: Dr. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 11.

Dr. Iqbal Din: Withdrawn Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib. Not present, lapsed. Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 11.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 11 میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 11.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی عزت کی خاطر اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں، آپ کا رویہ بہت اچھا ہے ماشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank you. (Laughter) Withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his cut motion. Mr. Abdul Akbar Khan, not present, lapsed. Mr. Javed Khan Abbasi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 11. Not present, lapsed. Malik Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 11.

جناب حیات خان: میں Withdraw کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 11.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب۔ وزیر عدل و انصاف د صوبے بهترین وزیر دے، واپس اخلم د دۂ پہ حق کبنے۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you ji. (laughter) Muhammad Anwar Khan Advocate, not present, lapsed. Ms. Nighat Yasmin Bibi, Nighat Bibi. Not present, lapsed. Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib. هم یو کٹ موشن دے ستا سو جی۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: سر، میرے خیال میں اکیلا اچھا نہیں لگتا تو اس لئے۔ ارشد صاحب بہت ہی بہترین انسان ہیں اور ویسے بھی عدل وانصاف عوام کو فراہم کرنے کیلئے ہمیں یہ کٹ موشنز، اس کٹ موشن کو پہلے میں نے Withdraw نہیں کیا ہے، بد قسمتی سے میں مطالبہ زر نمبر 10 پر تھوڑا سا باہر گیا تھا تو اس کو میں پیش نہیں کر سکا ہوں۔ اس پر میرے کچھ Reservations بھی تھے اور میں بولنا بھی چاہتا تھا، بہر کیف آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا صرف اس توسط سے کہ اس بات پر اس سیشن میں مجھے تھوڑا سا موقع عنایت فرما دیں تاکہ میں ہاؤس کو وہ باتیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے گوش گزار کرنی چاہیئں، اسی طرح جناب کے بھی اور حکومت کے بھی، کہ میں نوٹس میں لاؤں۔ اگرچہ Related پولیس سے تھی لیکن اس کٹ موشن کو میں Witdraw کرتا ہوں، واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Now the question before the House is that Demand No. 11 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

ابھی چونکہ نماز کا وقت ہو چکا ہے تو 'ٹوینٹی منٹس' کیلئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے اور چائے بھی پرانے ہال میں اکٹھے پیئں گے۔ شکریہ جی۔

(اس مرحلہ پر اجلاس نماز اور چائے کیلئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: کدھر ہے، لاء منسٹر صاحب کدھر ہے؟ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

The honourable Minister for Higher Education, Khyber Pukhtunkhwa, to please move his Demand No. 12.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ سپیکر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب، ستانوے کروڑ، اسی لاکھ، اٹھانوے ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees two billion, nintyseven crore, eighty lac, nintyeight thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Higher Education.

Cut Motions on Demand No. 12: Mr. Akram Khan Durrani Sahib. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 12.

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، زۀ د ایک سو روپئ د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Dr. Iqbal Din Fana Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only.

ڈاکٹر اقبال دین: واپس اخلمه سر۔

جناب سپیکر: واپس، Withdrawn۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ چائے، ٹی بریک کے بعد میں فریش ہوتا لیکن ادھر اتنی لمبی گپ شپ ہوئی کہ (قہقہہ)

Mr. Israrullah Khan Gandapur. Not present, lapsed. Mian Sanaullah Khan Miankhel Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 12. Not present, lapsed. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، یقیناً دا محکمه خو ډیره قابل اصلاح ده او خبرے پکښے هم ډیرے دی خو چونکه دا منسټر صاحب یو ډیر محنتی وزیر دے او زۀ پرامید یم، پرامید یمه چه انشاء الله دوئ به په خپله محکمه کښے اصلاحات کوی، لهذا زۀ خپل تحریک واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Withdrawn. Janab Kushdil Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 12. Mr. Kushdil Khan Sahib.

Mr. Kushdil Khan Advocate(Deputy Speaker): Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker! I want to withdraw it.

Mr. Speaker: Withdrawn. Thank you, withdrawn. Ms. Saeeda Batool Bibi.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب، میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hunderd only. Mr. Shah Hussain Alai, Mr. Shah Hussain Alai Sahib.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں پچاس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پیش کرتے ہیں۔ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Fazalullah Sahib.

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، قاضی صاحب وائی چہ ستا کالج لہ بہ زۂ لیکچرران ورکومہ نو زۂ واپس اخلم۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib. Not present, lapsed. Malik Hayat Khan, please.

جناب حیات خان: قاضی صاحب خبرہ کوی چہ پہ دے پندرہ کالجز کبنے بہ یو کالج ستا حلقے تہ در کومہ نو د ھغے پہ وجہ مے واپس کړو۔

جناب سپیکر: نو دا ھغہ کوی کہ تا اووئیل؟

جناب حیات خان: دا قاضی صاحب اووئیل۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, Ji.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب، میں پچیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty five thousand only. Mr. Munnawar Khan Advocate Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، قاضی صاحب پہلے سے کہہ رہے ہیں کہ آپ Withdraw کر لیں تو ٹھیک ہے Withdraw کر لیتے ہیں۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Wthdrawn?

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی ہاں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مفتی کفایت اللہ صاحب تو رخصت لے کر گئے ہیں جی۔ مفتی سید جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: زۀ جی د ایک کروړ دس لاکھ روپئ د کټوتئ تحریک پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore, ten lac only. Mr. Muhammad Anwar Khan. Not present, lapsed. Mr. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں پانچ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Ms. Nargis Samin Bibi.

بیگم نرگس ثمین: جناب سپیکر، میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ جی؟

بیگم نرگس ثمین: ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Ms. Nighat Yasmin Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn. Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib.

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب! یو منټ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکښې کیدے نه شی جی۔

مولوی عبیداللہ: دا کومه خبره چه روانه ده د دے په دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هں جی؟

مولوی عبیداللہ: چه دا کومے خبرے روانے دی هم د دے متعلق خبره کومه جی۔ یو منټ۔۔۔۔

جناب سپیکر: هم دے خبرو کښے دا طریقه وه چه دا کوم دے نورو کټ موشنز کښے دا روپئ او پینځه روپئ چه ایږدی دا صرف دے بحث کښے د ننوتو د پاره وی جی۔ اکرم خان، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب ڈیرہ مننہ۔ محترم سپیکر صاحب! چونکہ ہائر ایجوکیشن جو ہے، ایک ہے پرائمری ایجوکیشن اور ایک ہے ہائر ایجوکیشن جو کہ بنیاد ہے ایک قوم کی تعمیر کیلئے اور یہی سے پھر لوگ نکلتے ہیں، مختلف سائڈز پر جاتے ہیں، Politician بھی بنتے ہیں، انجینئرز بھی بنتے ہیں، ڈاکٹرز بھی بنتے ہیں، چونکہ ابھی ہائر ایجوکیشن کی بات ہے، میں نے بجٹ سپیچ میں بھی کچھ تجاویز دی تھیں اور ابھی بھی کوشش کرونگا کہ اسی کو Repeat کروں کیونکہ اس پر پھر مجھے وہ جواب نہیں ملا جو کہ مجھے اندازہ تھا کہ کچھ گورنمنٹ کی طرف سے مل جائے گا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے اس وقت بھی بات کی تھی کہ اٹھارہویں ترمیم اور این ایف سی کے بعد ابھی وفاق سے اتنی توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ ہمارے لئے ایجوکیشن میں اتنے زیادہ فنڈز دینگے جس سے ہماری یونیورسٹیاں چلیں گی اور ویسے بھی وفاقی حکومت نے پچھلے سال ہائر ایجوکیشن کیلئے بائیس ارب روپے تھے اور اس سال انہوں نے پندرہ ارب روپے رکھے ہیں جو کہ سات ارب کی کٹوتی کی ہے۔ میرے خیال میں اور مجھے جو اندازہ ہے کہ گورنمنٹ کی پورے ملک میں 128 یونیورسٹیاں ہیں جن میں غریب لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور پھر ان یونیورسٹیوں میں پندرہ یونیورسٹیاں ہمارے خیبر پختونخوا کی یونیوسٹیاں ہیں جن میں نو بالکل نئی یونیورسٹیاں ہیں اور اس میں چار پانچ پرانی یونیورسٹیاں ہیں تو یہاں پر جب بجٹ میں ہم نے دیکھا، اس کا جواب بھی صحیح نہیں دیا گیا، میں نے اس پر اعتراض نہیں کیا تھا کہ اگر مردان کی یونیوسٹی کیلئے پیسے رکھے ہیں تو میں نے اس کو خوش آئند قرار دیا تھا کہ رکھنے چاہیئے بلکہ مردان کی یونیورسٹی کو اس سے بھی زیادہ چونکہ ایک نئی یونیورسٹی ہے اور میں نے سوات کی اسلامک یونیوسٹی کو بھی سپورٹ کیا تھا کہ اس کیلئے اس سے بھی زیادہ پیسے دینے چاہیئے۔ میں نے صرف بات یہ کی تھی کہ گورنمنٹ جو ہے اگر اس کو نظر انداز کرے گی، جو یونیورسٹیاں ہیں ان کے فنڈ پر وفاقی حکومت کٹ لگائے گی اور اگلے سال مزید بھی، اس سال بھی سات ارب کی کٹوتی کی ہے، پھر ہمارے وہ لوگ جو کہ غریب ہیں، جو پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں فیس نہیں ادا کر سکتے اور وہ وہاں پر اسی روپے / دو سو روپے جو کہ فیس ہے گورنمنٹ یونیورسٹی کی، اس میں وہاں پر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور وہ یونیورسٹیاں ہیں بھی ان 'بیک ورڈ' ایریاز میں، جہاں پر بہت غریب لوگ ہیں، میں اگر مثال دے دوں کہ گومل یونیورسٹی ہے، بنوں سائنس و ٹیکنالوجی یونیورسٹی ہے، کوہاٹ یونیورسٹی ہے، ملاکنڈ یونیورسٹی ہے، ہزارہ یونیورسٹی ہے اور یہاں پشاور میں بھی نئی یونیورسٹیاں ہیں، خواتین یونیورسٹی ہے، میڈیکل یونیورسٹی ہے، اگر ان یونیورسٹیوں کو آپ فنڈز نہیں دیں گے تو وہی پرانا طریقہ ہو گا جو لوگ

اپنے بیٹے کی تعلیم کیلئے زمین بیچتے ہیں اور وہ ڈی آئی خان سے بھی آئیں گے، بنوں سے بھی آئیں گے، کوہاٹ سے بھی آئیں گے، ملاکنڈ سے بھی آئیں گے اور ہزارہ سے بھی آئیں گے۔ پہلے بھی ماؤں نے اپنے بچوں کیلئے اپنے زیورات بیچے ہیں اور اس پر تعلیم حاصل کی ہے۔ مجھے جو اندازہ ہے کہ ان یونیورسٹیوں پر 50% جو تنخواہ کا اضافہ کیا گیا ہے، وہ یونیورسٹی ابھی وہ 50% اضافہ دیں گے جو تنخواہ میں ہے اور مزید صوبے کی طرف سے بالکل اس کو مکمل نظر انداز کیا گیا ہے۔ میری یہی ایک گزارش ہے کہ یہ جو سلسلہ ہے کہ ہم پرائمری سکول بنائیں گے، ہم مڈل سکول بنائیں گے، ہائی سکول بنائیں گے، کالجز بنائیں گے لیکن ساتھ ساتھ Facilities کیلئے جو 'بیک ورڈ' اضلاع ہیں ان میں یونیورسٹیاں بھی ہیں، اگر ان یونیورسٹیوں کو آپ بند کریں گے تو تعلیم ادھوری رہ جائے گی، اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ گورنمنٹ اس پہ نظر ثانی کرے۔ میں نے کہا کہ یہاں پر تقریباً صوبے میں پندرہ یونیورسٹیاں ہیں تو ان یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کو آپ بلالیں اور چیف منسٹر کی سربراہی میں ایک میٹنگ ہو، ہمارے ہائر ایجوکیشن کا منسٹر بھی ساتھ ہو، تو ان وائس چانسلروں کو آپ لوگ ذرا سنیں۔ میرے پاس ایک ایک وائس چانسلر خود آیا ہے یا ٹیلیفون کیا ہے اور انہوں نے مجھے یہ کہانیاں سنائی ہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں بند ہو جائیں گی اور وہاں پر تکلیف یہ ہو گا کہ جب یونیورسٹیاں بند ہو جائیں گی تو پھر وہاں پر، تو اسی حوالے سے میری گزارش یہ ہے کہ اس بات کو نظر انداز نہ کریں، اگر آپ مقابلے میں اپنے صوبے کو لے آتے ہیں تو آپ کے پاس تعلیم ہی ایک معیار ہے اور وہ کوالٹی ایجوکیشن ہے، تو اسی بنیاد پر میں دوبارہ یہی گزارش کرونگا، بہت اچھی بات ہے کہ سکولوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے، فرنیچر کیلئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں اور باقی جو ضروریات ہیں، جو کالجوں میں ہیں، سکولوں میں ہیں، پرائمری سکولوں میں ہیں، وہ بھی ٹھیک ہے لیکن جو 'مین' اور ایک بڑا مسئلہ ابھی ہمارے سامنے آرہا ہے، وہ ہے ہماری یونیورسٹیاں، تو پلیز گورنمنٹ اس کو سنجیدگی سے لے اور وائس چانسلرز کو بلا کر ان کے ساتھ ایک میٹنگ کرلیں اور پھر ایک قرارداد یہاں پہ ہم لائیں، میں تجویز دیتا ہوں کہ ہم وفاقی گورنمنٹ کو ایک متفقہ قرارداد اس صوبے کی طرف سے پاس کریں کہ یہاں پر دہشت گردی ہے، یہاں پر ہمارے تعلیمی ادارے کافی تباہ ہوئے ہیں تو خدا کیلئے آپ خصوصی طور پر ہماری جو پندرہ یونیورسٹیاں ہیں ان کو آپ ملک کے اور یونیورسٹیوں سے الگ رکھیں کیونکہ یہاں پر ہم War میں ہیں اور اگر آپ باقی ملک کے ساتھ ہمیں ایڈجسٹ کریں گے تو ہم، میں یہ بھی اس ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اس ملک میں آج کیری لوگر بل ہے یا جو کچھ بھی آرہا ہے، خواہ وہ صحت کے حوالے سے ہے یا ایجوکیشن کے

حوالے سے ہے مگر وہ دہشت گردی کے نام پر آرہا ہے اور یہاں پر یہ جو خون ہے، یہ ہمارے بھائیوں، ماؤں اور بہنوں کا بہہ رہا ہے، ابھی دہشت گردی کے نام پر جو سوات کیلئے آرہا ہے، جو تعلیم کیلئے آرہا ہے تو خدارا ہم یہاں سے ایک متفقہ قرارداد جس میں، اسی ہاؤس میں آخر میں آپ لاتے ہیں یا جو بھی آپ اس کیلئے ٹائم رکھتے ہیں لیکن خصوصاً یونیورسٹیوں کیلئے ہم وفاقی گورنمنٹ سے التجا کریں کہ اس صوبے کے حال پر آپ نظر ثانی کریں اور ہماری جو یونیورسٹیاں ہیں، ان کیلئے آپ خصوصی فنڈ کا انتظام کریں۔ میری یہی گزارشات تھیں، اگر گورنمنٹ میرے ساتھ اس قرارداد پر متفق ہے تو پھر اس پر مل بیٹھ کر ایک قرارداد ہم لا سکتے ہیں تاکہ صوبے کی ایک آواز وہاں پر ہم پہنچا سکیں اور مجھے امید ہے کہ اس قرارداد سے پھر ان لوگوں کے ذہن میں ایک بات آجائے گی اور میں صوبے کو بھی دوبارہ گزارش کرونگا کہ ان یونیورسٹیوں کیلئے آپ بھی تھوڑا سا کچھ رکھیں کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ قاضی صاحب! واقعی یہ ایک اہم ایشو ہے تو اس کو ذرا سیریس لینا ہوگا۔ قرارداد یا جو بھی ہوگا، بجٹ سیشن کے بعد وہ جس طرح آپ۔۔۔۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> جناب سپیکر! ابھی دے دیتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، سب سن کے پھر دے دیں، یہ اہم ایشو ہے اور اس پر ضرور ایکشن لینا چاہیئے۔ سعیدہ بتول بی بی۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں ایک وضاحت کرنا چاہونگی یعنی میں اس محکمے کی بے قاعدگیاں اور Violation وغیرہ کی بات کرونگی اور اس میں میرا مقصد منسٹر صاحب پر ذاتی 'اٹیک' کرنا یا ان کی ذات کو نشانہ بنانا ہرگز نہیں ہے، منسٹر صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں، یہاں کرپشن چونکہ ہمارے سسٹم کا حصہ ہے، رچ بس گئی ہے کرپشن تو منسٹر صاحب اسی میں ضم ہو گئے ہیں، ہمارے منسٹر صاحب بھی اسی کا ایک حصہ ہو گئے ہیں۔ خدانخواستہ منسٹر صاحب اس کا حصہ نہیں ہیں لیکن میں سسٹم کی بات کرونگی کہ یہاں پر ایجوکیشن میں اور ہر محکمے میں ریفارمز کی ضرورت ہے، ریفارم پروگرام لانے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایجوکیشن میں، حکومت کو دو سال اور ابھی یہ تیسرا سال ہے، جیسا کہ میں بات کرتی ہوں تو اس میں ہم ان کی یہی ترقی دیکھ رہے ہیں کہ سیاسی بنیادوں پر پوسٹنگز اور ٹرانسفرز ہی ہو رہی ہیں اور گزشتہ سات سال سے سات ہزار 'ویکنٹ' پوسٹیں پڑی ہیں، تعلیمی ادارے خالی ہیں اور جہاں پر اگر بھرتیاں کی بھی جاتی ہیں تو وہاں اساتذہ کو سیلریز نہیں مل رہیں اور

اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ فنڈ نہیں ہے۔ محکمہ اتنا غریب ہوگیا ہے کہ ٹیچرز کو تنخواہ نہیں دے سکتا تو بات پھر وہی شاہ خرچیوں کی آ جاتی ہے۔ کل ایک حیران کن بات سننے میں آئی کہ ہمارے لاء منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم اپنے دفتر میں چائے کے پیسے اپنی جیب سے دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جب کابینہ کی تشکیل ہوئی تو ہمارے سامنے لسٹ آئی اور ایک کتابچہ بھی ہماری نظروں سے گزرا جس میں وزراء کی بہت لمبی چوڑی مراعات، 'انٹرٹینمنٹ' الاؤنس، اس میں 'انٹرٹینمنٹ' الاؤنس بھی تھا اور وہ ہماری نظروں سے گزرا تو مجھے بہت افسوس ہے کہ ہمارے لاء۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بی بی! ابھی اس ہائر ایجوکیشن کے متعلق کوئی بات کریں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: لاء منسٹر صاحب کو کیوں نہیں دیا؟

جناب سپیکر: ہاں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: ہائر ایجوکیشن کی یہی بات ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بجٹ، بجٹ پر، ہائر ایجوکیشن تک محدود رکھیں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جی، وہ میں نے اس لئے وضاحت کی جناب سپیکر کہ میری بجٹ کی تقریر کو ایک وزیر موصوف نے بالکل اپنی ذاتی انا کا مسئلہ بنالیا اور ساری کرپشن اپنے محکمے میں ڈال لی، میری یہ وضاحت اس لئے ضروری تھی کہ یہاں پر یہ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: پبلک سروس کمیشن کی بات آئی ہے اور پبلک سروس کمیشن کا جو پراسس ہے وہ بہت Slow ہے تو اس کا ہونا یہ چاہیئے کیونکہ جب ایک طرف انتظار کیا جاتا ہے۔۔۔۔

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر برائے امور حیوانات): جناب سپیکر! ایک منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ صرف اس تک محدود رکھیں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جی، میں اس 'ٹاپک' ہی پر بات کر رہی ہوں، 'ٹاپک' سے Related کہ جو کنٹریکٹ پر دوسرے اساتذہ بھرتی کیے جاتے ہیں اور انتظار کیا جاتا ہے تو جب پبلک سروس کمیشن سے یہ ٹیچرز آتے ہیں تو بہت سارے لوگ بے روزگار بھی ہو جاتے ہیں۔ یہاں یہ ہونا چاہیئے کہ پبلک سروس کمیشن کو Modify کریں اور تعلیم کو اس سے الگ رکھیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہونگی کہ تعلیم کو علیحدہ کیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! پبلک سروس کمیشن کا اس کے ساتھ کیا وہ ہے؟ آپ ہائر ایجوکیشن پر بات کریں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: نہیں، میری یہ گزارش ہے کہ ہائرایجوکیشن کو پبلک سروس کمیشن کا۔۔۔۔۔

وزیر برائے امور حیوانات: جناب سپیکر! ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی جگہ بشیر بلور صاحب بات کریں گے، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں، آپ کی جگہ اور بات۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ ان کی بات سنیں۔ پرسوں یہاں پر ان کی آپس میں ایک بات ہوئی تھی تو اس حوالے سے منسٹر صاحب اپنا کوئی 'پوائنٹ آف ویو' دینا چاہتے ہیں، کوئی 'سوری' کرنا چاہتے ہیں تو ان کو اگر موقع دے دیا جائے کیونکہ خواتین کے متعلق بات ہوئی تھی، اگر آپ ان کو موقع دے دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ختم ہوگئی؟

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: نہیں سر، میری بات ختم نہیں ہوئی، میری بات جاری ہے اور میرے کچھ پوائنٹس رہتے ہیں۔ میرے پوائنٹس یہ ہیں کہ اس بجٹ تقریر میں پی ایچ ڈی کا بھی ذکر ہوا ہے کہ پچاس لوگوں کو پی ایچ ڈی کیلئے بھیجا جارہا ہے اور پی ایچ ڈی کیلئے ابھی بھی فنڈ مختص کیا جاچکا ہے، تو میں یہاں یہ کہنا چاہونگی کہ یہاں پر ہزاروں لوگوں کو پی ایچ ڈی کروالیں لیکن اس کا فائدہ کچھ نہیں ہے کیونکہ ہمارے صوبے میں پی ایچ ڈی افراد سے کام نہیں لیا جاتا۔ پی ایچ ڈی لوگوں کی، یہاں پر یہ کوئی میں اپنے 'ہزبینڈ' کی پی ایچ ڈی کی بات نہیں کررہی ہوں بلکہ میں جنرل بات کررہی ہوں، تمام محکموں کی پی ایچ ڈی کی بات کررہی ہوں کہ جو پی ایچ ڈی افراد ہیں ان سے کام نہیں لیا جاتا اور یہ محض پیسے کا ضیاع ہے۔ جناب سپیکر، یہ حکومت تو دو سال کی ہے، اس کے بعد احتساب ہوگا، حقائق سامنے آئیں گے، تاریخ لکھی جائے گی اور یہی لوگ، ابھی ہمیں اس کو Seriously لینا چاہیئے، یہاں پر Mind set نہیں ہے اور یہاں پر پی ایچ ڈی لوگوں کی قدر۔۔۔۔۔

وزیر برائے امور حیوانات جناب سپیکر۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: 'جنرلی' میں بات۔۔۔۔۔

وزیر برائے امور حیوانات: نو هغه دا ده چه تر ټولو پورے چه زما د ذات په باره کښے، زما د پارټئ، د پارټئ د ليډر په باره کښے يا زما د ډيپارټمنټ په باره کښے څوک خبره نه کوی نو زۀ خاموش ناست يم، دغه وخت کښے جی تاسو ته معلومه وه چه ستاسو ذاتی دغه باندے هم 'اټيک' اوشو، په فخر افغان باچا خان بابا باندے هم داسے خبرے اوشوے چه۔۔۔۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! ذرا 'سیریس' سنیں۔

وزیر برائے امور حیوانات: بیا د هغے نه وروستو جی د ډیپارټمنټ په باره کښے هم داسے دغه اوشو چه هغه لږ نامناسب الفاظ وو نو ما جی هغه خبره پوره کړے نه وه، پوره کړے مے لا نه وه او دا راپاڅیدله، هغه خبره که ما پوره کړے وے نو بیا دومره غلط فهمی نه شوه پیدا کیدے خو هغه خبره چونکه ما نه وه پوره کړے او دوئ پاڅیدل نو زهٔ دا وایمه چه یره هغے کښے که څه داسے الفاظ دغه شوے وی او په هغے دوئ ته درد رسیدلے وی یا دوئ پرے څه محسوس کړے وی نو د هغے مونږه معذرت کوؤ (تالیاں) او مونږه دا وایو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر برائے امور حیوانات: مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: میں پچیس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: واپس ؟

ملک قاسم خان خٹک: پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

ملک قاسم خان خٹک: پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: دا خو ملک صاحب! مخکښے پیش شوے دے اوس که واپس اخلئ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: نه نه، نه اخلم، دا زهٔ چرته واپس اغستے شم، د دے سره خو۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ جی، شروع شئ۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه۔ جناب سپیکر، ما خو وئیل چه جناب والا، هائر ایجوکیشن ډیره اهم محکمه ده او په دے باندے به مونږه خامخا خبرے کول غواړو ځکه چه زهٔ د داسے ضلعے سره تعلق لرم چه هغه د نیلام گھر کوئسچن دے او تعلیم یافته ضلع ده۔ د تعلیم Ratio هلته ډیره زیاته ده خو زهٔ افسوس کوم

چه هغے ته بالکل توجه نه ده ورکړے شوے۔ دے هاؤس یو متفقه قرارداد پاس کړے دے چه کرک کښے 'فل فلیجډ' یونیورسټی او د هغے نه مخکښے چه کوم کیمپس دے هغه د فوری کهلاؤ شی او زهٔ نه پوهیږم شپږ اووه میاشتے اوشوے چه په هغے باندے تر اوسه څومره پورے هائر ایجوکیشن عمل اوکړو؟ ویزټ د کرک ضلع اوشول خو تر اوسه پورے څه نه دی شوے۔ دغه نمونه لتمبر چه هغه ډیره تعلیم یافته علاقه ده، د هغے په باره کښے په لندن کښے چه بی بی سی 'ورلډ' ته لاړ شئ، They will ask you that from where are you; are you from Latamber? او دا دومره چه Educated people، جناب والا، دا تیر کال چه کوم دے یو کالج منظور شو چه هغه د لتمبر د پاره وو، نو زهٔ داوایم چه په کومه علاقه کښے چه تعلیم عام وی او د تعلیم ډیر زور وی نو پکار دا ده چه هغے ته توجه ورکړے شی، دا نه چه کومه علاقه کښے تعلیم نشته دے او هغے ته زیاته توجه ورکړے شی۔ کرک په تعلیم کښے، په هائر ایجوکیشن کښے بالکل پاتے دے جی، د کرک یونیورسټئ په باره کښے زهٔ قاضی صاحب ته دا ریکویسټ کوم چه دوئ څه پیش رفت اوکړو، متفقه قرارداد وو، چه د دے اسمبلئ د دوئ سره څومره قدر دے؟ ډیره مهربانی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زهٔ جی، منسټر صاحب ته یو څو گزارشات وړاندے کوم۔ په هنگو کښے جی دوه کالجونه دی چه یو په ټل کښے دے او یو په هنگو کښے دے جی۔ دواړه کالجونو کښے، اخبارونو کښے جی بار بار راغلے دی، په هغے کښے بالکل سټاف نشته دے، نو زما به منسټر صاحب ته دا گزارش وی چه د هنگو هسے هم غم ځپلی او تکلیف ده خلق دی او تکلیف ورته رسیدلے دے نو دا وعده د زمونږ سره اوکړی چه هغے ته به زهٔ کوشش کوم او حتی الامکان به سټاف پوره کوم۔ زهٔ به د دے کوئسچن په شرط Withdraw یم بیا۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ زما تاسو ټولو ته دا گزارش دے جی، لکه څنگه داسے مختصر مختصر مفتی صاحب خبره اوکړه، دا اوس زمونږه دولسم نمبر ډیمانډ دے جی نو لږ د ټائم پابندی اوکړئ چه په دے ټولو باندے که تاسو خبرے کول غواړئ۔ ما خو وئیل که تاسو نن لږ کوشش اوکړئ نو سبا له به چهټی درکړو خو

زما په خیال چهتې تاسو نه غواړئ۔ نصیر محمد خان صاحب! مختصر وایئ، 'ټو دی پوائنټ' خبره کوئ جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہائرایجوکیشن میں اے ڈی پی کی کتاب میں اے ڈی پی نمبر 57 دیکھنے پہ معلوم ہوتا ہے کہ "Establishment of Government Colleges in Khyber Pakhtunkhwa. Phase-I, 1246.260. The Establishment of Government Colleges in Khyber Pakhtunkhwa. ADP No.58. 626.995" نمبر 3 پہ آتے ہیں، تر سٹھ پہ کہ "The Establishment of Government Colleges in Khyber Pakhtunkhwa. Phase-III, on need basis. 2406.000" اس طرح کل ملا کر 4269.255 ملین انہوں نے رکھے ہوئے ہیں For establishment of Degree Colleges۔ میری استدعا ہے کہ خیبر پختونخواتین حصوں پہ مشتمل ہے: ایک جنوبی علاقہ جات ہیں، ایک درمیانی علاقہ جات ہیں اور ایک شمالی علاقہ جات ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے اتنا پوچھنا چاہونگا کہ ان کے ذہن میں جنوبی اضلاع کیلئے اس رقم میں سے کتنے کالجز رکھنے کا خیال ہے اور وہ جنوبی اضلاع کو کس اے ڈی پی میں کتنے کالجز بننے کیلئے گرانٹ دیں گے؟ شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔ نرگس ثمین بی بی۔

محترمہ نرگس ثمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، صوبے میں سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں کا حال آپ کے سامنے ہے اور نتیجتاً پرائیوٹ سکولز اور یونیورسٹیاں دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہیں، نئے نئے کالجز اور یونیورسٹیاں بن رہی ہیں جن میں عوام بھاری فیسیں دے کر داخلے لے رہے ہیں۔ وجہ سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں کی غیر معیاری تعلیم اور حاصل کردہ ڈگریوں پر نوکریوں کا نہ ملنا، سیاست عام، تعلیم و تربیت نا پید، آوے کا آوا بگڑا، اس کے علاوہ پی ایچ ڈی سٹوڈنٹس کیلئے جو فنڈر کھا گیا ہے، میں اس میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس میں میرٹ کو نظر انداز نہ کریں۔ غریب لوگوں کے بچے جو میرٹ پہ آتے ہیں تو ان کو لیں۔ ایک دفعہ میں ہائرایجوکیشن کے آفس اسلام آباد میں بیٹھی ہوئی تھی، میں تقریباً ایک گھنٹہ وہاں بیٹھی ہوئی تھی، میں دیکھ رہی تھی کہ وہاں پہ جتنا بھی سٹاف تھا تو سب اپنے Relatives، رشتہ دار، بچوں اور بچیوں کے نام دے رہے تھے تو میں حیران تھی اور میں نے کہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرٹ کو نظر انداز کر کے یہ لوگ اپنے رشتہ داروں کو بھیجتے ہیں، یہ تو بہت غلط بات ہے۔ میں سیدھا ڈائریکٹر کے پاس گئی، ڈائریکٹر نے کہا بی بی! میں تو Lawyer ہوں، میرا تو ایجوکیشن

کے ساتھ کوئی کام نہیں ہے، ان کے پاس کوئی بندہ نہیں تھا تو انہوں نے مجھے یہ پوسٹ دے دی۔ تو اس طرح کے کام ہائر ایجوکیشن والے کرتے ہیں تو دوسرے لوگوں سے ہم کیا توقع رکھیں گے؟ شکریہ۔

Mr. Speaker: Qazi Asad Sahib, honourable Minister for Higher Education, please.

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: تھینک یو۔ سپیکر صاحب، محترم لیڈر آف دی اپوزیشن، جناب درانی صاحب نے جس طرف اشارہ کیا ہے کہ یونیورسٹیوں کی فنڈنگ پہ کٹ لگا رہے ہیں اور یہ مستقبل کیلئے کوئی اچھا شگون نہیں ہے تو بالکل جی ہم حمایت کرتے ہیں۔ اس طرح کرتے ہیں کہ ایک کمیٹی بنادیں جو بیٹھ کر اس ریزولیوشن پر کام کرلے اور پھر اس کو Unanimously یہاں سے پاس کروادیں کیونکہ کوالٹی ہائر ایجوکیشن ہمارے مستقبل کا ایک بہت اہم ستون ثابت ہوگا۔ سر، سعیدہ بتول صاحبہ نے جو باتیں ادھر کی ہیں، پہلے تو میں ان کو ایک بات Clarify کردوں اور مجھے یقین ہے کہ ان کو پتہ بھی ہوگا کہ 'انٹرٹینمنٹ' الاؤنس ہمیں کوئی نہیں ملتا اور چونکہ کام، میں جتنی کوشش کر رہا تھا، جو بات میرے ذہن میں اور جو میں سمجھ سکا تو میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا جی، انہوں نے بتایا کہ کرپشن بڑی پھیل گئی ہے اور اس کو Tackle کرنا چاہیئے۔ سپیکر صاحب، میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ میرا کوئی بھی معزز رکن چاہے وہ بھائی ہو، بہن ہو یا جنرل پبلک، میرے ڈیپارٹمنٹ میں ان کو پتہ چلے کہ وہاں پہ کرپشن ہے تو اس کی نشاندہی کرے اور میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم ان لوگوں کو سخت سے سخت سزادیں گے اور جتنے بھی میرے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں تو میں ان کو بھی یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنی اولاد کی قسم ہے کہ ہم ایک پائی کی کرپشن نہیں کرتے تو انشاءاللہ تعالیٰ۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: We really appreciate it Qazi Sahib. Thank you.

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: تھینک یو سر۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ کسی اور کو بھی نہیں کرنے دینگے۔ سر، میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ دفتروں میں ایک موڈ بنا ہوا ہے جس کو میں ضرور ایڈمٹ کرتا ہوں کہ انفارمیشن Leak کردیتے ہیں۔ ابھی تو اللہ کے فضل سے ہم نے بڑی سختی سے ٹرانسفرز پر پابندی لگائی ہوئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہم سیشن کے دوران تبادلے نہیں کرتے لیکن جب شروع میں کیے بھی تھے تو رات کو خفیہ پروپوزل بناتے تھے۔ اس سے پہلے اساتذہ کو خبر ہوجاتی تھی کہ جلدی آئیں آپ کا تبادلہ ہو رہا ہے تو اس کو بھی میں کرپشن سمجھتا ہوں۔ پھر میں نے اس پر بھی بڑی سختی سے نوٹس لیا اور انشاء اللہ تعالیٰ کرپشن کیلئے جو

جو بھی مجھ سے ہو سکے گا تو ہم اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ سر، یہ بی بی کہتی ہیں کہ پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں اور جہاں پر لوگ لگے ہوئے ہیں تو ان کو تنخواہیں بھی نہیں مل رہیں۔ایسی کوئی چیز ہماری نظر سے نہیں گزری کہ جہاں پہ لوگ کام کر رہے ہوں، میں اس کی ایک وضاحت ہاؤس میں کر دوں کہ جو لوگ ایوننگ شفٹ میں ایڈہاک پر بھرتی ہوئے تھے اور جب ان کا کنٹریکٹ، ایڈہاک اپوائنٹمنٹ کا پریڈ ختم ہوا تو اس کے بعد پھر ان کو تنخواہیں اس لئے نہیں دی گئیں کہ وہ سکیم ختم کر دی گئی تھی لیکن انہوں نے کالج کو آنا اس لئے نہیں چھوڑا کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جس طرح باقی لوگ ریگولرائز ہوئے ہیں تو ہمیں بھی ریگولرائز کر دیا جائیگا۔ایک کمیٹی اس پر میرے خیال میں کام کر رہی ہے،وہUnder consideration ہے۔ میری بہن!اس کے علاوہ اگر آپ کو کوئی پتہ ہو کہ جہاں پہ ہم نے تنخواہ نہیں دی ہو تو انشااللہ تعالیٰ میں ان کو تنخواہ دینے کا بندوبست کرونگا۔ ساتھ ساتھ انہوں نے فرمایا کہ پبلک سروس کمیشن بہت آہستہ اور اس کی پرفامنس 'سلو' ہے اور شاید یہ چاہ رہی ہیں کہ ایجوکیشن میں ہم اس کو 'ڈیل' کرکے ڈیپارٹمنٹ کے 'تھرو' بھرتیاں شروع کر دیں تاکہ اس کی سپیڈ زیادہ ہو۔ سر، میں اپنے ذاتی تجربے سے آپ کو بتادوں کہ ابھی تقریباً ہمارے صوبہ پختونخوا میں 472 مردانہ اور 113 زنانہ کی جو سیٹس خالی ہیں، میری بہن نے فگر ابھی بتائی کہ سات ہزار جو میں نے سنا ہے، میرے خیال میں انہوں نے کہا کہ سات ہزار پوسٹیں خالی ہیں، سات ہزار تو خالی نہیں ہیں صرف 472اور 113، یہ 585 سیٹس ہیں جی اور ان کیلئے ہم ایڈہاک پہ بھرتیاں کر رہے ہیں، 'انڈر پراسس' ہیں اور سر، ہم اس کو اتنا شفاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ بالکل ہم نوٹس بورڈ پہ سب کی میرٹ لسٹ لگادیں گے، جس کو اس پہ شک ہو تو اپیل بھی کر سکتا ہے اور کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی لیکن سر، وہ Permanently ہم نہیں کر سکتے، آئینی طور پر یہ پبلک سروس کمیشن کا 'ڈومین' ہے اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہ Added Burden برداشت کر سکتے ہیں، آپ کے ڈیپارٹمنٹس کی گریڈ سترہ کی پوسٹیں ہم یہاں پہ بیٹھ کر کرنا شروع کر دیں اور پبلک سروس کمیشن سے باہر نکال دیں اور بہتر میرٹ کر سکتے ہیں تو پھر جیسے اس ہاؤس کی منشاء ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پہ ہم کام کریں گے۔ سر، وہ کہتی ہیں کہ پی ایچ ڈیز کی وہ عزت نہیں ہے اور زیادہ تر لوگ بہت طریقوں کے ذریعے اوپر آتے ہیں۔ سر، 'جنرلائز' کرنا تو آسان ہے، میں مانتا ہوں کہ یہ سوسائٹی جیسا کہ باقی سوسائٹی ہے تو ویسی ہے اور اس کا حصہ یہ ڈیپارٹمنٹ بھی ہے لیکن پلیز میرے ساتھ آپ لوگ مل کے اس پہ کام کریں، مجھے پوائنٹ آؤٹ کریں، یہ چھوٹا ڈیپارٹمنٹ ہے اتنا بڑا نہیں ہے لیکن ہے بہت اہم، تو اس

پہ ہم کنٹرول انشاء اللہ تعالیٰ کر سکتے ہیں۔ شاہ حسین الائی صاحب کا میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے باقی
دوستوں کی طرح Withdraw کیا۔ سر، خٹک صاحب نے کہا کہ یہاں پہ Unanimous
resolution پاس ہوئی تھی، سپیکر صاحب! آپ کو پتہ ہے کہ وہ ریزولیوشن جس میں فنانشل ایشوز
Involve ہوں تو وہ بائنڈنگ نہیں ہوتی۔ ہم ان کیلئے یہ کوشش کر سکتے ہیں کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے
ساتھ ان کا کیس Take up کریں اور وہاں سے ہم کوشش کریں کہ ان کیلئے وہ فنڈ دیں۔ ابھی درانی
صاحب نے آپ سب کو جیسے بتایا ہے اور ایک ریزولیوشن آپ نے یہاں پر، سیکرٹری صاحب کے ذریعے
مجھے ملی تھی، پھر میں نے اس کو سائن بھی کر دیا ہے کہ ہمارے فنڈ کاٹے جا رہے ہیں لیکن سر میں یہ خٹک
صاحب کو تو بتا دوں کہ ہم ان کیلئے، ان کے ساتھ ہمارا سیکرٹری، میرا چیف پلاننگ آفیسر سارے بیٹھ کر ان
کے پاس ہم ایک کیمپس کیلئے بات کرنے گئے تھے لیکن پھر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بعد میں اطلاع دی کہ
وہ بلڈنگ ہم آپ کو نہیں دے سکتے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر جتنی ہماری استطاعت ہے اس میں کام کرنے
کیلئے تیار ہیں۔ گورنر صاحب اور ہماری حکومت کا یہ پلان ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں موقع دے تو ہر ضلع میں
اپنی ایک 'انڈیپنڈنٹ' یونیورسٹی ہوگی اور انشاءاللہ تعالیٰ جب یہ کامیاب ہو گیا تو پھر آپ دیکھیں گے کہ
اس کا ریزلٹ اور اس کے بہت دوررس نتائج ہونگے۔ (تالیاں) سر، مفتی جانان صاحب نے جو فرمایا
ہے کہ 'سٹاف شارٹیج' ہے، اسی ذریعے میں نے آپ کو بتایا کہ 585 لوگوں کیلئے ہمارا کیس 'انڈر پراسس
' ہے اور ہمارا ٹارگٹ ہے کہ ہم بائیس ستمبر سے پہلے پہلے یہ پراسس مکمل کر لیں۔ اٹھائیس ہزار درخواستیں
آئی ہیں جی، 585 پوسٹوں کیلئے اور انشاء اللہ امید ہے کہ یہ اچھے طریقے سے ہوا تو پھر جیسے جیسے پبلک
سروس کمیشن سے لوگ آتے جائیں گے تب تک ہم اپنی یہ کمی پوری کر دیں گے۔ سر، نصیر محمد خان
صاحب نے اے ڈی پی بک میں ذکر کیا کہ پندرہ کالجز ہیں اور میرے خیال میں یہ میں بتاؤں کہ یہ پچھلی
حکومت سے ایک Tempo بن گیا ہے کہ کالجز بنتے جا رہے ہیں۔ بڑی تیزی سے ہم نے کوشش کی اور اسی
وجہ سے ہمیں اچانک سٹاف کی کمی آ گئی اور ہم نے بھی اسی Tempo کو برداشت کیا۔ بیس کالجز، پندرہ اور
اس دفعہ پینتیس کو ہم پہنچ گئے ہیں لیکن سر، اس کی جو بنیاد ہے وہ اللہ کے فضل و کرم سے میرٹ ہے اور
Priority ان ایریاز کو دی جائیگی جہاں پہ وہ کالجز 'فیزیبل' ہیں اور ظاہری بات ہے کہ Competing
demands ہوتے ہیں سر، تو ان Competing demands کو، جو سب سے Pressing
demands ہونگے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان ایریاز کو ہم کالج دیں گے اور کوئی غلطی انشاء اللہ اس میں نہیں

ہو گی۔ سر، ظاہری بات ہے، نرگس ثمین صاحبہ نے فرمایا کہ پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی Mushroom growth ہو رہی ہے اور چونکہ وہ مہنگی ہیں تو لوگوں کو تعلیم جو ہے وہ Low quality کی اور مہنگی مل رہی ہے۔اس سے پہلے میں یہ بات کروں، میں بتادوں کہ ماشاء اللہ آپ کو پتہ ہے کہ یونیسکو کے جو فگرز تھے، انہوں نے کہا کہ حکومتیں اپنا بجٹ کم از کم چار فیصد تعلیم کیلئے مختص کیا کرے اور ہماری جو نئی نیشنل ایجوکیشن پالیسی ہے تو اس کے مطابق بھی 2015ء تک ہم نے اس کو لے جا کر سات فیصد کرنا ہے۔اللہ کے فضل سے خیبر پختونخوا کے پہلے بجٹ میں ہائر ایجوکیشن کا بجٹ آپ کے ٹوٹل ڈویلپمنٹ بجٹ کا پانچ فیصد ہے جو کہ میں چیلنج سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سارے ملک میں سب سے زیادہ ہے۔ ہمارا بجٹ ہوا تو سر، یہ چیزیں ساتھ ساتھ آتی رہی ہیں لیکن نرگس ثمین بی بی کہتی ہیں کہ پی ایچ ڈی سکالرشپ کی جو بندر بانٹ ہے، وہ رشتہ داریوں کی بنیاد پہ ہے۔ سر، یہ خوشخبری میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو سنانا چاہتا ہوں کہ ہم نے تین سو ملین روپے Fully funded، ہم نے اس دفعہ ایک انڈونمنٹ فنڈ قائم کیا ہے جس سے ہم پی ایچ ڈی سکالرشپس بھی دیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پہ کمیٹی بنا کے اس کا ہم اتنا زبردست سسٹم بنائیں گے کہ وہ Mostly جتنے بھی ہمارے لوگ Afford نہیں کر سکتے لیکن لائق لوگ ہیں تو ان کو ہم پی ایچ ڈی کیلئے بھیجیں گے اور بہر حال اگر ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اس چیز کی غلطی محسوس کی ہے تو ادھر بھی ہم بات کریں گے لیکن یہ ابھی فی الحال کنکرنٹ لسٹ پہ ہے۔کنکرنٹ لسٹ جو ہے، وہ جیسے لاء منسٹر صاحب نے کل بتایا ہے کہ اگلے سال 30 جون تک ختم ہو گی تو اس کے بعد یہ 'ٹوٹلی' ہمارے پاس آئے گا اور پھر اس کا پورا اختیار ہمارے پاس آ جائے گا لیکن ہم سب مل کر کام کریں گے۔ سر، میں مشکور ہوں اپنے تمام بھائیوں، دوستوں اور بہنوں کا کہ جو مجھے سپورٹ کرتے ہیں، میں ابھی بھی ایک آخری ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے ابھی کٹ موشنز ہیں تو مہربانی کر کے آپ Withdraw کر لیں اور اس کو پاس ہونے دیں۔ میرے دروازے آپ لوگوں کیلئے کھلے ہیں، میں آپ کا بھائی ہوں اور جو جو کمی ہے تو انشاء اللہ مل کے اس کو ڈسکس کر کے ختم کر دیں گے۔ بہت شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, one by one. Akram Khan Durrani Sahib.

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب! میں نے دو تجاویز دی تھیں اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک تجویز پہ تو انہوں نے کہا کہ قرارداد پاس کریں گے۔ دوسرا میں نے دیا تھا کہ اگر فارغ ہوں تو وائس چانسلرز کو بلا کر ان کے ساتھ ایک میٹنگ کی جائے تو اس سے بھی آئیڈیا آ جائے گا کہ کس یونیورسٹی کی کیا تکلیف ہے اور اس کو کیا ضرورت ہے؟ اور پھر وہ وفاقی گورنمنٹ سے بھی بات کرتے ہیں۔ اگر قاضی صاحب مناسب

سمجھتے ہیں تو اس پہ وائس چانسلرز کی میٹنگ بلائیں، خود بلاتے ہیں یا چیف منسٹر صاحب بلاتے ہیں تو ان کی ضرورتوں کو دیکھ کر آئیڈیاز لیں اور باقی میں اس کو Withdraw کرتا ہوں جی۔ یہ دو تجاویز میں نے نیک نیتی سے دی ہیں، اس پہ اگر گورنمنٹ عمل کرے تو میرے خیال میں پورے صوبے کیلئے بہتر ہوگا۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> اس کو دیکھ لیں گے انشاءاللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ سیدہ بتول بی بی۔

<u>محترمہ سیدہ بتول ناصر:</u> شکریہ سپیکر صاحب اور منسٹر صاحب۔ یہ ہوتا ہے Sportsman spirit۔ بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے اپنے نیک ارادوں کا اظہار کیا۔ میں نے جو سات ہزار 'ویکنٹ' پوسٹوں کا ذکر کیا تو دو مہینے پہلے ڈیپارٹمنٹ میں ہماری میٹنگ ہوئی تھی اور وہاں سے ہمیں پتہ چلا کہ اس کے فنڈ نہیں ہیں اور یہ پوسٹیں زیادہ تر خالی پڑی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی!۔۔۔۔۔

<u>محترمہ سیدہ بتول ناصر:</u> ایک وضاحت کرتی ہوں کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی! بات سنیں، اتنی کلیئر کٹ وضاحت کے بعد۔۔۔۔۔

<u>محترمہ سیدہ بتول ناصر:</u> جنوبی اضلاع میں کرک، ڈی آئی خان اور بنوں میں جو ادارے ہیں تو وہ خالی پڑے ہیں، میرے کہنے کا مقصد یہ تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی آپ Withdraw کر رہی ہیں یا اس پہ وہ کر رہی ہیں؟

<u>محترمہ سیدہ بتول ناصر:</u> نہیں، بالکل اپنی تحریک واپس لیتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn.

<u>محترمہ سیدہ بتول ناصر:</u> Withdraw کر رہی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ حسین صاحب۔

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> میں واپس لیتا ہوں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> Withdraw۔ ملک قاسم خان! تاسو اوس یو خبره صرف کوئ چه Contest کوئ یا Withdraw؟

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> شکریه۔ جناب سپیکر، په دے یوه خبره خو به زهٔ جی ستاسو نه رولنگ غواړم۔ ستاسو نه به رولنگ غواړو چه یو قرارداد، متفقه قرارداد د دے اسمبلئ پاس وی آیا پراونشل گورنمنټ د دے 'باؤنډ' دے که نه دے جی؟

منسٹر زما په علم کښے یوه نوے اضافه اوکړه چه Financial matter involve وی په هغے کښے نو حکومت بیا 'باؤنډ' نه دے ، نو زهٔ به جی په دے باندے چه کوم دے وضاحت اوغواړم جناب والا ، او زهٔ دا غواړم چه دا کوم قرارداد چه پاس وی، خدارا د دے اسمبلئ پاس اوساتئ، شکریه۔ زهٔ واپس اخلم خو د ایشورنس سره۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: جناب سپیکر، ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ میں نے اتنی وضاحت کی ہے اور چیف منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں کہ جس قرارداد میں Financial liability کا خدشہ ہو تو وہ بائنڈنگ نہیں ہوتی لیکن آپ کی اپنی حکومت ہے، آپ کا اپنا صوبہ ہے، آپ کی اچھی سوچ ہے اور جہاں تک ہو سکتا ہے تو ہم آپ کے قدم کے ساتھ قدم ملا کے چلیں گے۔ میں نے تو آپ کو کہا کہ آپ کیلئے جو کیمپس ہم کوہاٹ یونیورسٹی کا کھولنا چاہ رہے تھے اور جو بلڈنگ آپ نے پسند کی تھی تو ڈی سی او صاحب نے بعد میں کہا کہ وہ ہم نہیں دے سکتے، تو ہم آپ کیلئے کیمپس کھولنے کی کوشش کریں گے نا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: بس میں واپس لیتا ہوں جناب۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: Withdraw شو جی؟ شکر دے۔ مفتی سید جانان صاحب! تاسو Withdraw شوے یئ جی۔ نصیر محمد خان صاحب۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے دو چیزوں کا ذکر کیا، پندرہ کالجز اور میرٹ، تو میری درخواست یہ ہے کہ ان پندرہ میں سے ہمیں اپنا حصہ بتا دیا جائے۔ میرٹ ہمارا اگر وہ مردان اور چارسدہ کے ساتھ رکھیں تو ہم تو پھر کسی کھاتے میں بھی نہیں ہیں، ہمارا میرٹ صرف جنوبی اضلاع میں رکھ لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: نرگس ثمین بی بی۔

<u>Ms. Nargis Samin Bibi</u>: Withdrawn.

<u>جناب سپیکر</u>: Withdrawn۔ نصیر محمد خان جی، څه ورته وایئے؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: میرے بھائی نصیر محمد خان کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ لکی کو تو کیڈٹ کالج مل رہا ہے تو کیڈٹ کالج تو ایک بہت بڑا انسٹی ٹیوشن ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اس کا بڑا اچھا Impact بنے گا کافی عرصے تک سر، باقی میں یہ 'کمٹمنٹ' کر سکتا ہوں کہ میرٹ پہ تقسیم ہوں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ اب نصیر محمد خان! Withdrawn or contesting؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں جی، مجھے بہت بڑا کام پڑا ہے، یہ سارے ہاؤس کی۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، جس کیڈٹ کالج کا ذکر انہوں نے کیا ہے، وہ وفاق ہمیں دے رہا ہے لیکن چونکہ ان کے توسط سے آ رہا ہے تو ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ چونکہ منسٹر صاحب بڑے شریف آدمی ہیں تو I hereby withdraw my cut motion۔

Mr. Speaker: Withdrawn. بشیر خان! کښېنه۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: یو خو مهربانی راته اوکړئ که نه وی نو بیا نه Withdraw کومه۔

Mr. Speaker: Now the question before the House is that Demand No. 12 may be granted? Those who are in favour of it may 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demnad No. 13.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ پانچ ارب، چورانوے کروڑ، چھ لاکھ، پچاسی ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees five billion, ninty four crore, six lac, eighty five thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Health.

Cut Motions on Demand No. 13. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Iqbal Din Fana Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: میں جی اس امید پہ اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں کہ آئندہ میرے حلقے میں باہر سے کلاس فور نہیں بھیجے جائیں گے انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔Withdrawnاس امید پہ ہیلتھ منسٹر صاحب سن لیا۔جناب اسرار اللہ خان، Lapsed۔تاج محمد خان ترند صاحب۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 13 پر ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناؤاللہ میانخیل: ابھی جب آپ نے سیشن 'آف' کیا تو منسٹر صاحب سے کچھ شکایات کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو پیش کرنے سے پہلے اس کی یقین دہانی کرا دی ہے، تو میں امید رکھتا ہوں کہ اپنی یقین دہانی پہ قائم رہیں گے۔ میں اپنی یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Withdrawn. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، میں دو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousands only. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں دو سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Shah Hussain Alai, to please move his cut motion.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ۔جناب سپیکر، شکایت مان لی ہے تو میں واپس کر لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Abdul Akbar Khan. Not present, lapsed. Attiq-ur-Rehman. Not present, lapsed. Inayatullah Khan Jadoon Sahib.

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، میں پچاس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Ghulam Muhammad Sahib.

جناب غلام محمد: میں پانچ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Fazlullah Sahib.

جناب فضل اللہ: سپیکر صاحب، زۀ په دے امید سره واپس کومه چه زما په حلقه کښے د ډاکټرانو کمے دے او که منسټر صاحب د هغه ډاکټرانو کمے پوره کوی نو زۀ واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Insha Allah, withdrawn. Haji Qalandar Khan Lodhi.

حاجی قلندر خان لودھی: میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Javed Khan Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں پانچ لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Malik Hayat Khan Sahib.

جناب حیات خان: سپیکر صاحب، زۀ په دے امید سره چه منسټر صاحب به زما دیر اپر ته او دیر لوئر کښے چه زما د حلقے کومه حصه ده، هلته چه څومره بی ایچ یوز او آر ایچ سیز وغیره دی، هغے کښے به د ډاکټرز کمے پوره کوی نو په دے باندے زۀ Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: Withdraw کوئ؟

جناب حیات خان: او جی۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! میں تیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty thousand only. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں دس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mukhtiar Ali Khan.

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: اوو ایمه؟ منسټر صاحب بلا موده پس په هاؤس کښے موجود دے جی او زما نه ئے د روغ جوړ تپوس هم کړے دے، په دے وجه جی زهٔ خپل تحریک واپس اخلم۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: Withdraw کوئ؟

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: او جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayatullah. Not present, lapsed. Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، زهٔ د پچاس لاکھ روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Muhammad Anwar Khan. Not present, lapsed. Naseer Muhammad Khan.

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Nargis Samin Bibi.

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر، میں دو ارب روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: بی بی! اگر کٹ موشن پیش کریں تو ایسا ہی پیش کریں تاکہ کچھ مل تو جائے۔

The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two billion only. Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب شکریہ۔ چونکہ ایجوکیشن کے بعد صحت ایک ایسا محکمہ ہے جو کہ بڑا اہم ہے، اس پہ میں منسٹر صاحب کو کچھ تجاویز بھی دونگا اور یقیناً ایک بات میں اگر سب سے پہلے نہ کروں منسٹر صاحب کی ایمانداری کی، ان کی شرافت کی یا ان کی جس طرح میں نے خود بھی دیکھا ہے کہ جس ایمانداری سے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں کوشش بھی کرتے ہیں لیکن چونکہ ایک ذمہ دار شخصیت ہیں، وہ صوبے کے صدر بھی ہیں اور محکمہ بھی بہت بڑا ہے تو کوشش وہ ضرور کرتے ہیں لیکن پھر بھی ہسپتالوں میں تکلیف ہے اور لوگوں کی ضروریات بھی ہیں، تو سب سے پہلے جو بات میں ان کے سامنے رکھونگا، جو کہ اس صوبے کی ایک بنیادی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ پشاور کے بڑے بڑے

ہسپتالوں کے بعد جو ڈسٹرکٹ ہاسپٹلز ہیں، تحصیل ہیڈ کواٹر ہاسپٹلز ہیں، آر ایچ سیز ہیں، بی ایچ یوز ہیں، ان میں ڈاکٹرز کی بہت بڑی کمی ہے اور میرے خیال میں جتنے بھی منتخب اراکین یہاں پر ہیں تو ان کے حلقوں میں یہی تکلیف سب سے زیادہ ہے، تو اس کیلئے میں ان کو تجویز دیتا ہوں کہ چونکہ کمیشن سے جو ڈاکٹرز آتے ہیں، ان پر کافی ٹائم لگتا ہے، اس سے اہم محکمہ تعلیم ہے، اگر اس کیلئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہم لیکچررز اور پروفیسرز رکھ سکتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اسی بنیاد پر ہیلتھ کیلئے بھی ایک پالیسی لائیں اور جتنی بھی یہاں پر صوبے میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹرز ہاسپٹلز میں کمی ہے، تحصیل میں ہے، بی ایچ یوز میں ہے یا آر ایچ سیز میں ہے تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کیلئے فوری طور پر وہی فارمولہ اپنایا جائے اور اس میں میرٹ کیا جائے جس طرح قاضی صاحب نے کہا۔ ہم نے بھی کنٹریکٹ پر اس طرح رکھ لیے تھے کہ میرٹ میں میٹرک، ایف اے / ایف ایس سی اور انٹرویو کے نمبرز نہیں تھے اور کنٹریکٹ پر جو لیکچررز ہم لیتے تھے تو سب اس طرح لیتے تھے جو صرف ڈاکومنٹس دکھاتے تھے اور اس میں جو فرسٹ ڈویژنرز تھے یا گولڈ میڈلسٹ تھے۔ آپ کے ڈاکٹروں میں بھی اسی طرح لوگ ہیں اور آپ کے ڈاکٹرز جب پاس ہوتے ہیں تو ان کی بھی ایک کیٹگری ہے اور اس کے بھی نمبر ہیں۔ گزارش میری یہ ہوگی کہ اسی اصول کو جو ایجوکیشن میں ہے تو ہیلتھ میں بھی اسے اپنایا جائے جس سے اس صوبے کی تکلیف دور ہو جائے گی۔ دوسرا جی، اس سال میرے خیال میں بجٹ میں بہت اچھا یہ ہوا کہ آپ نے جنریٹرز کیلئے خصوصاً میرے خیال میں تیل اور ایمبولنس کیلئے ہر ضلع / تحصیل میں خصوصی مد رکھے ہیں۔ جنریٹر جب بند ہوتا تھا، آپریشن کا ٹائم ہوتا تھا اور وہاں پر پھر تاریکی چھا جاتی تھی اور مریض مرتے تھے تو ہم اس کو سراہتے ہیں، بڑا اچھا اقدام ہے لیکن اس پر آپ نظر رکھیں کہ یہ تیل جنریٹر میں پہنچ جائے کیونکہ تکلیف کی جو بات ہے وہ یہی ہوتی ہے کہ وہاں پر جنریٹر میں پہنچنے سے پہلے کچھ گاڑیوں میں چلا جاتا ہے اور خدا نہ کرے، ہم یہ آپ کو ایک تجویز دے سکتے ہیں، آج صبح میں نے آپ کو بھی کہا کہ بنوں میں ایکسڈنٹ ہوا اور ایک آدمی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور پھر وہاں خلیفہ گل نواز ہاسپٹل میں گیا۔ ابھی وہاں پر جو مجھے بتایا گیا تو ہاسپٹل میں، میں چونکہ ٹیکنکل آدمی ہوں نہیں، دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ہاسپٹل میں، ایک ٹیبل ہے اور دوسری میں نے آپ کو بتائی تھی، یہ بھی آپ دیکھیں کہ بنوں سے شروع ہو کر ایک آدمی، بنوں کے خلیفہ گل نواز میں نہیں تھیں، ایک چیز تھی اور ایک نہیں تھی، پھر آیا ایل آر ایچ میں تو وہاں پر بھی ٹیبل خراب تھا، وہ نکلا مجھے فون کیا، پھر کے ٹی ایچ آیا تو کے ٹی ایچ میں بھی ایک چیز نہیں تھی اور دوسری تھی۔ پھر آ گیا ایچ ایم سی میں تو وہاں پر بھی ٹیبل خراب

تھا۔ ابھی بنوں سے ایک آدمی آکر، اور یہ خرابی کیوں ہوتی ہے؟ ٹیکنیشن ضرور اس میں خرابی پیدا کرتا ہے کہ لوگ باہر کو جائیں اور وہاں پر پرائیویٹ ہاسپٹلز ہیں، آپ ذرا یہ جو میں نے آج آپ کو کہا کہ چاروں ہاسپٹلز میں خود جائیں، یہ تو آپ کے پشاور میں ہیں اور آج کی بات ہے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہاں شیر پاؤ ہاسپٹل میں خضر حیات صاحب ہیں جو کہ آپ نے ایم ایس لگایا ہے، بڑا دیانتدار اور ایک Efficient آدمی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ بیمار بھیجیں، جدھر سے بھی کوئی چیز ہے تو اس کو پیدا کرونگا لیکن میں اس کو ایڈمٹ کرونگا۔ باقی انشاء اللہ ہمیں ان کی دیانتداری پر فخر بھی ہے اور انشاء اللہ جس طریقے سے ہو، وہ دل سے کام کرتے ہیں تو ہم اس کو سراہتے بھی ہیں لیکن ان کی بات میں نے صرف اس لئے کی کہ ان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور شاید کچھ چیزیں اس طرح ہوتی ہیں کہ ہمارے پاس لوگ آتے ہیں اور جو تکالیف ہوتی ہیں، وہ ان سب کو معلوم ہو جائیں تو اسی بنیاد پر میں نے کنٹریکٹ ڈاکٹرز کی ایک تجویز دی۔ باقی جو کچھ بھی ضروریات ہیں، میں نے اس کی ایک لسٹ بھی بنائی ہے لیکن سپیکر صاحب کہتے ہیں کہ وقت کم ہے۔ میرا ہیلتھ میں ایک تجربہ ہے، آپ کے ساتھ انشاء اللہ میں ایک الگ میٹنگ کرکے آپ کے حوالے کرونگا جو کہ لوگوں کی بہتری کیلئے ہے۔ میں اپنی کٹ موشن واپس بھی لیتا ہوں اور انشاء اللہ مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب اس پر عمل بھی کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ تاج محمد ترند صاحب۔

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل منسٹر صاحب، پرویز خان خٹک صاحب۔

<u>وزیر آبپاشی:</u> سپیکر صاحب! دا 53 ډیمانډز دی او د سحر راسے مونږه صرف شپږ ډیمانډز 'کمپلیټ' کړل، دا شپږم لګیا دے او مونږ سره صرف یوه ورځ باقی پاتے ده نو تقریباً نن پکار ده چه مونږه 35 ډیمانډ ته اورسو نو سبا به دا پوره کیږی۔ مونږ پرون هم د کیبنټ وزیرانو صاحبانو د ګورنمنټ د طرف نه اپوزیشن ته ریکویسټ کړے وو چه کوم میجر ایشوز وی بیشکه په هغے باندے د خبره اوشی او که دا خبرے د ضلعو او لوکل دغه پورے لاړے نو زما خیال دے یو میاشت کښنے هم دا نه ختمیږی۔ مونږ بیا تاسو ته دا ریکویسټ کوؤ د ټول ګورنمنټ طرف نه چه پلیز تاسو سره کوم میجر ایشوز دی، په هغے باندے بیشکه خبره اوکړئ چه دا په ټائم باندے ختم شی، Otherwise که سبا دا نه ختمیږی نو بیا به دا شے

بلډوز کیږی او ډیرو خلقو ته به وخت نه ملاویږی، نو زه بیا تاسو ته ریکویسټ کوم چه پلیز په میجر ایشوز باندے خبره اوکړئ او چه کوم د ګورنمنټ د طرف نه ریکویسټ شوے وو چه د هغے مطابق مونږه دا شے اوچلوؤ او میجر ایشوز میدان ته راشی۔

جناب سپیکر: *شکریہ جی۔ میری طرف سے تو یہ گزارش ہوگی میں تو رات کے، آدھی رات جب بارہ بجے 'ڈیٹ' چینج ہوگی، میں اس وقت تک بیٹھونگا آج، میرا تو یہ پروگرام ہے۔* (تالیاں) *ترند صاحب۔ شاید اگر کل 'ڈیٹ' چینج ہو جائے تو کل کا دن بھی صبح سے شروع کریں گے۔*

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، 'مین' مسئله چه ده هغه زمونږه په صوبه کښے د ډاکټرانو ده۔ درانی صاحب دا خبره اوکړه او ما هم دا خبره کول غوښتل او خاصکر جی دیهاتی علاقے چه کوم دی، هلته کښے بالکل ډاکټران نشته جی، نو منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چه په دے باندے غور اوکړی۔ یو مثال تاسو ته درکومه جی چه زمونږ ډسټرکټ هیډکواټر هسپتال بټګرام کښے تقریباً پچاس پوسټونه د ډاکټرانو دی او هلته کښے صرف لس ډاکټران موجود دی۔ ما مخکښے هم منسټر صاحب ته ګزارش کړے وو چه داسے یو میکینزم پکار دے لکه څنګه چه د فاټا نه دوئ ډاکټر رابدلوی نو هغه باندے دا قدغن دے چه کله پورے هغه خپل Substitute نه وی ورکړے نو هلته نه دوئ ډاکټر نه رابدلوی، نو زهٔ ګزارش دا کومه چه اکثر داسے کیسونه اوشی جی چه دوئ خو ډاکټران اولیږی لرو علاقو ته خو په بله ورځ د هغه ټرانسفر بیا کینسل شی جی، نو داسے یو میکینزم پکار دے چه کم ازکم دا لرے علاقے چه دی چه هلته ډاکټران په ځائے پاتے شی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ حافظ اخترعلی صاحب۔

حافظ اختر علی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: *ہاں جی۔ پرویز خان خٹک صاحب۔ مائیک آن کریں پرویز خان خٹک صاحب کا۔*

وزیر آبپاشی: زمونږه اپوزیشن لیډر ته دا ریکویسټ دے جی چه پرون هم دوئ زمونږ خبره اوریدلے وه او ډیر په دغه باندے سره 'ایګری' شوے وو نو که په میجر ایشوز باندے خبره کیږی، بالکل ویلکم۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: بالکل جی، چونکہ تعلیم بھی بڑااہم ہے، صحت بھی ہے، ایک دواور محکمے بھی اس طرح ہیں تو ہماری خود بھی کوشش ہوگی کہ سب دوستوں کوٹائم بھی ملے اور ہم اصرار بھی نہیں کریں گے۔ میرے خیال میں ایک اور بھی محکمہ آتا ہے جس کا بشیر بلور صاحب کے ساتھ تعلق ہے، توان کو تھوڑی سی ایک تجویز دونگا، باقی ہم کوشش کریں گے، ہم نے بات بھی کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ کسی طریقے سے بھی ہو کیونکہ اس ہاؤس کا وقت بھی بڑا قیمتی ہے اور میرے خیال میں یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہیں تو وہ سب بھی بڑے قیمتی ہیں اور سب کے ساتھ اچھی تجاویز بھی ہیں لیکن ابھی تھوڑی سی تکلیف یہ ہے کہ میں دوبارہ گزارش کرونگا کہ اگر اسمبلی کا اجلاس ہو تو لوگوں کے دلوں میں پھر اتنی زیادہ باتیں نہیں رہتیں۔ میں یہی گزارش کرونگا کہ خدا کیلئے بجٹ کے علاوہ بھی اجلاس بلایا کریں کہ ہم تھوڑی سی اس میں بھی باتیں کریں تو تھوڑا سا ہمارا ابھی بوجھ ہلکا ہوگا انشاء اللہ اور باقی جب بھی ہم نے بات کی ہے تو اس کو ہم نے اسی طرح چلایا اور انشاء اللہ ابھی بھی ہم کوشش کریں گے کہ جو اہم محکمے ہیں، ان پر ضرور آپ کے نوٹس میں کچھ لائیں اور جو زیادہ ضروری نہیں ہیں تو ان پر آپ کا ٹائم ہم نہیں لیں گے اور کوشش کریں گے کہ کم وقت میں ہم اپنی بات بھی کر سکیں۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): مونږ دوئ سره متفق یو۔ مخکښے 70 Days وے، هغه هم مونږه پوره کړے دی او اوس 100 Days شوے دی نو دا 100Days پوره وخت دے زمونږ خلقو د پاره، ایم پی ایز د پاره او چه خپل کوم پرابلمز دی، د علاقے پرابلمز دی، اجتماعی پرابلمز دی نو په هغے کښے دا 100 Days پوره کول دومره آسان نه دی نو ستاسو تجویز سره مونږ متفق یو۔

جناب سپیکر: نماز کیلئے دس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس نماز کیلئے ملتوی ہوگیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ اختر علی صاحب، حافظ اختر علی صاحب۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: معذرت کے ساتھ، بہت شکریہ جناب سپیکر، دو تین چیزیں تھیں لیکن میں نے بالکل شارٹ کر کے اور Already اس دوران منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کر دی ہے اور انہوں نے میری ریکویسٹ مان لی ہے۔ میڈیکل 'لیگل' کیسز کے حوالے سے میں نے ان سے بات کی ہے کہ ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل میں دوبارہ وہاں پر اس کی رجسٹریشن کا سلسلہ شروع کیا جائے کیونکہ وہاں سے لوگوں کو ڈی ایچ کیو ایبٹ آباد آنا پڑتا تھا، وہ انہوں نے مان لیا ہے اور انہوں نے یقین دہانی کرا دی ہے تو اس لئے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: شکریہ۔ جناب سپیکر، میری کٹوتی کی تحریک پیش کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ خدانہ کرے کہ مطالبہ زر نمبر 13 میں کوئی کٹوتی ہو، میرا مقصد صرف یہی ہے کہ ضلع چترال میں ہیلتھ کے حوالے سے میرے چند تحفظات ہیں تو میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا یہ خیال تھا کہ جناب سپیکر صاحب، آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں بجٹ سیشن میں کچھ بول سکوں لیکن آپ نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ بہر حال دیر آید درست آید، ابھی میں اس چینل سے آیا ہوں تو میں اپنے تحفظات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، چترال ایک ضلع ہے لیکن صوبہ نما ضلع ہے جی جو کہ 14850 کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے، وہاں اس کا انفراسٹرکچر برابر ہے، ڈی ایچ کیو ہاسپٹل بھی ہے، آر ایچ سیز بھی ہیں، بی ایچ یوز بھی ہیں مگر ڈاکٹرز ندارد۔ ڈی ایچ کیو میں چند ڈاکٹرز ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بونی جو کہ میرا آبائی گاؤں ہے، وہاں پر بارہ پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور صرف دو ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ تین بی ایچ یوز میں ای پی آئی والوں نے صرف ہمیں ایک ڈاکٹر دیا ہے۔ ان تین بی ایچ یوز میں اور آر ایچ سیز میں جی ایک تو آغا خان ہیلتھ سروس نے لی ہوئی ہے اور وہاں کے غریب عوام سے ستر سے لیکر اسی روپے تک او پی ڈی کی مد میں وصول کیے جا رہے ہیں، اس لئے حکومت سے میری ریکویسٹ ہے، خاصکر منسٹر صاحب سے کہ آپ Kindly وہاں ڈاکٹر بھجواد یجئے کہ وہاں پر کام کرے۔ جناب سپیکر، اس سلسلے میں میں سی ایم سے بھی مل

چکا ہوں، جناب منسٹر صاحب سے بھی مل چکا ہوں، سیکرٹری ہیلتھ سے بھی مل چکا ہوں۔ سیکرٹری ہیلتھ صاحب سے میں نے پوچھا کہ آخر آپ وہاں ڈاکٹرز کیوں نہیں بھجوا رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ تنخواہیں کم ہیں۔ تنخواہیں بڑھانے کا اگر کوئی سسٹم ان کیلئے ہو تو ادھر ان کو کوئی Incentive دے دیں کہ وہاں جائیں۔ دوسری میری 'پروپوزل' یہی ہے، تجویز یہی ہے کہ چترال سے چھ ڈاکٹرز ہر سال کوٹے کی مد میں آتے ہیں اور تفریح کر کے نکل جاتے ہیں تو ان کو پابند کیا جائے کہ وہ چترال ہی میں کم از کم پانچ سال اپنی ڈیوٹی دے دیں۔ میں اس شرط پہ اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں کہ جناب منسٹر صاحب میرے لئے ڈاکٹرز کا بندوبست کریں کہ جن ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں وہاں ڈاکٹرز بھجوائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب اس پر توجہ دے دیں۔ شکریہ جناب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر صاحب! میرے حلقے کا ایک مسئلہ تھا: Prevent grant of one number BHU to appear for the sick district Abbot Abad، تو ابھی 2008-09 کی یہ سکیم ہے، اس پر سی ایم صاحب نے بھی لکھا کہ "One BHU to be adjusted as promised by us" لیکن پھر اس میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ ابھی منسٹر صاحب نے 'انڈرٹیکنگ' دے دی ہے کہ میں تیرے حلقے میں یہ کروں گا تو میں یہی ان کا ذرا 'ہائی لائٹ' کرنا چاہتا تھا۔ میرا مقصد یہ تھا اور یہ بڑے اچھے لوگ ہیں، ہمارا اچھے اور شریف سے منسٹر ہیں، ان کے ڈیمانڈ پر توکٹ موشن لانے کا میرا ارادہ نہیں تھا لیکن اس لئے کیا کہ میں حلقے کیلئے کچھ کروں اور انہوں نے اپنی ایشورنس دے دی ہے تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Javed Abbasi Sahib.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، مجھے ٹائم کی کمی کا بڑا احساس ہے اور میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آج جس طرح آپ نے رولنگ دی کہ انشاء اللہ رات بارہ بجے تک بیٹھیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے کہ آپ کا اتنا حوصلہ ہے تو ممبران صاحبان اور منسٹرز صاحبان کا حوصلہ ڈبل ہونا چاہیئے اور Being custodian of this honourable House جو کہ ہمارا ہاؤس ہے اور آپ نے تو ماشاء اللہ یہ بہت اچھی روایت قائم کی ہے، میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ اس وقت تک ہم یہاں بیٹھیں گے، باتیں سنیں گے جب تک یہ منسٹرز صاحبان وہاں سے اس کا جواب دیں گے تاکہ آئندہ کیلئے کارکردگی بہتر ہو۔ جناب سپیکر، میں اس کیلئے بھی آپ کا بے

حد مشکور ہوں کہ آپ نے آج بڑا وقت ہمارے لئے مقرر کر دیا۔ ہیلتھ منسٹر صاحب کا میں بہت احترام بھی کرتا ہوں اور ان کی جو 'کمٹمنٹ' ہے، اس کا بھی ہمیں اندازہ ہے، نہ ملے تو خیر ہے مل جائیگا، تو اسی کا کام فوراً کرتے ہیں الحمد للہ، ایک پروفیشنل انہوں نے، اس وقت سب سے اہم بات میں ضرور یہاں ایڈمٹ کرتا ہوں کہ انہوں نے پوری دیانتداری سے کوشش کی ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں سے کرپشن ختم ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت عمدہ بات ہے اور اس کیلئے میں ان کا بہت مشکور ہوں۔ ان کی توجہ صرف ایک مسئلے کی طرف پچھلے بجٹ میں بھی دلائی تھی اور آج ایک دفعہ پھر دلاؤں گا، اس میں بھی انہوں نے ایشورنس کرائی تھی۔ جناب، میرے پورے حلقے میں بارہ بی ایچ یوز ہیں، نو بی ایچ یوز ہیں اور جناب، اس میں شک نہیں کہ جن میں لوگوں نے مال مویشی باندھنے شروع کر دیئے ہیں، جناب سپیکر، یہ تو ایک دکھ اور افسوس کی بات ہے۔ کئی دفعہ ای ڈی او ہیلتھ جو وہاں پہ متعلقہ بیٹھے ہیں تو ان سے گزارش کی ہے کہ اگر اس میں پوسٹیں ہیں ڈاکٹرز کی اور ٹیکنیکل سٹاف کی، پچھلے تین تین سالوں سے جناب کوئی سٹاف وہاں نہیں گیا۔ میں نے پہلے کوسچن بھی کیا تھا، پچھلی دفعہ بھی منسٹر صاحب سے بات کی تھی اور جو ای ڈی او صاحب وہاں پہ بٹھایا گیا ہے، ان کے بارے میں کچھ باتیں میں نے منسٹر صاحب کے گوش گزار کی تھیں اور میں نہیں چاہونگا کہ اس ہاؤس میں وہ باتیں دہراؤں لیکن اس کیلئے مطلب ہے کہ سخت انکوائری ہونی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات لمبی ہو جائے گی اور کسی اور طرف نکل جائے گی کیونکہ اس آدمی کا کوئی انٹرسٹ نہیں ہے، وہ سمجھتا ہے کہ مجھے ضلع سے کوئی ٹرانسفر نہیں کر سکتا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ لہذا جناب سپیکر، منسٹر صاحب یا کوئی اور ڈیپارٹمنٹ کا آدمی ان بی ایچ یوز کا وزٹ کرلے جن کے نام میں نے لکھ کر دیئے ہیں۔ آپ نے بھی جناب سپیکر! خود دیکھا ہے کہ پہاڑی علاقے ہیں، بہت دور دراز علاقے ہیں، ہاسپٹلز وہاں نہیں ہیں، ہمارے ایبٹ آباد آ جائیں تو چار پانچ گھنٹوں کا سفر ہے جناب سپیکر، تو ان مریضوں کو اٹھا کر، وہاں کچی سڑک پر بی ایچ یو کی بلڈنگ بنی ہوئی تھی، اتنی اچھی حالت میں تھی، اب اس میں آدھی بلڈنگ ضائع اور مکمل طور پر گر چکی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ حکومت کا پیسہ ضائع ہو اور ای ڈی او وہاں جو اپوائنٹمنٹس کرتا ہے، جناب یہ ہمارے ممبران صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ کلاس فور کی اپوائنٹمنٹس جو کی تھیں، اس کیلئے بھی ان کی خاص انٹرسٹ ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، میں نے وہ باتیں منسٹر صاحب کے نالج میں لائی ہیں، میں پھر منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ بی ایچ یوز جو کہ ہمارا معاملہ ہے جس سے بہت ہی زیادہ شدید تکلیف ہمارے لوگوں کو ہے اور اتنے عرصے سے لوگ تنخواہیں لے رہے ہیں اور پچھلے

کئی سالوں سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ایشورنس ایک دفعہ پھر آ جائے تاکہ ہم آئندہ کیلئے ان کو بلا کر یا اپنے بی ایچ یوز کو ٹھیک کر لیں اور ای ڈی او ہیلتھ بھی اگر کوئی اچھا افسر ہمیں عنایت کر دے تو یہ بڑی مہربانی ہو گی اور محکمے کی کارکردگی بھی اس سے بہتر ہو گی جناب سپیکر۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: قاسم خان خٹک صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: شکریه۔ جناب سپیکر، د وخت کمے دے جی او زۀ ډیر ټائم نه اخلم خو چونکه پرون هغه ایکسیډنټ چه کوم شوے دے او زما مخکښے چه څه تیر شوے دی، د هغے 'پرسنلی' وضاحت ما منسټر صاحب ته کړے دے۔ جناب عالی، د کرک ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال په 'مین' انډس هائی وے دے۔ د خیبر نه تر کراچئ پورے په هغے باندے چوبیس گهنټے ټریفک وی او دومره بد حال دے جی چه دا ایکسیډنټ په هره دریمه ورځ، که چرے د دے ډیټا اوگورئ نو په هره دریمه ورځ خو په انډس هائی وے ایکسیډنټ کیږی۔ هغه تهانړو نه رپورټ رااوغواړئ نو تاسو ته به پته اولگی چه دا څومره ضروری هسپتال دے۔ پرون سحر چه زۀ دلته کښے سیشن ته راتلم، ایکسیډنټ زما په مخامخ اوشو جی، ستره کسان مړه شول او هغے کښے جی چه کوم دے نهه کسان دومره شدید زخمیان، هغه سات کسان د دے وجے نه مړه شول، زۀ دا وایم چه په دے ایم ایس باندے چه باقاعده ایف آئی آر درج شی چه هلته پښنے ئے ټکولے، مونږ ورته نعرے وهلے چه دا ریفر کړئ، دۀ وئیل چه زمونږ سره ایمبولینس کښے دومره تیل نشته۔ جناب والا، هلته کښے ما ته درے کسان چه کوم، یو هغه ایمبولینس والا ډرائیور وو، هغه هم د دۀ کسان دی۔ بل یو محمود نوم ئے دے، ورسره یو بل چه کوم دے سید نواب نائب قاصد، هغه مونږ سره په لاس اچولو شول، زما ئے دومره تضحیک کړے دے چه سړے مخه نشته۔ سر، زۀ د سیکرټری هیلتھ صاحب مشکوریم چه هغوی ته ما ټیلی فون اوکړو او هغوی فوراً د انکوائرئ آرډر کړے دے خو هغه انکوائری افسر چه کوم لاړ دے، هغه د هغوی سره آله کار جوړ دے۔ ما ته ټیلی فون اوشو، باقاعده د هغے ځائے ویډیوز دی سر، اود کتلے شی چه هغے کښے بیماران، سر! چه دا کوم مړه شول، ژوندی خلقو دغسے پښنے ټکولے او مړه شول بغیر د علاجه، هلته څه انتظام نه وو۔ نو په انډس هائی وے باندے هسپتال او په هغے کښے دومره په علاج معالجے باندے زۀ دا ریکویسټ کوم

چه دا ایم ایس هلته کښے ، اشفاق نوم ئے دے ، مخکښے دا هسپتال ئے صحیح چلوؤ ، ډی ایم ایس دے که څه دے ؟ چه هغوی ته چارج ورکړے شی چه دا هسپتال صحیح کړی ځکه چه دا د ټولے صوبے هسپتال معلوم شی چه د کراچئ نه د خیبر پورے دا مریضان دغلته کښے ځی۔ ایکسیډنټ بالکل عام دے او د هغے نه بعد سر، زمونږ ډسټرکټ کښے لتمبر یو دومره 'مین' ستی ده چه هغے کښے د درے کالو نه ډاکټر نشته، دومره ښه هسپتال او ډاکټر پکښے نشته، احمد آباد کښے ډاکټر نشته، ما بار بار ریکویسټ کړے وو چه دا هم اوشی او منسټر صاحب خو په دیانتدارئ باندے بالکل بے مثال دے او په محکمه ډیر کوشش کوی خو چه د چا څه لاس رسیږی، زهٔ بیا ریکویسټ کوم چه دا مونږ سره کوم ظلم دے چه د دے ازاله اوشی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاءاللہ۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: هلته دا پراپر جنریټرے او هر څه، د تیلو د انتظام اوکړی او زهٔ د دوئ د ایشورنس سره چه مونږ سره به دا کوی، زهٔ د خپل کټوتئ تحریک واپس اخلم، چه څومره نورے پیسے ورکړے کیږی، هیلتھ ته ضروری دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: منورخان صاحب۔ (ملک قاسم خان خٹک، رکن اسمبلی سے)دا Withdraw شوئ تاسو ؟

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: او سر۔ Withdrawn۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn.

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: شکریہ سر۔ سر، میں صرف نومہینے پہلے کے ایک واقعہ کاذکر یہاں پر کرنا چاہتا ہوں۔ سر، گاؤں شاہ حسن خیل میں ایک خود کش حملہ ہوا تھا جس میں تقریباً سو سے زیادہ لوگ شہید ہو چکے تھے تو وہاں کا چیف منسٹر صاحب نے وزٹ کیا اور وہاں پر کلی سٹی کیلئے فنڈ کا اعلان کیا تھا۔ چیف منسٹر صاحب سے اور سیکرٹری صاحب سے میری ابھی بات ہو گئی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم یہ مسئلہ جلدی حل کریں گے لیکن سر افسوس اس بات کا ہے کہ نومہینے ہو گئے ہیں اور ابھی چیف منسٹر صاحب کے نالج میں میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ان کا جو سی بی او ہے وہ ای ڈی ایچ پر بار بار اعتراضات، Objection لگاتے ہیں تو اس سلسلے میں سر، منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب نے بھی مجھے یہ تسلی دی ہے کہ ہم انشاء اللہ کل آپ کا مسئلہ حل کریں گے، تو اس سلسلے میں سر میں اپنی کٹ موشن واپس لینا چاہتا ہوں۔ شکریہ سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محکمے جی ټولے اھمے محکمے دی خو ځنے داسے دی چه دوئ ته که بچی وی، که بوډاګان وی او که زنانه وی، د دے ټولو ور ته ضرورت وی۔ الحمدللہ چه مونږ او تاسو دے ایوان ته راغلے یو تقریباً څه د دوه کالو نه مو زیاته موده اوشوه خو دغه محکمے ته چه مونږ دے دوه کالو کښے کله ورغلے یو، زهٔ قسمیه طور باندے وایم چه زمونږ یو کار نه دے شوے۔ دے دوه کلونو کښے زمونږ یو کار تر اوسه پورے نه دے شوے، چه کله ورشو مونږ سره ئے د ماشومانو غوندے انداز وی، د ماشومانو غوندے رویه ئے وی، یو مو یو ته استوی او بل مو بل ته استوی، بل مو بل ته استوی۔ اول بجټ کښے جی وزیراعلیٰ صاحب ځینو ملګرو ته هسپتالونه ورکړے وو او مونږ ته ئے یوه یوه ډسپنسری راکړے وه، د هغه ډسپنسرئ منسټر صاحب نه جی دوه ځلے ما بیا د هغے اجازت واغستلو چه داسے اوکړه ځکه چه هغوی ته ډیر زیات تکلیف دے۔ کم ازکم چه هلته یوه ډسپنسری وی که زنانۀ او بچیانو ته د شپے تکلیف پیښ شی، هغوی لس پینځلس کلومیټره نه شی تللے، چه هغوی ته سهولیات مهیا نه دی د علاج او معالجے، هغه جی تر اوسه پورے اونشوله۔ د هغے نامه چه وه جی، وزیراعلیٰ صاحب ته ما ټل هسپتال کښے ګزارش کړے وو چه روزانه تقریباً، دے اوس وخت کښے درے څلور بمونه او هلته خودکش دهماکے اوشولے۔ هلته جی داسے ایمبولینس ولاړ دے، ما په خپلو سترګو باندے لیدلے دے چه د هغه څلور ټائرونه پنکچر دی جی، هغه سټارټ کیږی نه۔ وزیراعلیٰ صاحب ته ما ریکویسټ اوکړو او هغوی ما ته اووئیل چه مفتی صاحب! انشاء اللہ ټل ته به زهٔ ایمبولینس درکوم۔ تیر شوے کال جی ما سره دا وعده اوشوه چه د اټهاره جون نه مخکښے به ټل هسپتال ته د تحصیل هیډکوارټر درجه ورکولے کیږی او تا ته به، مطلب دغه هسپتال ته به ایمبولینس ورکولے کیږی۔ هغه اتلسم جون هم تیر شولو جی، دا بل هم راغلو او هغه وعده جی اوسه پورے پوره نه شوله او بل جی نریاب هسپتال دے جی۔ دلته کښے خو جی د منسټر صاحب کرامات وی، اللہ تعالیٰ دوئ ته ورکړے دی۔ ما دوه کوئسچنے دلته

راوړے دی۔ هلته جی چه ځومره ډاکټران دی، یوه ډاکټره تقریباً داسے اندازے باندے ده چه د هغے یو کال او شولو یو کال، هغه نه ځی هلته او د هغے باقاعده رجسټر باندے غیرحاضرئ دی او هلته ډی ایچ او صاحب هغے ته زبردسته تنخواه ورکوی او چه ځومره مراعات دی هغه ورته ورکوی۔ زهٔ جی خپل کوئسچن نه نه Withdraw کیږم او مطلب دا دے دا تحریک پیش کوم چه په دے باندے د ووټنګ اوشی جی۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں ذراہٹ کر بات کرنا چاہتا ہوں۔ پیار میں ہم بہت کچھ کرتے ہیں لیکن جب ضد کی بات آتی ہے تو ضد میں ہم نے اپنی جوانی گنوادی ہے۔ پچھلے مطالبہ زر نمبر 13 پر ٹریژری بنچز کی طرف سے کچھ آوازیں آئیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس وقت اپوزیشن سیریس ہے اور ہماری اپوزیشن کے علاوہ ٹریژری بنچز کی حالت آپ خود دیکھ لیں، ان کی حالت زار پر افسوس ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب ایک مہربان شخص ہے اور مہربان اور پیارے شخص کی ہم قدر کرتے ہیں۔ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Ms. Nargis Samin Bibi.

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر صاحب! ہمارے ہیلتھ منسٹر، ظاہر علی شاہ صاحب کی قابلیت، دیانت اور ان کی سچائی کوئی ڈھکی چھپی نہیں۔ ان کے گھر ہی میں سیاست بطور عبادت ہے لیکن میں یہ چند گزارشات، تجاویز ہیں، میں صرف یہ پیش کرتی ہوں۔ پبلک سروس کمیشن نے پانچ سال کے بعد بمشکل 106 پوسٹیں اناؤنس کی ہیں جو کہ بے روزگاری کے تناسب سے نہ ہونے کے برابر ہیں اور اس میں ڈینٹل سرجن کیلئے کوئی سیٹ مختص نہیں کی گئی تو اس لئے اس کو فوری طور پر دوسو کے قریب بڑھایا جائے۔ نمبر 2 ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ کو بھی فی الفور شروع کیا جائے۔ نمبر 3 ڈاکٹر سروس سٹرکچر تمام Seventeen grade officers کو جو بیس سال سے ایک گریڈ میں کام کر رہے ہیں تو ان کو اٹھارہ گریڈ دیا جائے۔ کے ٹی ایچ میں بعض پلازما پر ساکی Equipment فراہم کی جائے جس کی نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو اسلام آباد جانا پڑتا ہے اور بعض راستے میں ہی دم توڑ دیتے ہیں۔ ای سی جی مشین جس کی قیمت پانچ لاکھ ہے، نہ ہونے کی وجہ سے مریض دوسرے ہسپتالوں میں جاتے ہیں اور اذیت کا شکار ہوتے ہیں۔ ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کی مشینین ہسپتال میں موجود نہیں ہیں، اپنی مشینیں لگوانے کے اقدامات کیے جائیں

تاکہ Out come جو آئے تو ہسپتال والوں کو یا حکومت کو فائدہ ہو۔ ڈیجیٹل ایکسرے کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے غریب بیمار پرائیویٹ سیکٹروں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ یہ چند گزارشات تھیں، اگر منسٹر صاحب مانتے ہیں تو پھر میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتی ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ آج ہیلتھ کے حوالے سے درانی صاحب، ترند صاحب، حافظ اختر علی صاحب، سردار اورنگزیب صاحب، عنایت جدون صاحب، غلام محمد صاحب، حاجی قلندر لودھی صاحب، جاوید عباسی صاحب، ملک حیات صاحب، ملک قاسم صاحب، منور خان صاحب، مفتی جانان صاحب، نصیر محمد خان صاحب اور ثمین صاحبہ نے جو جو باتیں کی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر وقت اور ہر جگہ پر اصلاح کی گنجائش موجود ہوتی ہے اور اسی طریقے کی آراء آتی ہیں تو انسان کو آگے چلنے کا اور اس میں بہتری لانے کا موقع ملتا ہے۔ سب سے بڑی بات جو ابھی آپ کی اور ان ساروں کی آئی ہے وہ وہاں پر ڈاکٹروں کی موجودگی یا ان کی وہاں پر پوسٹنگ ہے تو ان کے حوالے سے ہے۔ اس سلسلے میں آپ اس چیز کے خود گواہ ہیں کہ ہم نے کچھ عرصہ پہلے، چار چھ، سات روز پہلے آپ ہی کے توسط سے ایک میٹنگ ہوئی جس میں ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے ایک ایسی پالیسی مرتب کرنے کیلئے کوشش شروع کی گئی ہے اور میری یہ ریکویسٹ بھی تھی کہ رولز کی بجائے ہم کوئی ایسی پالیسی لیکر آئیں جس پہ ہم یہاں پہ لیجسلیشن کر سکیں تاکہ ہمیں یہ پوسٹنگ ٹرانسفر جو کہ ہمارا بیشتر وقت اس میں نکل جاتا ہے اور اس عذاب سے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ عذاب ہے، نکلنے کیلئے ہمیں ایک راستہ ملے (تالیاں) تاکہ ہم اس سے نکل سکیں۔ دوسری بات جو سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹرز کو کنٹریکٹ پر لیا جائے۔ اب ہمارے پاس ڈاکٹرز کی کمی دو تین وجہ سے ہے۔ میں نے سپیکر صاحب! پہلے بھی آپ سے عرض کی کہ ہمارے کچھ ڈاکٹرز ہائر سٹڈیز کیلئے جاتے ہیں، ہمارے کچھ ڈاکٹرز کو باہر اپوائنٹمنٹس مل جاتی ہیں اور کچھ ڈاکٹرز ہمارے یہاں پر جو این جی اوز یا دوسرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ایک منٹ ذرا رک جائیں جی۔ کل اس پہ بارہ بجے ایک میٹنگ بلائی ہے اور میرے خیال میں سکندر خان آپ، عبدالاکبر خان، ثاقب خان، اکرم خان صاحب، یہ بہت اہم ایشو ہے، اگر کل آپ بھی بارہ بجے تھوڑا سا ان کو ٹائم دے دیں تو اس ایشو کو ضرور Resolve کرنا ہے، ایجوکیشن کا اور ہیلتھ کا جو ہے، شکریہ جی۔ آگے بڑھیں جی۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے جی۔ تو وہ یہ سارے مسئلے ہیں جن کی آپ نے بات کی کہ کل بارہ بجے میٹنگ بلائی ہے، اگر ہم اس چیز کو ریگولرائز کر لیں اور اس میں پبلک سروس کمیشن کا اپنا ایک Criteria ہے۔ انہوں نے صوبے کو پانچ زونز میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ اب ایک آدمی ایک زون سے بھرتی ہوتا ہے لیکن اس کے بعد پھر اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس زون کو چھوڑ کر دوسرے زون میں جائے تو اس میں ہمارے لئے کافی Complications ہیں اور اسی لئے میں نے آپ سے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ بجائے اس کے، رولز تو ہمارے پاس ہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ Compulsions ہوتی ہیں اور لوگ سیاسی پریشر استعمال کرتے ہیں اور ان کا ٹرانسفر / پوسٹنگ ہمارا بہت سارا ٹائم کھا جاتا ہے، اگر اس کیلئے پراپر لیجسلیشن اسی فلور پہ ہو جائے اور ایک واضح طریقہ بنا دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ اس کے اندر مسئلے کافی حد تک حل ہو جائیں گے، جہاں تک ڈاکٹروں کی وہاں پر عدم دستیابی کی بات ہے۔ دوسری بات جو درانی صاحب نے خلیفہ گل نواز، ایل آر ایچ، ایچ ایم سی اور کے ٹی ایچ کے بارے میں کہی تو یہ حقیقت ہے کہ میرے لئے کسی جگہ پہ ٹیبل، تو میں انشاء اللہ کل اس کا ان کو In writing جواب دے دوں گا اور آپ کو بھی، کہ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اور اگر اس طرح ہے تو جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں، کم از کم میں ان سے پورا حساب لوں گا اور پورے ٹاسک کے طور پہ ان کا حساب کروں گا۔ (تالیاں) پھر ہمارے عباسی صاحب اور جدون صاحب نے میڈیکولیگل وارڈ کے بارے میں بات کی کہ ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل میں میڈیکولیگل وارڈ نہیں ہے اور اگر کسی کو پرابلم ہو جائے تو اس کو ڈی ایچ کیو لے جانا پڑتا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر نہیں ہے تو I will make sure کہ وہاں پر میڈیکولیگل وارڈ ہونا چاہیئے اور اس کا پورا انتظام ہونا چاہیئے۔ (تالیاں) جاوید عباسی صاحب نے بات کی کہ بی ایچ یوز میں سات بی ایچ یوز ایسے ہیں کہ جہاں پہ سٹاف نہیں ہے تو میں بڑی معذرت کے ساتھ جاوید عباسی صاحب سے کہوں گا، یہ بات بڑی معذرت کے ساتھ، شاید ان کو یہ اچھی نہ لگے، یہ پہلے بھی میرے علم میں لے کر آئے ہیں کہ اس میں سٹاف نہیں ہے، جب ہماری ان کے ساتھ باتیں ہو گئیں، کافی ہوتی رہی ہیں اور کچھ نہ کچھ اس کا حل، ہاں ای ڈی او کی بات انہوں نے ہم سے کی ہے اور انشاء اللہ اس کا بھی ہم، میں آپ سے کہتا ہوں کہ کوئی مناسب بندوبست کریں گے۔ ملک قاسم صاحب نے بات کی کہ پرسوں ایک حادثہ ہوا تو ان سے میری پہلے ہی بات ہو چکی تھی کہ اس میں جن آدمیوں کی اموات ہوئی ہیں اور اس ہسپتال کے عملے کی غفلت کی وجہ سے ہوئی ہیں تو ایک پوری انکوائری ٹیم ہم بٹھائیں گے اور یہ بھی اس کے ممبر ہوں گے تاکہ جا کر ہمیں صحیح رپورٹ دیں

(تالیاں) تاکہ ہم اس کا انشاء اللہ بندوبست کر سکیں۔ منور خان صاحب نے بات کی کہ ان کا پی سی ون بڑے عرصے سے اٹکا ہوا ہے۔ اس میں کچھ قباحتیں تھیں جو ہم نے دور کر دی ہیں اور انشاء اللہ وہ بہت جلد پی ڈی ڈبلیو پی کی جب میٹنگ ہو گی تو اس میں چلا جائے گا اور اس پہ اس سال انشاء اللہ جولائی میں عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ جہاں تک تعلق ہے نرگس ثمین صاحبہ کا تو انہوں نے پروموشن کی بات کی اور ڈاکٹرز کی Inability کی بات کی، جناب سپیکر صاحب، آپ یقین جانیں کہ جب یہ حکومت وجود میں آئی تو ڈاکٹرز کی پروموشن پچھلے کئی سالوں سے رکی ہوئی تھی اور وہ 'پروموٹ' نہیں ہو پا رہے تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کسی ڈاکٹرز کمیونٹی میں سے کسی کو بلا کر پوچھ لیں کہ جس طریقے سے ہم نے اس دفعہ ان کو 18 to 17، 19 to 18 اور 20 to 19 پروموشنز دی ہیں اور اس میں Criteria یہ تھا کہ وہ اپنی اے سی آرز مکمل کر کے لائیں گے اور اس کی بنیاد پر وہ ہو گا، یہ ایک Criteria تھا لیکن ہم نے اس Criteria کو 'ریلکس' کیا اور ان کی پچھلی اے سی آرز کو بھول کر پانچ سال کی اے سی آرز ہم نے کہا کہ جو لے آئے گا تو He is liable for promotion اور پھر اس کو بھی 'ریلکس' کرتے ہوئے ہم نے دو سال کی اے سی آرز پہ رکھا اور اس کے اندر سینکڑوں کی تعداد میں، میں لسٹ فراہم کر سکتا ہوں کہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ سترہ سے اٹھارہ میں گئے اور اٹھارہ سے انیس میں گئے اور یہ سلسلہ ابھی چل رہا ہے، جن جن لوگوں کی اے سی آرز مکمل ہوتی جا رہی ہیں تو وہ 'پروموٹ' ہوتے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ انہوں نے بات کی ای سی جی مشینوں کی، ایم آر آئی مشینوں کی، ڈیجیٹل ایکسریز کی تو جہاں پر ایم آر آئی مشینیں لگی ہوئی ہیں، اب ایم آر آئی مشین ایسی نہیں کہ وہ ہر ڈی ایچ کیو میں لگے، ایم آر آئی ایسی مشین نہیں ہے کہ وہ ہر جگہ میں، کیونکہ وہ ایک Specialized mechine ہے اور اس مشین کی قیمت تقریباً دس کروڑ روپے بنتی ہے اور پھر اسی ایم آر آئی کے ریزلٹس کو دیکھنے کیلئے یا اس کو چلانے کیلئے ٹیکنیشنز کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر اس کے ریزلٹس کو دیکھنے کیلئے اسی لیول کے ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ہمارے صوبے میں اس وقت بہت کم ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ انشاء اللہ یہ جو اگلہ سال ہے، اس میں تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز جتنے بھی ہیں، سات کے سات اس میں انشاء اللہ یہ ایم آر آئی مشینیں لگ جائیں گی اور بجائے اس کے کہ کوئی بندہ ڈی آئی خان سے پشاور آئے یا کسی اور جگہ جائے تو یہ ایم آر آئی کی Facilities ہم ہر جگہ، اگلے سال ایم آر آئی کی مشینیں سب ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہاسپٹلز میں ہوں گی اور باقی اس میں ہر روز Advancement آتی ہے، یہ ہیلتھ ہو یا کسی بھی جگہ جس

میں ٹیکنالوجی Involve ہو، اب پہلے ایکسرے مشین ہوتی تھی، Simple X-Ray اور اس پر ایک اور مشین آئی۔ اب یہ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل میں، اب ڈیجیٹل سے بھی آگے ایک مشین آچکی ہے، پہلے اگر آپ نے دیکھا ہو گا کہ 'بلیک' سا ایک کارڈ ہوتا تھا کہ جس کو ایکسرے میں لگا کر ایکسرے نکالتے تھے، اب اس ٹیکنالوجی میں اتنی Advancement آ گئی ہے کہ کوئی بھی سفید، یہ جو Transparent plastic sheet ہوتی ہے تو اس پہ بھی وہ آسکتی ہے اور اس کی جو قیمت ہے تو وہ چارج کرتے تھے، یہ ایک Simple سی وہ آ رہی ہے تو ہم نے کوشش کی ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے اگلے سال کیلئے ہمارے لئے دو ارب روپے کا فنڈ رکھا ہے جس میں ہم نے تمام ڈی ایچ کیو ہاسپٹلز کی Equipment کیلئے، اب وہ اس سال اس میں کتنی Releases کرے گی مجھے اس بات کا علم نہیں ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ سے ہمیں جو گرانٹ آ رہی ہے تو اس میں ہم نے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کی جتنی بھی Requirements ہیں، چاہے وہ الٹرا ساؤنڈ کے حوالے سے ہے، Pathalogy equipments کے حوالے سے ہے، ان کی جو ایکسرے مشینز ہیں، ای سی جی مشینز ہیں یا جو بھی ہیں تو اس کو ہم انشاء اللہ کر سکیں گے۔ میری اور میرے محکمے کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ ہم کسی نہ کسی طریقے سے، کیونکہ ہر جگہ پہ اگر آپ کا کوئی عیب ہو تو چپ نہیں سکتا ہے لیکن یہ محکمہ ایسا ہے کہ اگر اس کا عیب ہو تو وہ چھپ بھی سکتا ہے، وہ زمین کے اندر جا کر پھر اس کے اوپر لوگ فاتحہ پڑھتے ہیں، خیر زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن ہمیشہ میری یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے محکمے کے ساتھ مل کر جو بھی بہتری اس میں لا سکوں تو وہ میں انشاء اللہ ضرور، لانے کی کوشش بھی کی ہے اور انشاء اللہ لاؤں گا بھی۔ دوسرا یہ کہ مفتی جانان صاحب نے جو بات کی تو اس کے حوالے سے تو میں ایک ہی بات کر سکتا ہوں۔ انہوں نے تو بڑی محبت کا اظہار کیا ہے کہ کسی بھی صورت میں میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس نہیں لیتا لیکن میں ان کی تسلی کیلئے ایک دو باتیں ان کے گوش گزار کر دوں: جس ڈسپنسری کے حوالے سے انہوں نے بات کی تو سپیکر صاحب، آپ کے علم میں بھی ہے اور باقی تمام ممبران کے علم میں بھی ہے کہ وہ 09-2008 کی امبریلا سکیمز میں تھی اور امبریلا سکیمز میں مصیبت یہ ہوتی ہے کہ اگر دو سو سکیمز ہیں، ان میں ایک سو ننانوے کے کاغذات اور لینڈ کا مسئلہ ختم ہو اور ایک کا نہیں ہو تو وہ ایک سو ننانوے بھی لٹک جاتی ہیں۔ تو یہ اس وجہ سے لٹکی ہوئی تھی، اب وہ ٹھیک ہو چکی ہے اور پی ڈبلیو ڈی سے بھی کلیئر ہو چکی ہے۔ اگلے سال، جس سال کی ہم بات کر رہے ہیں تو اس میں یہ ہے اور اس کے علاوہ آپ نے بجٹ سپیچ میں بھی یہ دیکھا ہو گا کہ ہم نے مزید دو سو ڈسپنسریز کا یا

جس کو ہم نے کمیونٹی ہیلتھ سنٹر کا نام دیا ہے، وہ کریں گے۔ انہوں نے بات کی ایمولنسز کے حوالے سے، تو میں نے ابھی بات کی کہ فیڈرل گورنمنٹ سے جو پیسہ مل رہا ہے تو اس کے اندر ہم نے پچاس ایمولنسز کی 'پروویژن' رکھی ہے اور ہر ڈی ایچ کیو کو دو ایمبولنسز دیئے جائیں گے۔ جہاں تک درانی صاحب نے کہا کہ یہ اس کو 'انشور' کریں کہ ایمبولنس کا جو تیل ہے یہ ایمبولنس میں جائے اور جنریٹر کا جنریٹر میں جائے، ہم تو اپنی پوری کوشش کرتے ہیں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ Man to man بھی وہاں اس کا، یہ منتخب نمائندے چونکہ اپنے حلقے میں پھرتے ہیں تو ان کی بھی اس پر نظر ہوتی ہے تو یہ وقتاً فوقتاً ہمیں گائیڈ کرتے رہیں گے کیونکہ یہ تمام ہمارے 'کولیگز' ہیں، قابل قدر ہیں اور ان کی رائے بھی 'نیچرلی' ، کیونکہ جب یہ تکلیف سے گزرتے ہیں اپنے حلقوں میں یا اپنے علاقوں میں اور وہ اگر ہمیں 'پاس آن' کرتے ہیں تو ہماری بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس پر جتنا بھی بہتری سے عمل درآمد کر سکیں تو بہتر ہوگا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک دفعہ پھر ان تمام ممبران صاحبان سے درخواست کروں گا کہ اپنی یہ کٹوتی کی تحریکیں واپس لے لیں تو مہربانی ہوگی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی ترند صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر! مفتی جانان صاحب نے جو درخواست کی ہے، اگر وزیر صاحب اس پر جلد عمل درآمد کروادیں تو ہم ان سے گزارش کریں گے اور انشاء اللہ وہ اپنی تحریک واپس لیں گے، بڑے شریف آدمی ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ خصوصی طور پر۔ مفتی جانان صاحب جیسے بزرگ، ایسے Sincere اور اچھے انسان بہت کم ہوتے ہیں تو ان کا خصوصی خیال رکھیں شاہ صاحب۔ آپ بھی بہت اچھے انسان کے بیٹے ہیں۔ جی دا د چا تحریکو نه چه دی کنه، ترند صاحب، حافظ اختر علی صاحب۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند:</u> جناب سپیکر صاحب، د منسٹر صاحب د ایشورنس نه وروستو زهٔ خپل تحریک Withdraw کوم جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

<u>حافظ اختر علی:</u> Withdraw کوم جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں نے ان سے جو درخواست کی ہے تو انہوں نے، اس سلسلے میں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، یہ اچھے آدمی ہیں، وزیر صحت بھی ہیں، ان کی صحت بھی بہت اچھی ہے اور اچھا۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ (قہقہہ) عنایت اللہ جدون صاحب نے تو پہلے Withdraw کیا ہے نا۔ غلام محمد صاحب! Withdraw یا Contest کرتے ہیں؟

جناب غلام محمد: جی میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب نے Withdraw کیا ہے۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں بہت مشکور ہوں منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے اپنی انفارمیشن ہمارے ساتھ شیئر کی ہے اور بہت کھلے دل سے انہوں نے ہماری باتیں سنی ہیں۔ ہمارا مقصد کہیں بھی اس طرح نہیں ہے کہ ہم Criticize کریں بلکہ محکمے میں بہتری لانے کیلئے ہم نے باتیں کی تھیں۔ میں ان کا بڑا مشکور ہوں اور میں یہ بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے میں ایک آدھ ہاسپٹل کی اپ گریڈیشن بھی ابھی شروع کی ہوئی ہے تو اس کیلئے بھی میں ان کا مشکور ہوں۔ میں نے جو باتیں کی تھیں تو وہ Good faith میں کی تھیں تاکہ محکمے کی کارکردگی میں بہتری آسکے۔

جناب سپیکر: قاسم خان خټک صاحب! تاسو خو Withdraw کړے دے کنه؟

ملک قاسم خان خٹک: او جی۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! تاسو خو Withdraw کړے دے؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جی سر۔

جناب سپیکر: دا مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان او جی، زهٔ هم Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نصیر محمد خان صاحب! Withdraw کړے دے؟

جناب نصیر محمد میدادخیل: میں Withdraw کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: دا نرگس ثمین بی بی۔۔۔۔۔

Ms. Nargis Samin: Withdrawn.

Mr. Speaker: Now the question before the House is that Demand No. 13 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 14.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ میں جناب وزیراعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تیس کروڑ، پینتیس لاکھ، پینتالیس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ مہربانی جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees thirty crore, thirty five lac, forty five thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Communication and Works.

Cut Motions on Demand No. 14. Akram Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، زۂ خپل تحریک واپس اخلم جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

(تالیاں)

جناب سپیکر: اقبال دین صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: میں اس پہ دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant be reduced by rupees ten only. Israrullah Khan, not present, lapsed. Sanaullah Khan Miankhel, not present, lapsed. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Kushdil Khan Advocate Sahib, not present, lapsed. Sardar Aurangzeb Khan.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی تحریک واپس کرتا ہوں اور ساتھ میں ایک بات سپیکر صاحب! کہنا چاہونگا کہ جہاں پہ ہم محکموں کی ناقص کارکردگی منسٹرز صاحبان کے نوٹس میں لاتے ہیں تو وہاں پر کسی محکمے کے سربراہ کی جو اچھائی ہے، ان کی جو اچھی کارکردگی ہے تو اس کو بھی Appreciate کرنا ہمارا حق بنتا ہے۔ میں سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو شاہ صاحب سے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you, thank you. Sikandar Hayat Khan.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of rupees one thousand on Demand No. 14.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Syed Muhammad Ali Shah Bacha. Muhammad Ali Shah, not present, lapsed. Atiq-ur-Rahman, not present, lapsed. Abdul Sattar Khan, not present, lapsed. Ghulam Muhammad Sahib.

جناب غلام محمد: میں مطالبہ زر نمبر 14 میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Fazlullah Khan.

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، زۀ د خپل قابل قدر وزیر اعلیٰ صاحب په آنر کښې او د خپل سیکرټری صاحب په آنر کښې دا واپس کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: محکمہ کے سیکرٹری کی اچھی کارکردگی کی وجہ سے Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، محکمے کی اچھی کارکردگی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں چیف منسٹر صاحب نے بڑا وہ رکھا ہوا ہے اور سب سے اچھی بات اس بجٹ میں یہ ہوئی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ اس دفعہ وہ روڈز، پچھلی دفعہ جن کی پوری طرح Liabilities کلیئر نہیں تھیں، وہ پیسے بھی انہوں نے کلیئر کرنے کیلئے رکھے ہوئے ہیں، تو میں مطمئن ہوں اور میں یہ Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Hayat Khan.

جناب حیات خان: چونکه دا محکمه د وزیر اعلیٰ صاحب ده او سیکرټری صاحب پخپله ذاتی طور باندے یو ښه شخصیت دے نو په دے وجه باندے زۀ Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب او بل څوک بنایئ تاسو، هغه سیکرټری څوک دے ؟

جناب حیات خان: حبیب صاحب دے۔

جناب سپیکر: ښه ښه۔

جناب حیات خان: حبیب علی صاحب دے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ قاسم خان خٹک صاحب، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: میں تیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty thousand only. Mufti Kifayatullah Sahib, not present, lapsed. Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: زۀ د وزیر اعلیٰ صاحب د شرافت او سیکرټری صاحب زمونږ علاقے والا دے نو زۀ د هغوی د وجے نه جی، دا روډ یو کلو میټر نه دے هغوی را کړے، بس زۀ دا واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Anwar Khan Sahib, not present, lapsed. Naseer Muhammad Khan Sahib.

ستاسو هم دا علاقے کښے دے کنه؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: Withdraw کوم سر۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: Withdraw کوم چه د ومره خلقو صفت او کړو نو یقینی خبره ده چه ښه خلق به وی جی۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری میں موجود صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Speaker: Thank you. Wajih-uz-Zaman Khan. Not present, lapsed. Nighat Yasmin Orakzai. Not present, lapsed. Dr. Iqbal Din Fana Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، دا د کټوتئ تحریک ما دلته صرف د دے وجے نه پیش کړے دے چه په دے ټائم کښے زما په علاقه کښے یو روډ شروع دے ، لاچی ټو هنگو، هنگو د پاره د کوهاټ نه یو روډ

شته، کوهاټ ټو هنګو. کله چه هغه روډ بند شی نو بیا دوه 'الټرنیټ روټس' ، روډز نور شته جی، یو روډ دے ، هنګو ټو نیشنل انډس هائی وے ، چه هغه زما په حلقه کښے دے ، سماری ویلی کښے دے. دویم 'الټرنیټ روټ' هنګو ټو لاچی دے او هغه په درملک ویلی کښے دے. اوس دریم 'الټرنیټ روټ' چه د دے د پاره منظور شوے دے نو هغه دغه دواړه 'الټرنیټ روټس' چه د یو بل نه شپږ کلو میټره لرے دی، د دوئ په مینځ کښے یو بل 'روټ' روان دے هنګو ته او خوند دا دے چه دا دواړه 'الټرنیټ روټس' په یوه یوه ویلی کښے تیر شوے دی، په Plain area کښے تیر شوے دی، صرف یو غر کراس کوی او اخوا ته هنګو ویلی ته رسی. دغه دوه ویلیز شرقاً غرباً واقع دی. سیکرټری صاحب به هم د دے نه خبر وی، د محکمے نور کسان چا چه د دے Lay out ورکړے دے ، هغه به هم د دے نه خبر وی. دغه دواړه 'الټر نیټ روټس' چه کوم دی، په دے دواړو باندے یو یو مکمل U/C دے چه د هغوی کلی ئے Connect کړے دی. اوس دا دریم کوم 'الټرنیټ روټ' چه جوړیږی لګیا دے ، دا بیخی په غرونو کښے دننه جوړیږی دغه دواړه ویلیز ته، هغه غریزے سلسلے باندے په خپلو کښے جدا شوے دی او داسے غریزه سلسله ده چه په دیکښے د ورځے هم مفروران ګرځی. ما بار بار د وزیر اعلیٰ صاحب نه هم Recommendation اغستے وو چه په ځائے د دے چه دریم 'الټرنیټ روټ' جوړیږی نو دا Already چه کوم دوه 'الټر نیټ روټس' شته، د دوئ د Widening د اوشی، د دوئ Rehabilitation د اوشی بلکه یو 'روټ' چه هغه مختصر ترین 'الټرنیټ روټ' دے ، کوهاټ ته هم نزدے دے او د هغے فاصله هم کمه ده، کوم چه په سماری ویلی باندے راتیریږی، د هغے نیمے پورے Rehabilitation هم شوے دے ، 20 feet wide road هلته نه راوان دے ، هنګو نه سماری پورے رسیدلے دے او د سماری تر انډس هائی وے پورے صرف آټه دس کلو میټره پاتے دے. نو زما عرض دا وو صرف او صرف د دے کټوتئ تحریک پیش کولو چه دغه خبرے زهٔ اوکړے شم چه دغے روډ باندے د دوباره نظر ثانی اوشی او انشاء الله چه زما دے خبرے ته به محکمه چه کوم دے ، په دے باندے نظر ثانی اوکړی او باقی زهٔ د کټوتئ تحریک واپس اخلمه.

جناب فضل الله: پوائنټ آف آرډر. پریس ورونړه بهر ته تلے دی.

جناب سپیکر: بس هغه که تلے دی نو تاسو خو ناست یئ کنه، په آرام کښینه۔ (قہقہہ) زما د هغوی سره کار نه دے ، ستاسو سره کار دے۔ سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، زۀ ستاسو مشکور یمه چه ما له مو موقع راکړه په دے اهم ډیپارټمنټ باندے د خبرو کولو۔ جناب سپیکر، ما چه پرون کله کټ موشن پیش کولو نو ما دا خبره کړے وه جناب سپیکر، چه دلته کښے مونږه کټ موشن پیش کوؤ نو د هغے بنیادی وجه دا وی چه مونږ غواړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سکندر خان! یو منټ۔ د دے آنریبل ممبر صاحب تسلی اونه شوه، ستاسو د میډیا کوریج هسے هم د ناظمانو نه کم دے ، په هغے ولے زړه خورئ، خپلے مسئلے مو هم دی او ایشوز دی بس هغه وایئ۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): په دۀ لږ ډیر چړ وراغلئ ځکه دا کشر دے ، خیر دے۔

جناب سپیکر: دا کشر دے کنه۔

وزیر اطلاعات: نن د دے اسمبلئ نه سکول جوړ شو، هغه غریب لږ خفه شو، خیر دے جی۔

جناب سپیکر: زما کشر دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه هغه، د میډیا ، زمونږ د خپل لوکل میډیا کوریج ته لږ اوګورئ چه هغه مونږ له څه راکوی؟ هغه پریږدئ، په هغے زړه مه خورئ، د خپلے علاقے څه ایشوز چه دی، هغے پورے انبنلئ۔ میډیا د هغه خلقو فوټوان راواخلی چه هغه څه نورے طریقے دی۔ ځه سکندر صاحب! بسم اللّٰه جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، ستاسو مشکور یمه۔ څنګه چه ما خبره کوله جی چه بنیادی مقصد د کټ موشن راوستلو زمونږ دا وی چه اصلاح اوشی او جناب سپیکر، دا چونکه یوه ډیره اهمه محکمه ده، دے محکمے سره چونکه زیات زمونږ د ډویلپمنټ Execution تړلے دے او د دے محکمے په ښه کارکردګئ باندے زمونږ د نورو محکمو کارکردګی Depend کوی جی۔ مونږه

هر کال په دے خوشحالیږو چه مونږه خپل ډویلپمنټ بجټ زیاتوؤ لګیا یو خو جناب سپیکر، بل خوا ته چه مونږه اوګورو نو د هغے ډویلپمنټ هغه رزلټ نه رااوځی ځکه چه کومه کوالټی پکار ده یا کومے طریقے سره چه هغه کار کیدل پکار وو هغه هغے شان نه کیږی۔ که مونږه دے کال کښے وایو چه زمونږه اے ډی پی 69 بلین ته لاړه خو جناب سپیکر، په دے هم ګورئ چه د Rates revise کیدو باوجود که مونږه نن اوګورو لکه نن که د یو سکیم د پاره لس لاکهه ایښودلے شوے وی نو زما خیال دے چه Hardly چرته پینځه یا شپږ لاکهه روپئ به پرے لګوی او نور پته نشته چه هغه کوم خوا ته ځی او هغے کوم ځائے کښے Wastages کیږی؟ جناب سپیکر، دا زمونږ د پاره ډیر د سوچ مقام دے ځکه چه که دا شے هم داسے روان وی نو مونږه خو ځان په دے خوشحالوؤ چه روزانه زمونږ د اے ډی پی سائز زیات شو او زمونږه ډویلپمنټ بجټ زیات شو خو هغه بنیادی مسئلے چه کومے دی، هغه هم هغه شان پاتے کیږی۔ جناب سپیکر، دے طرف ته که مونږه توجه ورنه کړه نو د هغے به دا نتیجه رااوځی چه یو وخت به داسے راشی چه مونږ به د ډویلپ کیدو په ځائے به نور وروستو 'بیک' ورړ طرف ته روان شو او دا رو رو هغے سټیج ته مونږه تقریباً رسیدلے یو جناب سپیکر۔ دا ولے داسے کیږی جناب سپیکر؟ زما ورونړو خو دلته کښے د سیکرټری صاحب ډیر تعریف اوکړو او واقعی زهٔ هم د هغوی تعریف کومه او ډیر شریف سړے دے خو خبره دا ده چه هغه لحاظ سره په خپله محکمے کښے بے اختیاره هم دے، دغه هم مونږ ته پته ده ځکه چه کومے طریقے سره پکار ده چه د هغوی په محکمے باندے کنټرول وے، هغه اختیار هغوی له ورکړے شوے نه دے، په هغے کښے نور خلق ګوتے وهی او د هغوی اختیار زیات دے، د سیکرټری صاحب اختیار چه دے، هغه زما خیال دے چه د خپل دفتر د حده پورے وی نو د هغه به وی، په نوره محکمه باندے په هغے لحاظ سره زما خیال دے چه د هغوی اختیار به هغه شان نه وی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، که په دے محکمه کښے تاسو اوګورئ، هره محکمه کښے چه که تاسو اوګورئ نو جونیئر خلق اوچت کړی او هغوی په سینیئر پوسټ باندے اولګوی، نو هغے محکمه کښے یو Heart burning شروع شی او د هغے اثرات دا کیږی چه هیڅوک هم صحیح طریقے سره کار بیا نه کوی۔ نن که

مونږه ورکس اینډ سروسز ته اوګورو جناب سپیکر، نو ډیر پوسټس ئے داسے دی چه په هغے باندے جونیئر کسان لګیدلے دی، بلکه داسے دغه هم شته چه ایس ډی او ګانو سره د ایکسیئن چارج هم دے او د ایس ای چارج هم ورسره دے۔ جناب سپیکر، یو خوا ته مونږه وایو چه یار دا محکمه به څه ډیلیور کوی او بل خوا ته چه داسے کسان مونږه اولګوؤ نو د هغے به څه اثرات رااوځی۔ جناب سپیکر، اصل کښے تاسو اوګورئ، هغه چیک اینډ بیلنس والا خبره ده چه مونږه وایو ټرانسپرنسی راشی، مونږه وایو چه محکمه کښے بهتری راشی، د محکمے کار د ټهیک اوشی نو هغه به هله کیږی چه هغه افسر باندے هم د پاس نه چیک وی۔ چه تاسو یو افسر له د ایس ډی او، د ایکسیئن او د ایس ای چارج ورکړئ نو هغه باندے د څه شی چیک پاتے شو؟ جناب سپیکر، بیا خاصکر یو ډیر عجیبه روایت او یوه سلسله ده دے محکمے کښے او هغه دا ده چه هغه ټینډرنګ پراسس صحیح'فالو' کیږی نه۔ ټهیک ده، اخبار کښے خو اشتهار ورکړے شی خو چه په کومه ورځ باندے ټینډرز کول وی، په هغه ورځ باندے داسے خلق شته چه هغوی وائی چه یره جی لا'اے' ،'اے' نه دے راغلے او مونږه دا ټینډر نه شو کولے، چه خلق واپس کړی، ټهیکیداران واپس کړی نو بیا د هغے نه پس څه منظور نظر خلقو کښے فارمونه تقسیم شی او د هغے بیا یو طریقه کار جوړ کړے شی۔ جناب سپیکر، که دا سلسله روانه وی نو بیا د مونږ دا سوچ کله هم اونه کړو چه مونږه به هغه شان ترقی کولے شو۔ جناب سپیکر، دے محکمه کښے د اصلاح ډیر زیات ضرورت دے او دے طرف ته که توجه ورنه کړے شوه نو د هغے اثرات به په ټولو محکمو باندے راځی۔ ما مخکښے هم وئیلے وو، دا هیلتھ سره هم Related ده، دا ایجوکیشن سره هم Related ده، څومره چه Service and delivery related محکمے دی نو د هغے ټولو سره د دے یو تعلق او یو دغه پاتے دے۔ جناب سپیکر، دیکښے چه کومے طریقے سره پوسټنګ/ ټرانسفرز کیږی، زۀ په هغه ډیټیل کښے تلل نه غواړمه او هغه زما خیال دے چه هر یو کس ته پته ده، اوس خو اخبارونو کښے هم راځی او هر ځائے دغه کیږی۔ جناب سپیکر، زۀ دا دغه غواړمه خو ما ته پته ده چه دے محکمه کښے به اصلاح نه راځی ځکه چه د دے محکمے نه خلق ویریږی او د هغے بعضے وجوهات دی۔ ما

ته دا سے څه نه ښکاري چه څه اصلاح به راشي خو کم از کم ما دا غوښتل چه زۀ خپله خبره 'آن دی ریکارډ' راولمه چه دا دا څیزونه دے محکمه کښے کیږی لګیا دی۔ جناب سپیکر، ګورو چه اوس وزیر صاحب څه د دے جواب راکوی؟

<u>جناب سپیکر:</u> کمزورئ وی سکندر خان۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر، دا پریس والا بهر وتے دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه نه، هغه زما په خیال تنګ شوے دی جی، د هغوی د رپورټنګ ټائم۔

(قطع کلامی)

<u>قائد حزب اختلاف:</u> د ننه ناست وو جی خو څه خبره به راغلے وی۔ ما وئیل که۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر، یو سیکنډ خبره به اوکړو جی۔ ستاسو په علم کښے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ولے نه، اوکړئ کنه جی۔

<u>وزیراطلاعات:</u> هغه ملګری جی دلته ناست وو، دے خپلے کمرے ته د ننه شوے وو، د هغوی څه مسئله وه۔ تاسو چه کومه خبره اوکړه نو هغوی ټول بهر ته لاړل او هغوی واک آؤټ اوکړو۔ هغوی وائی چه سپیکر صاحب وائی چه دوئ فوټو په بل څه راولی۔ وائی، مونږ ته خو دا پته نشته چه مونږه ئے په څه راولو؟ نو زۀ خو جی لاړم او ما وئیل که ستاسو اجازت وی نو بیا خو زۀ ورځم چه هغوی رضا کړم، پخلا کړم چه را ئے ولم۔

<u>جناب سپیکر:</u> رائے وله۔ دا خو زمونږ د سسټم یوه حصه ده، میډیا ورونړه خو زمونږ ضروری حصه ده، رائے ولئ۔

<u>وزیراطلاعات:</u> بالکل جی دغه رنګ، بیا چه راشي خوابږه الفاظ ښه شے دے او زۀ ئے راولمه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه نه، ولے نه، ولے نه جی۔ دا ټول ورونړه راوله، زمونږ خو ورونړه دی۔ د دوئ خوارانو لږ وس نه رسی، هغه مالکان ئے لږ راوله۔ جی غلام محمد صاحب۔ سکندر خان! تاسو دا یوه خبره ډیره ښه اوکړه خو چه کوم کښے دا Competition ډیر زیات اوشی کنه، زما په حلقه کښے 'نرپ' روډونه دی او

د ریم کال دے چه نه ټهیکیدار کار کولے شی، Fifty percent below باندے په مقابلو کښے اغستے دی او نه هغه پریښودے شی، چه د ورلډ بینک دی او که د کوم خائے پیسے دی؟ (قطع کلامی) او، دلته بیا په ایریګیشن کښے هم داسے څه سپیره خلق شته۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دا دوه Extremes چه اونه شی نو بیا هم سکیم نه پوره کیږی، دا دغه دے جی۔

جناب سپیکر: نو په دے باندے کښینئ او څه لار ورله رااوباسئ کنه۔ دا ټینډرنګ والا معامله واقعی ډیره دغه ده جی۔ جی، غلام محمد صاحب۔ مختصر مختصر وایئی چه یو څو دغه۔۔۔۔۔

جناب غلام محمد: شکریہ۔ جناب سپیکر، اب منسٹر صاحب بھی سامنے بیٹھے ہیں، سیکرٹری صاحب بھی سامنے بیٹھے ہیں، سر، دل گوارا نہیں کرتا کہ میں کچھ بولوں، میری 'ابزرویشنز' تو کافی تھیں، بہر حال میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کرکے واپس آ گئے)

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یو منټ جی۔ دا د میډیا ورونړه راغلل، د میډیا ورونړو ته که زما په څه خبره باندے دغه رسیدلے وی نو زهٔ ستاسو نه معافی غواړمه۔ تاسو زمونږه ورونړه یئ، زمونږ د سسټم یوه حصه یئ۔ دا کافی محنت او زمونږ د اسمبلئ آب و تاب هم تاسو سره دے۔ کله کله زمونږه هم لږه ګیله کیږی چه هغه ستاسو لاس پکښے نه وی، د مالکانو لاس وی پکښے چه د اسمبلئ پروجیکشن هغه هومره نه کیږی، نو دا دے نن تر لیټ پورے ناست یو، تاسو Appreciate کوؤ چه مونږ سره دے تکلیف کښے یو رنګے حصه اخلئ۔ زمونږه ورونړه یئ جی۔

(تالیاں)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، زهٔ د هغوی د اړخه ستاسو ډیره شکریه ادا کوم، کله کله داسے اوشی، زما دے ورونړو ته هم خواست دے چه په زړه به څه خبره نه اخلئ او کوریج به د مخکښے نه لږ سیوا کوئ او ستاسو ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: ډیره شکریه۔ جی، ملک قاسم خان خټک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر۔ زمونږ د تعمیرات محکمه ډیره اهمه محکمه ده خو زهٔ جی ډیر افسوس کوم چه لکه څه رنګ ډاکټر صاحب اووئیل نو زما په حلقه کښے داسے یو اهم روډ چه ایکس چیف منسټر درانی صاحب منظور کړے هم دے، انډس هائی وے تا دره تنګ ډیر اهم روډ دے جی، Via تخت نصرتی او دویم کال دے چه هغه ته په څه وجه باندے دوئ پیسے نه ایښودے او دا د خصوصی توجه محتاج دے۔ زهٔ آنریبل منسټر صاحب ته ریکویسټ کوم On behalf of Chief Minister چه زمونږه روډز ته د فنډز Provide کړی چه دا مخکښے سر ته اورسیږی۔ شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ جی منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب تھک گئے ہیں، آپ بھی لیکن آج بیٹھنا ہے۔ جی بسم اللہ۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بالکل جی۔ میرے خیال سے، پښتو کښے به اووایم۔ سکندر خان چه کومے خبرے اوکړے نو داسے به اووایو چه دا الزامات په دے محکمه باندے، دا څه نن ورځ نه ده، دا زما خیال دے کله راسے چه دا محکمه جوړه ده، یا زهٔ خو وایم چه سرکاری څومره محکمے جوړی دے نو هر یو باندے دا الزام لګی، دا ډیرے جنرل خبرے دی او په دیکښے داسے څه Specific instance دوئ Quote نه کړو چه یره فلانے یو ټینډر داسے شو یا داسے شو۔ دوئ جنرل یو Assumption باندے خبرے اوکړے چه یره داسے کیږی، داسے پریکټس دے۔ زهٔ دا وایم چه نن سبا خو عدالتونه ډیر کهلاؤ دی، میډیا کهلاؤه ده، هر څه دغه دی او د دے هر څه باوجود که داسے کیږی نو پکار دا ده چه دا Identify شی او کم از کم زمونږ نالج ته پکار ده چه دا خبرے رااورسی او په فلور باندے چه داسے کیږی هغے نه مخکښے پکار دا ده چه یره Appropriate چه کوم د هغے Competent authorities وی، هغوی ته دا شے رپورټ کړے شی او کوالټی چه

کومه ده جی، دیکښې اوس مسئله دا ده چه یو خو زمونږ طریقه کار دوه دی، یو چه کوم مونږ عام مکسچر باندے دا روډز جوړوؤ نو واقعی د هغے کوالټی ښه نه وی خو که هغه تاسو 'پری میکس' والا روډ جوړوئ او Qualitative روډ جوړوئ نو Definitely په هغے باندے به خرچه هم زیاته راځی او هغے ته مونږ خلق تیار هم نه یو، نو اوس خو مونږه سل کلو میټره جوړوؤ نو بیا به 30 کلومیټر جوړوؤ، لکه د خرچے به دومره فرق شی۔ زۀ دا وایمه چه یره داسے جنرلائزډ الزامونه لګول، دے باندے د څه Specific instance دوئ Quote کړی چه یره فلانی دغه کښې ګړبړ شوے دے نو د هغے جواب به ورله ورکړو خو بهرحال There is always a rule for improvement، سی اینډ ډبلیو کښې د'امپرومنټ 'ضرورت شته او باقی د سیکرټری صاحب دوئ خبره اوکړه، زما په خیال رولز آف بزنس کښې سیکرټری چه څومره 'پاورفل' دے دومره خو زما په خیال منسټر هم نه وی، نو بالکل هغه اختیارمند دے او د هغه د دستخط نه بغیر هیڅ هم نه شی کیدے او دا ټولے غلطے خبرے دی جی، خو دا ده چه بیا هم لکه د'امپرومنټ 'ګنجائش شته او پکار ده چه اوشی په سی اینډ ډبلیو کښې۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اقبال دین صاحب! تاسو۔۔۔۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین</u>: زۀ واپس اخلم جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Mr. Ghulam Muhammad Sahib.

<u>جناب غلام محمد</u>: میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Malik Qasim Khan Sahib.

<u>Malik Qasim Khan Khattak</u>: Withdrawn.

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Mr. Sikandar Khan Sherpao Sahib.

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر صاحب، زۀ خو د وزیر صاحب په خبرو پوهه نه شوم جی۔ زما خو دا خیال وو چه وزیر صاحب ډیر عوامی کس دے او پکار ده چه دوئ ته هم دا بعضے خبرے رسیدلے وے خو نن را ته لږ دا احساس کیږی چه زما خیال دے هغه شان د عوامو سره لږه رابطه کمه شوے ده ځکه چه د دے محکمے باره کښې خو هر څوک خبر دی او هر څوک دغه کوی او It's the writing on the wall. والا خبره ده۔ بل جناب سپیکر، زۀ په دے خبره پوهه نه شوم، وائی چه یره دا د هرے محکمے باره کښې وئیلے کیږی۔ که هغه هره

محکمه باره کښے وئیلے کیږی او که نه وئیلے کیږی خو دا خو زمونږ کار دے چه مونږه به پکښے بهتری راولو، نو د دے دا مطلب خو نه دے چه مخکښے نه یو محکمه داسے رارروانه ده نو نوره د هم خرابه شی۔ مونږه به صرف دغه په ځان کښے یو ذمه واری راپیدا کوؤ چه بهئ مونږ د یو شی د ټهیک کولو کوشش کوؤ خو جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پکار ده جی، پکار ده۔ زمونږه یو سټینډنګ کمیټی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کښینئ، لاء منسټر صاحب! کښینئ۔ دومره ډیبیټ ترے نه سازوؤ۔ زمونږ د اسمبلئ سټینډنګ کمیټی شته، دا Matter که تاسو هغے کښے لږ، که دواړه ورته کښینئ او د 'امپرومنټ' د راوستو د هغه ځائے نه کوشش اوکړئ، اوس دلته د کټ موشن خبره ده۔ Should I put it to vote or withdrawn?

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ووټ پرے اوکړئ۔

Mr. Speaker: Now I put this cut motion to vote.

د دے کټ موشن چه څوک په Favour کښے دی They may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: د دے خلاف چه څوک دی۔۔۔۔۔

(شور)

Mr Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. Cut Motion is dropped. Now the question before the House is that Demand No. 14 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 15: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 15.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ میں جناب وزیر اعلیٰ، خیبر پختونخوا کی طرف سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب، ننانوے کروڑ، انسٹھ لاکھ، پچاسی ہزار، ایک سو ساٹھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ مہربانی جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion, ninty nine crore, fifty nine lac, eighty five thousand, one hundred & sixty only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Roads, Highways, Bridges and Buildings Maintenance.

Cut Motions: Janab Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Iqbal Din Fana Sahib. Not present, lapsed. Mr. Israrullah Khan Gandapur. Not present, lapsed. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand.

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Sanaullah Khan. Not present, lapsed. Hafiz Akhtar Ali Sahib. Not present, lapsed. Sardar Aurangzeb Khan.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں بھی Withdraw کر لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Ghulam Muhammad Sahib.

Mr. Ghulam Muhammad: Withdrawn.

Mr. Speaker: Thank you. Withdrawn. Mr. Qalandar Khan Lodhi Sahib.

Haji Qalandar Khan Lodhi: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: میں بھی اپنی تحریک واپس لیتا ہوں اور ساتھ ملک قاسم سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ بھی واپس لیں۔

(قہقہے/تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Hayat Khan Sahib.

جناب حیات خان: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

(شور)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, lapsed. Mr. Muhammad Anwar Khan. Not present, lapsed. Mr. Naseer Muhammad Khan.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں پانچ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Ms. Nighat Yasmin Bibi. Not present, lapsed. Mr. Wajih-uz-Zaman Sahib. Not present, lapsed. Ji, Malik Qasim Khan Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر، واپس کړے به مے وو خو څه خبره پکار ده چه وی۔ د صوبے د سړکونو چه کوم حال دے ، Maintenance and Repairs او څو ځله په بجټ کښے په دے باندے د روډ قلی باره کښے خبرے اوشوے خو په دے بجټ کښے مونږ د قلیانو څه ګنجائش اوونه لیدو چه دا Repairs, maintenance نن وخت کښ، زۀ خو خپلے ضلع کښے چه کوم ځائے ته ځم دا روډونه د Maintenance حوالے سره، د ریپیئر حوالے سره د خصوصی توجه طلب ګار دی او جناب والا ، دا قلی چه کوم دی، زۀ دا یقین کوم چه لکه څه رنګ په دے فلور وعده شوے وه زمونږ د کمیټئ چه د قلی خپل کوم پوستونه دی، هغه د بحال کړی۔ شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you. Withdrawn?

Malik Qasim Khan Khattak: Withdrawn Sir.

سره د دے ایشورنس، دے منسٹر صاحب ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب۔ جناب سپیکر، کسی بھی علاقے کی ترقی کیلئے شاہرات کی حالت کو بہتر بنانا از حد ضروری ہوتا ہے۔ ایک چیز میں آپ کے توسط سے پورے ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں

اور وہ یہ کہ کراچی سے لیکر ہمارے پختونخوا صوبے تک 'مین' ایک ہائی وے آرہا ہے جس کو انڈس ہائی وے کہتے ہیں جی۔اس سے خدا نخواستہ اگر کہیں تکلیف پیدا ہو جائے تو جتنی بھی ٹریفک کراچی سے یا جنوبی پنجاب سے ہمارے صوبے کی طرف آرہی ہوتی ہے تو وہ Divert ہو کر، ڈیرہ اسماعیل خان سے Divert ہو کر درہ تنگ پر ہمارے پشاور یا دوسرے اضلاع تک پہنچتی ہے۔اگر وہاں پر بھی کوئی پرابلم ہو تو تیسرا راستہ ہمارے پاس شکردرہ کا آجاتا ہے۔اگر خدا نخواستہ یہ دو جگہیں بھی بند ہو جائیں تو ہمارے پاس کراچی سے صوبہ پختونخوا تک پہنچنے کا ایک واحد ذریعہ ہے اور وہ ہے پھر پنڈی میانوالی راستہ ،تو اس سلسلے میں ہمارے اپنے ہاں انڈس ہائی وے کے متبادل ایک سڑک جو 'آل ریڈی' تقریباً ڈبل بھی ہو چکی ہے لیکن اس میں کچھ علاقہ ہماخیل سے لیکر غزنی خیل تک، یہ سیکرٹری صاحب اور دوسرے متعلقہ افسران صاحبان جو یہاں پر موجود ہیں،ان کے علم میں ہے کہ اگر خدا نخوستہ کہیں پر بھی روڈ بلاک ہو جائے تو وہ روڈ بھی بند ہے،اگر اس کو بنا دیا جائے تو ہمارے پاس ایک دوسرا متبادل راستہ موجود ہوگا، نمبر 1 یہ بات ہے جی۔ نمبر 2 یہ کہ پچھلے دور حکومت میں بھی Resurfacing، شاہرات کی Resurfacing ضلعی حکومتوں کو دی گئی تھی۔ چونکہ ضلعی حکومتیں اس وقت نہیں ہیں تو ہماری سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جی، خاصکر میں اپنے ضلع کی بات کرونگا کہ وہاں پر اگر آپ سڑکوں پر چلے جائیں تو وہاں پر Resurfacing تقریباً پانچ چھ سال سے نہیں ہوئی۔ سڑکیں ہماری خراب ہوتی جارہی ہیں،اس سے پہلے کہ وہ ختم ہو جائیں تو بہتر ہے کہ اگر ان سڑکوں کی، شاہرات کی Resurfacing ہو جائے تو یہ ہمارے علاقے کی سڑکوں کی حالت بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔اس پر جناب وزیر صاحب یقین دہانی کرادیں تو میں اپنی اس تحریک کو واپس لینے کیلئے تیار ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔Resurfacing کی بات شاید خالی۔۔۔۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> جی بالکل، جو ممکن ہے انشاء اللہ ضرور کرینگے۔ دوسری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ یہ تو Overall، جو گرانٹ ہے تو محکمے کی Overall کارکردگی کے متعلق بات ہو،اب اگر میرے بھائی اور بڑے جو ہیں، اپنے اپنے حلقوں تک محدود ہو جائیں اور ہر ایک آدمی کہے کہ میرے حلقے میں یہ یا وہ، تو میرے خیال سے یہ Tendency اچھی نہیں ہو گی۔ Overall working کے اوپر بات ہو تو زیادہ بہتر ہو گا لیکن Anyway انشاء اللہ ہم نصیر خان کے ساتھ مکمل تعاون کرینگے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، میں اپنی تحریک واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Now the question before the House is that Demand No. 15 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No.16; the total are 58. The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 16.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ انیس کروڑ، چھتر لاکھ، چودہ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees ninteen crore, seventy six lac, fourteen thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Public Health Engineering.

Cut Motions on Demand No. 16: Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): زۀ خپل تحریک واپس اخلم جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Iqbal Din Fana Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: میں اس سلسلے میں دس روپے کٹوتی کی تحرک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Israrullah Khan Gandapur. Not present, lapsed. Mr. Sanaullah Khan Miankhel. Not present, lapsed. Hafiz Akhtar Ali Sahib. Not present, lapsed. Sardar Aurangzeb Khan, Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، دو دفعہ ہم نے اپنی کٹوتی کی تحریکیں واپس لیں مگر منسٹر صاحب نے ایک دفعہ بھی ہمارا شکریہ ادا نہیں کیا تو میں اس لئے (قہقہہ) میں واپس لیتا ہوں اس تحریک کو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ شکریہ میرے خیال میں آپ ادا کریں تاکہ۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): منسٹر صاحب تو شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہمارے منسٹر صاحب ادا کرتے ہیں لیکن کوئی سنتا نہیں۔

Syed Sabir Shah Sahib. Not present, lapsed. Mr. Attiq-ur-Rehman. Not present, lapsed. Mr. Ghulam Muhammad Sahib.

جناب غلام محمد: سپیکر صاحب! سیکرٹری صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، سفید ریش آدمی ہیں، شرم آتی ہے، کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn، سیکرٹری صاحب کی وجہ سے واپس لی۔ سیکرٹری صاحب! سن لیں۔ انہوں نے ایسے واپس نہیں کی، کچھ اچھی توقعات کے ساتھ۔ فضل اللہ صاحب، پلیز۔

جناب فضل اللہ: زۂ ئے واپس اخلمہ خو چہ ارباب صاحب شکریہ ادا کڑی، میاں صاحب نہ۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Faiza Bibi Rashid. Not present, lapsed. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: میں پانچ لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Malik Hayat Khan. Malik Hayat Khan. Not present, lapsed. Malik Qasim Khan, Malik Qasim Khan.

ملک قاسم خان خٹک: واپس لیتا ہوں جناب۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn?

ملک قاسم خان خٹک: جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, lapsed. Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: Withdraw یم جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Anwar Khan. Not present, lapsed. Mr. Naseer Muhammad Khan.

جناب نصیر محمد میداد خیل: Withdrawn Sir، میں Withdraw کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب نصیر محمد میداد خیل: جی ہاں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Ms. Nighat Yasmin Orakzai. Not present, lapsed. Mr. Gohar Nawaz Khan. Not present, lapsed. Dr. Iqbal Din Fana. Dr. Iqbal Din Fana Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، میرا جو مسئلہ ہے، وہ مسئلہ آپ کا بھی ہے اور وہ مسئلہ اس ایوان کے سارے ممبران صاحبان کا بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ 2008ء کا جو شیڈول تھا، اس کے مطابق اس محکمے میں کام کرنا ممکن تھا۔ 2009ء کے فرسٹ کوارٹر کا جو شیڈول ایشو ہوا ہے، اس کے بعد شیڈول Revise نہیں کیا گیا اور اس کے مطابق جی آئی اور پی بی سی پائپس کی قیمت اتنی کم تھی کہ ٹھیکیداروں کیلئے اس پر کام کرنا ممکن نہیں ہے۔ 2008ء میں محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے میرے حلقے کیلئے آٹھ کروڑ روپے کی واٹر سپلائی سکیم کا اعلان کیا۔ اس کے ٹینڈرز ہو چکے ہیں، ساڑھے چار کروڑ روپے کے پائپ کے ٹینڈرز چار دفعہ ہوئے ہیں، آج بھی اس کا ٹینڈر ہوا ہے اور آج بھی کوئی اس پر کام کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ تو میری استدعا محکمے سے یہ ہے کہ پائپس کے شیڈول کو اگر Revise کر دیا جائے تو میرے خیال میں سب کی بہتری اسی میں ہو گی اور کام ممکن ہو سکے گا اور اسی لئے میں نے کٹوتی کی تحریک پیش کی تھی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔ تاسو Withdraw کړو جی؟ ډاکټر صاحب! سټینډ کوئ که Withdraw شو؟

ڈاکٹر اقبال دین: Withdraw دے۔ صرف دغه خبره مے دوئ ته رسوله چه یره-----

جناب سپیکر: ٹھیک شوه، ٹھیک شوه جی۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، میں نے اس لئے یہ کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے کہ میں ہاؤس کی، آپ کی اور ڈیپارٹمنٹ کی توجہ چاہتا ہوں کہ 09-2008 میں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں 'سینی ٹیشن' کی سکیم دی گئی تھی اور وہ جو فرم تھا، اس نے 09-2008 سے سروے بھی کر دیا لیکن ابھی تک وہ Implement نہیں ہوا

اور ڈیپارٹمنٹ نے یہ شروع کر دیا ہے کہ پشاور سے ایک نیا فرم اپوئنٹ کر رہے ہیں جو سارے صوبے میں کرے گی تو اس سے کتنا کام Delay ہو گا؟ Already ہمارے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں 'سینی ٹیشن' کا جو سروے ہو چکا ہے اور جو ایم پی ایز کا، 09-2008 میں ہم سے جو سکیمیں مانگی گئی تھیں تو وہ کیوں Implement نہیں کی جاتیں اور اس میں کیا قباحت ہے؟ جبکہ اس پر ہمارا سروے ہو چکا ہے اور ہمارے لوگ اس کے ساتھ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ واٹر 'سینی ٹیشن' یا واٹر سپلائی؟

حاجی قلندر خان لودھی: یہ پبلک ہیلتھ میں آتی ہے ناجی، 'سینی ٹیشن'، 'سینی ٹیشن' تو اس لئے اگر وزیر صاحب اس کی ایشورنس کرائیں کہ جو Already اس کا سروے ہو چکا ہے تو اس کے بعد میں کرونگا۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ۔ چونکہ مجھے وقت کا بھی بڑا خیال ہے، آپ کی تھکاوٹ کا بھی اندازہ ہے اور منسٹرز صاحبان کی پریشانی کا بھی، تو میں اس پر بالکل زیادہ ٹائم نہیں لونگا۔ میں یہ چاہونگا کہ پہلے سال جب ہم منتخب ہو کر یہاں آئیں، چیف منسٹر صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے تمام ایم پی ایز کو ایک ایک 'سینی ٹیشن' سکیم دی تھی۔ پھر اس میں یہ بات آ گئی کہ انہوں نے کہہ دیا کہ فنڈنگ کا کوئی پرابلم ہے اور اس کو Delay کر لیا گیا تھا۔ ابھی تین سال ہونے کو ہیں، تو مجھے یقین ہے کہ مجھے پہلے سال کا، ہمارے ساتھ وعدہ ہے، سب کو ملا تھا اور منسٹر صاحبان بھی اس میں شامل تھے، میں سب کی طرف سے یہ بات کر رہا ہوں تاکہ ہمیں پتہ چل جائے کہ ہمارا وہ وعدہ اب بھی برقرار ہے؟ کیونکہ ہم حلقوں میں جاتے ہیں اور سروے ہو گیا تھا، ہر ایم پی اے نے اپنے حلقے میں سروے کروایا، لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ 'سینی ٹیشن' کی وہ سکیم کہاں چلی ہے، ہمیں اس کا پتہ چل جائے تاکہ ہمیں انہیں بتانے میں آسانی ہو جائے۔ جناب سپیکر، دوسری بڑی Important بات ہے اور چیف منسٹر این ڈبلیو ایف پی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک نوٹیفکیشن کیا تھا یا ڈائریکٹیو ایشو کیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ جتنی بھی وی ڈی اوز سکیمیں وہ محکمہ خود Operate کرے۔ جناب، یہ تھا کہ ایک زمانے میں لوگوں کو پانی کے مسائل پر بڑی پریشانی تھی اور سکیمیں بہت زیادہ بنا دی گئیں جو کہ کمیونٹی انہیں نہیں چلا سکتی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ کمیونٹی وہ خود چلا نہیں سکتی لہذا یہ پبلک ہیلتھ کو واپس کر دی جائیں۔ ڈائریکٹر چلا گیا تھا اور انہوں نے ایک سمری بھی بھیجی تھی، منسٹری نے، جو لاء منسٹری کے پاس بہت زمانہ پڑی رہی، جس طرح ہمیشہ لاء منسٹری کے پاس چیزیں

جاتی ہیں۔ یقیناً لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بڑے Efficient آدمی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ اس پر بھی غور کریں گے، تو سمری یہاں پڑی ہوئی ہے اور وہاں چونکہ واپڈا کے بل وہ ادا نہیں کر سکتے تو وہاں پانی کی کئی سکیمیں ایسی ہیں جن کی بجلی کاٹ دی گئی ہے اور لوگوں کو بڑی پریشانی ہے، وہ وی ڈی اوز سکیمیں واپس لینے کیلئے محکمے کو بار بار کہا گیا ہے تو وہ سب سکیمیں محکمہ لے تاکہ لوگوں کو فائدہ ہو سکے۔ تیسرا میں حکومت کا بے حد مشکور ہوں، اس پلیٹ فارم سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک بہت بڑی سکیم بھی ایبٹ آباد کیلئے اس بجٹ میں آئی ہے "Abbottabad Gravity Flow Scheme" تو میں بہت مشکور ہوں حکومت کا کہ انہوں نے ایبٹ آباد کے اس معاملے کو مد نظر رکھا ہے، یہ بہت Genuine معاملہ تھا اور بڑے زمانے سے ایبٹ آباد کے لوگوں کا مسئلہ تھا۔ ایبٹ آباد کے لوگوں کی خواہش تھی اور یہ کئی زمانوں سے معاملہ تھا۔ یہ کریڈٹ بھی میں حکومت کو دیتا ہوں، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد اس سکیم پر کام شروع ہو جائے گا اور کوئی میرا دوست اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! یہ کیا ہے؟ Gravity۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ Gravity۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی اور جناب، میں نے اپنی پڑھی اور ان کا کہیں نام نہیں ہے، یہ کٹ موشن انہوں نے پیش نہیں کی اور قاضی صاحب اس پر بات نہیں کر سکتے، یہ میری بات کو ختم کرنے کیلئے ایک سازش کے تحت کھڑے ہوئے ہیں۔ میں حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ یہ کیا بات کرتا ہے؟ جب بھی ہمارے مفاد کی بات آتی ہے تو ہمارا اپنا بھائی کھڑا ہو جاتا ہے لہذا۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر!

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ قاضی صاحب ہمارے بھائی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی بولیں گے خیر ہے، قاضی صاحب! آپ کو موقع ملے گا۔ قاضی صاحب آپ کو موقع ملے گا، آرام سے خیر ہے۔ جاوید عباسی صاحب۔ جاوید عباسی صاحب! یہ ایبٹ آباد کیلئے جو واٹر سپلائی، کیا چیز ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ سر، JAIKA۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پینے کا پانی ہے یا۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ پینے کا پانی ہے۔ جناب،۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں وضاحت کر لوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی، میں خود کرتا ہوں جی۔ آپ تشریف رکھیں، میں کرتا ہوں۔ یہ جناب، فیڈرل گورنمنٹ کے تعاون سے، JAIKA ایک کمپنی ہے، جاپانی گورنمنٹ کی ایڈ سے، یہ کام انہوں نے کرنا تھا اور یہ بڑے عرصے سے تھی۔ میں نے شکریہ اس لئے ادا کیا کہ ہمارے اندر الحمد للہ جو اچھی بات ہوتی ہے، مجھے پہلی دفعہ آج احساس ہوا ہے کہ حکومت اٹھ کر چیزوں کی مخالفت کرتی ہے اور ہم ان کی تعریفیں کرتے ہیں۔ یعنی قاضی اسد صاحب کو ہم اس صوبے کی حکومت سمجھتے ہیں۔ قاضی اسد صاحب! ہم آپ کو چیف منسٹر جناب حیدر ہوتی صاحب کی کیبنٹ کا ایک Important وزیر سمجھتے ہیں اور جب ہم چیزوں کی تعریف کرتے ہیں اور یہ تعریف حکومت کی جانب جانے نہیں دیتے تو یہ بڑی زیادتی کی بات ہے، یہ بڑی دکھ کی بات ہے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم حکومت کی تعریف کریں تب بھی ان کو اچھا نہیں لگتا اور جب ہم Criticize کریں تو تب بھی ان کو اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب!

جناب محمد جاوید عباسی: آپ تشریف رکھیں قاضی صاحب! میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ جناب، میری جو دو Important باتیں تھیں، میری بات میں یہ نہ آئیں، اگر قاضی صاحب کو اتنا احساس تھا تو یہ کٹ موشن لاتے، یہ طریقہ ہے پارلیمانی روایات کا، جمہوری روایات کا، جناب، کوئی ٹریڈیشنز ہوتی ہیں۔ قاضی صاحب! مہربانی کر کے آپ ہمارے بڑے ہیں، جب حق کی بات آئی ہے تو آپ اس میں، ہماری بات میں آکر ہمیں اس طرح کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو جواب۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں یہ میرا جواب نہیں ہو سکتا، میرا جواب لاء منسٹر صاحب دے سکتا ہے۔ ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اگر یہ جواب دیں گے تو ہمارے سارے دوستوں کو بلا کر کے، وہ اس بات پر بات کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، شکریہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ ان کو بالکل روکیں، ایک تسلی کریں۔ نہیں میرا مقصد ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، میں کر دیتا ہوں۔ قاضی صاحب! آپ ایک منٹ۔ (جناب محمد جاوید عباسی سے) اور کوئی بات کرنی ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، تو وہ میں نے دو باتیں رکھی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ شکریہ کے گلے کر رہے ہیں۔ آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ تو نہیں۔ جناب، دو باتیں جو ان کے سامنے رکھی ہیں، وہ دو باتیں میری یہ تھی کہ ہمیں بتایا جائے کہ 'سینی ٹیشن' سکیمیں کب سے شروع ہو جائیں گی اور دوسرا جو وی ڈی اوز سکیمیں وہ چیف منسٹر واپس لے لیں تاکہ ڈیپارٹمنٹ کا بھی فائدہ ہو جائے اور لوگوں کو بھی فائدہ ہو جائے۔ اس کا میں جواب لونگا اور یہ میرا یقین ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ قاضی صاحب، قاضی اسد صاحب! ایک آپ کا بھائی اپوزیشن بنچز سے آپ کی تعریف کر رہا ہے تو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر۔ میں تو ان کو نہیں سمجھتا کہ اپوزیشن ہمارے دوست ہیں، بھائی ہیں جی۔

جناب سپیکر: نہیں آپ حکومت کا حصہ ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، میں وضاحت کرنا چاہ رہا تھا کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی اچھا کام آپ نے کیا ہے ایبٹ آباد کیلئے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل اچھا کام کیا ہے لیکن اس کی میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ سر، جب یہ ایشو کابینہ میں اٹھا تھا تو میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی تھی کہ ٹھیک ہے، یہ ایک ایسی سکیم ہے جس کیلئے باہر سے بھی پیسے آ رہے ہیں اور ایبٹ آباد کی Genuine ضرورت ہے۔ عنایت جدون صاحب کی بڑی کوشش ہے اور ان کے حلقے کی سکیم ہے لیکن اس میں ایری گیشن Involve ہے ڈسٹرکٹ ہری پور کی، ان کا پانی ہے اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہری پور کے ان تحفظات کو دور کیا جائے۔ آپس میں دو 'برادر' ڈسٹرکٹس میں اگر کوئی غلط فہمی ہے تو اس کو دور کیا جائے اور اگر اس میں ہری پور کا نقصان ہے تو خدارا آپ اس کا طریقہ ایسا کریں کہ ہری پور کا نقصان نہ ہو، اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: جناب اس پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی جی۔

(شور)

جناب سپیکر: پھر اورنگزیب خان کہتا ہے کہ مجھے بھی دو۔ منسٹر صاحب کو بولنے دیں، منسٹر صاحب! تھوڑا سا اگر آپ کے نالج میں ہو تو Explain بھی کر دیں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اس طرح سے ہے کہ ایک تو آپ کی ایبٹ آباد کی جو Gravity Flow Water Supply Scheme ہے تو واقعی اس کے اوپر تنازعہ ہے جی، ایبٹ آباد اور ہری پور کا۔ اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون: میرا جواب، جواب میرا سن لیں۔ جناب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر وہ کہتے ہیں، آپ کے Elected لوگ ہیں، آپ بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ قاضی صاحب! بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: تنازعہ نہیں ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ہری پور کی اپنی Reservations ہونگی۔۔۔۔۔

Minister for Law: Let me finish.

جناب سپیکر: نہیں، یہ جو قاضی صاحب بتا رہے ہیں کہ ان کا کوئی تنازعہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔ آپ سارے بیٹھ جائیں۔ میاں صاحب!

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! ستا سو۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: یار دا عجیبہ دی۔ ایسا ہے جی کہ سوال صرف ایک جگہ سے نہیں ہوا، اور بھی بہت سے لوگوں نے یہاں پہ کٹ موشن پیش کی ہیں تو سب کے حوالے سے بات کرنی ہے، آپ اگر ذرا موقع دیں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ اقبال فنا صاحب نے پائپوں کے حوالے سے جو بات کی تو یقیناً اس کی

Revisingہونی چاہیئے کہ اس کو Reviseکیا جائے۔ وہ کام کچھ ایسا ہے، یہ ایک سیریس مسئلہ ہے تو اس حوالے سے ہم کہتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے اور اس کو Reviseکرنا ہوگا اور ڈیپارٹمنٹ نے اس پہ سوچا بھی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے کافی کام رکے پڑے ہوئے ہیں۔ (ہنسی) میرے ساتھیوں کو بھی اعتراض ہے جی، مگر ماحول کو ذرا خوشگوار بنانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہ ہو۔ رہی یہ بات کہ ایبٹ آباد کی 'سینی ٹیشن' کی جو سکیم ہے، تو بالکل بہت ساری سکیمیں ہیں اور وہ ابھی تک شروع نہیں ہوئیں تو اس کے حوالے سے بھی ہم ضرور کوشش کریں گے کہ اس کو شروع کیا جائے۔ لودھی صاحب نے ایک بات کی ہے کہ سروے ہو چکا ہے اور اس کو پھر سے، یہاں صوبے کی طرف سے اس کا سروے کیا جا رہا ہے تو یقیناً اس سروے کو بھی مد نظر رکھا جائے گا اور اگر وہ مناسب ہوا تو صوبے کی طرف سے اسی سروے کو منظور کیا جائے گا لیکن چونکہ وہ بہت وقت پہلے ہو چکا ہے تو اب موجودہ ضرورت کے مطابق سروے کرنا پڑے گا، اگر ضرورت پڑی تو ہم کریں گے اور اگر نہیں تو اسی سروے کو منظور کر کے اسی پہ کام ہم شروع کر دیں گے۔ رہی یہ بات کہ ہمارے ساتھیوں کا مسئلہ ہے، یقیناً ایک سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس پہ مل بیٹھ کے بات کرنی ہو گی، یہ 'سکورنگ' کا مسئلہ نہیں ہے۔ ان کی آواز پھر ہزارہ تک جائے گی تو اس پہ لازمی بات ہے کہ کچھ اختلاف پیدا ہو گا تو ہم ایسی بات کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ان سارے بھائیوں کو بٹھا کے صلاح مشورے سے کام کریں گے اور وہی کام کریں گے جو عوام کے مفاد میں ہو۔ بڑی مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ ابھی، اقبال دین صاحب نے تو Withdraw کیا ہے۔ لودھی صاحب! آپ Withdraw------

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سر، ایک منٹ کیلئے۔ چونکہ میری کٹ موشن ہے، یہ جو میرے بھائی اسد صاحب نے بات کی ہے تو ہمارا کوئی تنازعہ نہیں ہے، یہ ہائی کورٹ کے جج نے فیصلہ دے دیا ہے------

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، اس پر تو میاں صاحب نے کہا کہ آپ سب بیٹھیں گے نا۔ یہ کٹ موشن ہے اور اس پر اتنی ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سر، ایک منٹ۔ میری تو کٹ موشن دی گئی ہے نا جی، ریکارڈ کیلئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپس میں آپ بیٹھیں گے۔ ابھی آپ Withdraw کر رہے ہیں یا Contest کر رہے ہیں؟

<u>Haji Qalandar Khan Lodhi</u>: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Javed Abbasi Sahib! Withdraw or contest?

جناب محمد جاوید عباسی: میں Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Now the question before the House is that Demand No. 16 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Senior Minister for Local Government Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 17.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هں جی؟ دا یو به اوس اوکړو۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! دے باندے خو بائیس کسان دی، دے باندے د بائیس کسانو کټ موشنز دی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ما ریکویسټ اوکړو چه په دے باندے بائیس کټ موشنز دی او مونږه دا دوئ سره فیصله کړے ده او تاسو سره، ما ریکویسټ هم کړے وو چه نهه پورے به کوؤ۔

جناب سپیکر: نیم نه زیات پکښے نشته جی، بس زر به ختم شی۔

(قہقہے)

سینئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ پانچ کروڑ، اکیاسی لاکھ، اٹھتر ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees five crore, eightyone lac, seventyeight thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Local Government, Elections and Rural Development.

Cut Motions: Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب، زۀ د سینیئر منسټر بشیر بلور صاحب په نوټس کښے یو دوه خبرے راوستل غواړم او هغه دا دی چه تاسو به هم اخباراتو کښے کتلے وی چه مختلف اضلاع کښے په ټی ایم او کښے ملازمین په هړتال دی او د هغوی تنخواه نه پوره کیږی۔ ډیر غربت دے جی، مهنګائی ده او د کلاس فور نه اونیسه د پاس څه ګریډ پورے ملازمین دی، د ټانک په هړتال دی، د لکی مروت، داسے د بنوں، زما خیال دے په دے پوره صوبه کښے چه څومره ټاؤنز دی، د هغے د ملازمینو تنخواه بند ده او په روډونو باندے هلته کښے د ښارونو صفائی هم هغوی بند کړے ده، نو زما به صرف دا ګزارش وی بشیر بلور صاحب ته چه دوئ هدایات جاری کړی، چونکه د تنخواه په مد کښے چه د هغوی څومره بقایا جات دی، په هغے کښے څه د بجلئ بقایاجات دی او څه د هغه تنخواه بقایاجات دی، که داټولو ټاؤنونو ته لاړشی نو د هر یو ښار صفائی به هم شروع شی او غریبانان چه څومره په هړتال پراته دی، د هغوی تنخواه نشته، هغه به هم ملاؤ شی نو زۀ د دے سره خپل کټ موشن واپس کوم او وزیر صاحب نه زمونږه دا طمع ده چه دوئ چه پاځی نو دا اعلان به اوکړی چه دا ټولے تنخوا ګانے چه دی دا به سبا بله ورځ هلته کښے اضلاع ته اورسی او د بجلئ بقایات به هم راشی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ۔ اقبال دین فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی۔ زما هم د کټ موشن د واپس اغستو نه اول یو دوه خبرے دی او هغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو ښه روایت نه دے جی، چه اول ایډمټ شی نو بیا پرے خبرے کوئ۔ اول ئے ایډمټ کړئ، اووایئ چه زۀ پرے ډیبیټ کوم یا واپس واخلئ۔

ڈاکٹر اقبال دین: دا یو دوه خبرے زما دغه کړئ۔ چونکه دا دوه خبرے مے د دوئ په دغه کښے راوستلے نو د دغے د پاره زۀ د لسو روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

جناب سپیکر: د کټ موشن هم دغه دوه خبرے وی، په دے باندے څوک دوه گهنټے نه اخلی۔ مختصر دا یوه طریقه جوړه کړئ چه اول خپل کټ موشن ایږمټ کوئ نو بیا به په هغے باندے مخکښے خبرے کوئ۔ دا اوس Withdraw شو که خبره پرے کوئ؟

ڈاکٹر اقبال دین: Withdraw شو۔

Mr. Speaker: Withdrawn. The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Israrullah Khan Gandapur. Not present, lapsed. Mr. Sanaullah Khan Miankhe. Not present, lapsed. Hafiz Akthar Ali Sahib. Not present, lapsed. Sardar Aurangzeb Khan.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، سینیئر منسٹر صاحب چونکہ ہم سب کے سینیئر ہیں تو میں ان کے اعزاز میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Syed Muhammad Ali Shah. Not present, lapsed. Ms. Saeeda Batool.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب! میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Mr. Abdul Akbar Khan. Not present, lapsed. Mr. Attiq-ur-Rehman. Not present, lapsed. Mr. Ghulam Muhammad Sahib.

جناب غلام محمد: میں سینیئر منسٹر کے اعزاز میں اس کو Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Fazalullah Sahib.

جناب فضل اللہ: زهٔ د خپل مشر په اعزاز کښے دا Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: سینیئر منسٹر کی وجہ سے Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Javed Khan Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: میں پانچ لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Malik Hayat Khan. Malik Hayat Khan. Not present, lapsed. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, Malik Quasim Khan Khattak.

ملک قاسم خان خٹک: میں Withdraw کرتا ہوں جناب۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Munawar Khan Advocate. Not present, lapsed. Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, lapsed. Muhammad Anwar Khan. Not present, lapsed. Mr. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel.

جناب نصیر محمد میدادخیل: جناب سپیکر، میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Ms. Nighat Yasmin Bibi. Not present, lapsed. Mr. Wajih-uz-Zaman. Not present, lapsed. Ji, Dr. Iqbal Din Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی جی۔ محترم سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں محترم سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب سے انتہائی معذرت کیساتھ ان کے علم میں یہ چند گزارشات پیش کرنا چاہتا تھا کہ ان کی حکومت میں پہلی بار 2008ء میں ہم پہ یہ مہربانی کی گئی کہ لاچی کو تحصیل کا درجہ دیا گیا تو اس کیلئے ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ لاچی میں ٹی ایم اے قائم ہوا۔ اس کیلئے پچھلے سال ایک مد رکھی گئی تھی "Construction of Eight Nos Tehsil Complexes for newly created TMAs". تو اس میں سب سے پہلے جو پی سی ون بنی تھی تو وہ بھی، لاچی ٹی ایم اے تحصیل کمپلیکس کی، ان کے محکمے کو پہنچی تھی لیکن Unfortunately آٹھ کے آٹھ تحصیلوں میں سے جن کی کنسٹرکشن ابھی شروع ہے، اس میں ہماری تحصیل شامل نہیں ہے اور میرے خیال میں یہ واحد تحصیل کمپلیکس ہے جو کنسٹرکشن سے رہ گئی ہے، تو اس کے بارے میں ان سے گزارش کرنی تھی کہ اپنے محکمے کے آئندہ، اس سال بھی چونکہ ری کنسٹرکشن آف تحصیل کمپلیکسز نہیں ہے تو آئندہ کیلئے اس کو اس میں شامل کریں اور اس کے علاوہ یہ گزارش تھی کہ ٹی ایم اے لاچی میں اس وقت گیارہ ملازمین ایسے ہیں جن کی تنخواہ تقریباً چار ہزار روپے ہے اور اس وقت صوبے میں جتنے بھی ملازمین ہیں تو ان کی کم از کم تنخواہ چھ ہزار روپے ہے، میری گزارش ان سے یہ ہوگی کہ کم از کم ان کیلئے چھ ہزار روپے تنخواہ کا اعلان کریں اور اس کے ساتھ ہی میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب!

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں نے یہ تحریک اس لئے پیش کی تھی کہ چونکہ آپ نے کہا تھا کہ آپ اس کو ایڈمٹ کرا کے بات کریں۔ جہاں پر محکموں کو Criticize کرنے، ان کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے جو باتیں ہمارے سامنے پیش کی ہیں، وہاں ہم سمجھتے ہیں کہ جو اچھی باتیں ہیں، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب کو اور اس دن میں نے اپنی سپیچ میں بھی کہا تھا کہ یہ واحد منسٹر

تھے جو کہ ہر روز اپنے دفتر میں بیٹھتے تھے، جب بھی ایم پی ایز کو کوئی مسئلہ آیا، ٹیلی فون بھی کیا ہے اور اگر کوئی Genuine بات ہوئی ہے تو انہوں نے فوری طور پر اس معاملے کو Make sure کیا اور یہ معاملات محکمے کے ٹھیک ہوئے۔ جب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا خاتمہ ہوا، ایڈمنسٹریٹرز اپوائنٹ کرنے کی بات آئی تو نہ صرف سب سے اچھے لوگوں کو ہمارے ہاں بلکہ ہر جگہ پر ایڈمنسٹریٹرز اپوائنٹ کیے۔ میں اس کیلئے بھی بلور صاحب آپ کا مشکور ہوں (تالیاں) کہ اچھے لوگ گئے ہیں جو پرفارمنس بہتر پیش کریں گے، اس میں ایک بہت بہتری آسکتی ہے، اگر آپ مہربانی کریں اور یقیناً بلور صاحب ایک سینیئر پارلیمنٹرین ہیں، اپوزیشن اور حکومت میں کئی دفعہ رہے ہیں اور یہ بات وہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ ایک زمانے میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی Introduce ہوئی تھی، اگر آپ سمجھیں تو مہربانی کریں کیونکہ اس سے ایم پی ایز صاحبان وہاں ڈسٹرکٹ لیول کے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کے اوپر چیک رکھ سکتے ہیں اور ان کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ میں آج کوئی ایسا چیک نہیں ہے، پبلک Public representatives اور ان کے درمیان کوئی رابطہ بھی نہیں ہے، ان کا آپس میں بیٹھنے کا کمیونیکیشن گیپ بھی بہت زیادہ ہے اور جو آج ہم مختلف محکموں میں رونا رو رہے ہیں کہ سی اینڈ ڈبلیو کا کام ہے یا فلاں کا ٹھیک نہیں ہے تو کوئی ایک ایسی کمیٹی ہو ڈسٹرکٹ لیول پر، جو آپس میں کوآرڈینیشن، کم از کم ایک فلور پر وہ بیٹھ سکیں۔ تو میں بلور صاحب کو یہ تجویز کرونگا کیونکہ وہ اس معاملے کو سمجھتے ہیں، اگر یہ معاملہ بہتر ہو جائے گا تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے، خود ان کا ڈیپارٹمنٹ الحمدللہ بہتر ہے اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہم بہتر پرفارمنس لا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، بشیر بلور صاحب ہمارے محترم سینیئر وزیر ہیں اور میں نے یہ جو کٹ موشن پیش کی ہے، بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی جذبات کا مسئلہ بھی ہے اور میرے حلقے سے متعلق بھی ہے۔ میرے ممبر بننے کے بعد بلدیات میں مجھے تین چیزیں وراثت میں ملی ہیں۔ ایک یہ کہ تعمیر سرحد میں زکوڑی صاحب نے سکیمیں دی تھیں، اس میں سے کچھ فنڈ پراجیکٹ کمیٹیوں کو دیا جا چکا ہے اور تقریباً ساٹھ لاکھ روپیہ آئندہ خرچ کرنے کیلئے اس وقت ٹی ایم او کے پاس اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ دوسرا یہ کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت حلقے کو ایک کروڑ روپے ملے تھے جس میں زکوڑی

صاحب مرحوم نے حلقے کے علاوہ دوسرے حلقوں میں بھی کچھ رقومات دی تھیں۔ ممبر بننے کے بعد میں نے پرائم منسٹر کو خط لکھا کہ یہ فنڈ پی ایف 75 کو دیا جائے مگر اس پر عمل ابھی تک نہیں ہوا۔ وہاں پر جناب ڈی سی او صاحب نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے وہ فنڈ لگانا شروع کر دیا اور جہاں جہاں پر بھی فنڈ خرچ کرنا شروع کیا ہے تو بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی مجھ سے نہ پوچھا گیا ہے اور نہ رائے لی گئی ہے۔ جناب سپیکر، اس سلسلے میں میں نے آپ کو ایک پریولیج موشن بھی دی ہوئی ہے اور جب بھی موقع ملا تو مجھے امید ہے کہ یہ ہاؤس اس پر ہمدردانہ غور کرے گا۔ جناب سپیکر، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ بشیر بلور صاحب ہمارے سینیئر منسٹر ہیں اور ہماری ان سے کافی توقعات ہیں لیکن ہماری توقعات پر اس وقت پانی پھر گیا جب ایک سکیم جو کہ یونین کونسل آبزبہرام خیل کے نام سے منسوب ہے اور بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی میں نے ایک جگہ کو منتخب کر کے اس پر کام بھی شروع کر وادیا، زمین کا انتقال بھی ہو گیا لیکن اس دوران ایک ذمہ دار شخص نے بشیر بلور صاحب کو 'اپروچ' کیا اور انہوں نے وہ سکیم جہاں پر میں نے دی تھی ڈراپ کر کے دوسری جگہ کو دوسرے شخص کے نام پر دے دیا۔ جناب سپیکر، یہ بہت معمولی واقعہ تھا، اگر بشیر بلور صاحب مجھ سے رابطہ کر کے یہ چیز مانگ لیتے تو یقین جانیں میں ان پر یہ چیز قربان کر دیتا۔ میں تھوڑی سی وضاحت اور کرتا چلوں، اگر آپ کی اجازت ہو کہ ہمارے ضلع میں دو بڑے گروپس ہیں، ایک کی نمائندگی انور سیف اللہ خان کر رہے ہیں اور دوسرے گروپ کی نمائندگی میں کر رہا ہوں۔ الحمدللہ اس وقت جو فضاء ہم نے اپنے ضلع میں قائم کی، وہ ہم دونوں اشخاص جو کہ اس صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں، کی مرہون منت ہے۔ اس سلسلے میں میں نے انور سیف اللہ صاحب سے بھی بات کی اور انہوں نے بھی بشیر بلور صاحب سے اس کا ذکر کیا، بشیر بلور صاحب نے مہربانی کرتے ہوئے مجھ سے وعدہ کیا کہ یہ سکیم آپ کے دیئے گئے شخص کو دوبارہ دے دی جائے گی۔ اس سلسلے میں انہوں نے مہربانی فرما کر مجھے لکھ کر بھی دے دیا اور اس لکھنے پر جناب سیکرٹری صاحب نے نوٹ بنا کے آج بشیر بلور صاحب کے آفس میں بھیج دیا۔ آج اسلام آباد سے آتے ہوئے میں نے بشیر بلور صاحب سے رابطہ بھی قائم کیا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ میں آج اس پر دستخط کر دونگا لیکن (مداخلت) ہو گئے ہیں؟ ابھی نہیں ہوئے ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بشیر بلور صاحب نے اس فائل کو مانگا لیکن ان کے سٹاف نے وہ فائل ادھر ادھر کر دی۔ جناب سپیکر، یہ ہمارا صوابدیدی اختیار ہے جو کہ DDAC Rules کے تحت ممبران کو دیا گیا ہے کہ وہ سائٹ سلیکشن اور سائٹ کی نشاندہی کے مجاز ہونگے لیکن اس سلسلے میں شاید بشیر بلور صاحب نے

جو کہ ہمارے نہایت محترم بھی ہیں، اس میں کسی کا لحاظ کر لیا۔ اب اگر ہم اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے رہے تو تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی، تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے جذبات اور احساسات کا ٹریژری بنچز کے منسٹرز صاحبان کرینگے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: ایک طرف ہم سے یہ توقع کرتے ہیں کہ ہم اپنی کٹ موشنز واپس لیں تو ہم بھی ان سے یہی توقع کرتے ہیں کہ ہمارے جذبات اور احساسات کا وہ مکمل خیال رکھیں گے اور ہمیں شکایت کا موقع نہیں دینگے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ وہ یہ وعدہ کر لیں کہ وہ ہمارے احساسات کا خیال کریں گے، ایسی چھوٹی موٹی باتوں میں نہیں جائیں گے تو میں یقیناً ان کا احترام کرتے ہوئے اپنی کٹ موشن لینے پر سوچونگا انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، آنریبل سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، ستاسو شکر گزار یم۔ درانی صاحب زمونږه مشر دے او د دوئ ډیر احترام کوم، د دوئ شکر گزار یم چه دوئ خپل کټ موشن واپس واغستو او د سرائے نورنگ او د داسے علاقو نومونه ئے واغستل چه هلته تنخوا گانے نشته او خلقو ته ډیر تکلیف دے۔ ما جی دا پرون نه هغه بله ورځ سمری لیږلے ده سی ایم ته او فنانس منسټر پرے هم دستخط کړے دے، هغه سی ایم ته تلے ده۔ سرائے نورنگ د پاره ستر لاکھ روپئ انشاء اللّٰه نن سبا کبنے به راشی او هغه به هلته ورله ورکړو چه د هغوی تنخوا گانے پوره شی او ورسره دا هم وایم چه پرون ما ته د هغے علاقے یو څو کسان راغلے وو، هغوی وئیل چه یو کروړ، څه ډیرے پیسے چه دی، هغه سابقه ناظم او هغه وخت کبنے چه کوم ټی ایم او وو، هغه دستخطونه کړے دی او پیسے ئے ویستے دی۔ د هغوی خلاف هم ما پرون د انکوائرئ آرډر کړے دے چه انکوائری زر تر زره اوشی او دا پیسے د ریونیو په طریقے سره هغوی نه واغستے شی، انشاء اللّٰه چه کوم ځائے کبنے داسے پرابلم وی۔ دا لوکل گورنمنټ چه دے، دا خپلے پیسے گټی او بیا هغه خرچ کوی، هغوی ته چه کومے پیسے مونږه ورکوؤ هغه د فیډرل گورنمنټ نه کوم Octori tax راځی، هغه ورته ملاویږی نو په دے وجه باندے دا پرابلم شته، خو انشاء اللّٰه کومه علاقه کبنے

چه د تنخواه پیسے پاتے وی نو زۀ په دے هاؤس کښے ذمه واری سره دا خبره کوم چه انشاء اللّٰه هغوی ته به مونږ پیسے پوره کوؤ چه هغوی ته تنخواګانے ملاؤ شی۔ (تالیاں) اقبال فنا صاحب خبره اوکړه چه زمونږه نوے ټی ایم اے جوړ شوے دے او د هغے د پاره بلډنګ، نو هغه بلډنګونه شته خو لس دا سے دغه دی چه مونږه به د هغے د پاره بلډنګونه جوړوؤ، د زمکے څه پرابلم به وی، زۀ به معلومات اوکړم۔ افسوس په دے کوم چه د خپل کار د پاره دوئ لس ځله ما ته راغی، خپلو فنډونو د پاره، پرون هم ما سره ناست وو، ما ته به ئے وئیلے وو، ما به تپوس کړے وو چه بهئ ولے د دوئ کار پاتے دے ؟ Otherwise هیڅ دا سے خبره نه ده، خامخا څنګه چه دوئ وائی هم هغه شان هغه ځائے کښے به دا جوړوؤ، کوم ځائے چه دوئ وائی۔ د سردار نلوټها صاحب ډیر شکر ګزار یم۔آپ کا شکریہ کہ آپ نے مہربانی کی اور اپنی کٹ موشن واپس لے لی، میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ عباسی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی مہربانی کی اور اپنی وہ واپس لے لی اور DDAC کی بات کی تو اس کیلئے انشاء اللہ ہماری کمیٹی بنی ہوئی ہے، اس میں بیٹھ کر فیصلہ کرینگے اور انشاء اللہ اس پہ بھی ہم جلد سے جلد عملدرآمد کرنے کی کوشش کرینگے۔ افسوس کوم د نصیر مروت صاحب په خبرو، دوئ ما ته راغلے وو، دا زۀ حلفیه وایم، په دے فلور آف دی هاؤس وایم چه ما ته پته هم نه وه چه دا کوم ځائے جوړیږی او د چا ځائے دے او د چا نه دے ؟ ما ته د انور سیف اللّٰه خان مشر ورور ایم این اے همایون خان او سلیم سیف اللّٰه خان 'اپروچ' اوکړو چه یره دا تاسو هسے هم جوړوئ، د ټی ایم او دفتر جوړوئ نو دا فلانکئ زمکه باندے جوړ کړئ، نو ما ته پته هم نه وه چه د دوئ خپلو کښے څه اختلاف دے که نه دے ؟ ما وئیل چه ټهیک ده، زما څه کار دے چه د هغوی لکی علاقه ده او هغوی غواړی نو ما وئیل ټهیک ده هغه د جوړ کړی۔ بیا دوئ راغلل او ما سره ئے خبره اوکړه او انور خان سره ئے خبره اوکړه نو انور خان ما ته اووئیل چه یره زما مشر ورور دے، په دے تفصیل پیش کوم چه دوئ داسے خبره الټه کړه چه بالکل زۀ پرے پوهه نه شوم چه دوئ څه وائی لګیا دی؟ نو هغه وخت کښے ما ته انور خان اووئیل چه زۀ لږ ورور سره خبره کوم، همایون مشر دے چه هغه سره اوکړم، نو بیا بالکل دوئ ما ته یو سکول راکړے وو چه دا د په هغه

زمکه باندے جوړ شی۔ دوئ ما ته راغلل، زمونږه درانی صاحب حکم اوکړو، خدائے شاهد دے چه ما هم هغه وخت آرډر کړے دے۔ دوئ دا وائی چه فائل راؤنډ شو او فائل داسے شو، نه فائل راؤنډ شوے دے چه دے پخپله وائی چه پرون فائل شوے دے، مونږ خو ټوله ورځ دلته ناست وو، مونږ چرته فائلونه اوګورو؟ کوم وخت چه فائل راشی، ما خو دا نه دی وئیلے چه زهٔ ستا ځائے کښے نه جوړوم خو داسے خبرے، پرون نه هغه بله ورځ ما سره ګهنټه ناست وو نو پکار دا وو چه دا خبرے دلته، خامخا داسے یو تلخی غوندے پیدا کولو د پاره چه د بشیر خان سټاف چه دے، هغوی اخوا دیخوا، د سټاف څه کار دے چه هغوی به فائل اخوا دیخوا کوی؟ ما پرے آرډر کړے دے، څوک به هغه آرډر ختمولے شی او څوک به آرډر واپس کولے شی۔ (تالیاں) نو زهٔ دا وایم چه د خدائے د پاره داسے خبرے مه کوئ چه هغه تلخی پیدا کوی۔ مونږ خو تلخی پیدا کولو د پاره، مونږ خو کوشش کوؤ چه مونږ هر یو ورور ته ذاتی طور باندے ملاؤ هم شو او خدمت هم اوکړو۔ دوئ ما ته پرون نه هغه بله ورځ راغلے دی او ما ته ئے وئیلے دی او پرون نه هغه بله ورځ ما آرډر کړے دے نو آرډر خو به خامخا لاندے لوکل کونسل بورډ ته ځی، سیکرټری لوکل ګورنمنټ ته به راځی، بیا به زما دفتر ته راځی۔ زما دفتر کښے فائل یو هم نه دے پروت۔ زهٔ سحر تلے یم او ټول فائلونه مے، زما دفتر ته لا فائل نه دے رسیدلے۔ دوئ ته خو پخپله پته لګی چه چرته فائل وی، ما ته د راوړی چه زهٔ ئے اونه کړم نو زهٔ ګناهګار یم۔ په دے دا وایم چه د خدائے د پاره داسے الټه پلټه ئے اوکړل، دا فلانے او ډنګرے ئے اوکړل، زهٔ نه د چا اثر لاندے راځم او نه د چا رعب لاندے راځم۔ سیف الله برادران زما ورونړه دی خو هغوی پخپله ما ته وئیلے دی چه دوئ ته ورکړه زمونږ پرے اعتراض نشته، نو بیا زما به پرے څه اعتراض وی؟ زهٔ وایم چه ما ته اعتراض نشته، زهٔ به انشاء الله هغه شان کوم چه څنګه دوئ اوفرمائیل۔ زهٔ د ټولو ورونړو ډیر شکر ګزار یم او دا خواست هم کوم چه مهربانی اوکړئ او دا ټول خپل کټ موشنز واپس واخلئ چه دا ډیمانډ پاس کړے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نصیر محمد خان۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زۀ یو گزارش کومه او د دوئ چه کومه مسئله ده، هغه به انشاء الله حل شی او باقی دا ده چه نصیر محمد خان هم ستاسو نه دلته، د مشر نه گیله هم کیږی او هغه ته خواست هم کیږی، نو هغه به کړے وی، ستاسو او زمونږه داسے یوه رشته ده چه یو بل ته به خبره هم کوؤ او برداشت به هم کوؤ او زۀ شکریه ستاسو ادا کومه چه تاسو کله هم لاړ شئ نو دستخط اوکړئ۔ ډیره ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جی نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، ما خو څه داسے خبره نه ده کړے۔ مشر مے گنړلے دے او مشر ئے گنړم، گیله مے یقیناً ورته کړے ده۔ تاسو یقین اوکړئ جی چه په دے کیس باندے هلته مقدمے هم لگیا دی او خدا نخواسته څه تکلیف ترے نه جوړ نه شی۔ هلته دواړه فریقین چه چا ته مخکښے ورکړے شوے دے او چا ته وروستو اوس ورکړے شوے دے، هغوی ټوپکے سره راغستے دی، نو دے د پاره ما انور سیف الله سره هم خبره اوکړه چه خدا نخواسته څه تکلیف ترے نه جوړ نه شی۔ مونږه په خپله علاقه کښے په تکلیف باندے ژاړو، نو دے حوالے سره ما انور خان سره هم خبره اوکړه، ما درانی صاحب ته هم اووئیل۔ ما وئیل چه خدا نخواسته تکلیف ترے نه جوړ نه شی خو چونکه درانی صاحب بشیر بلور سره خبره اوکړه او هغوی ورته په سینه لاس کیښودو، زۀ د دوئ په احترام کښے خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Okay. Now the question before the House is that Demand No. 17 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

اوس څه کوؤ، اول مونځ کوؤ که څه کوؤ؟ (شور)

جناب سپیکر: نماز پڑھتے ہیں؟ (شور)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 PM tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 23 جون 2010ء سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)